پیشوا

اردو زبان میں لندن سے شائع ہونے والا منفرد سہ ماہی رسالہ

جلد 4۔ شمارہ 2۔ اپریل تا جون 2017ء زیر ادارت رانا محمد حسن خاں

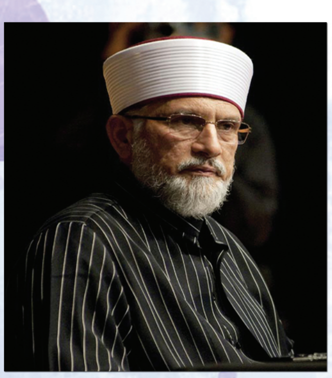

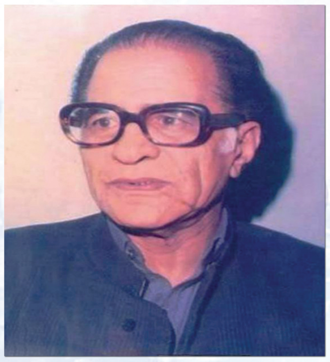

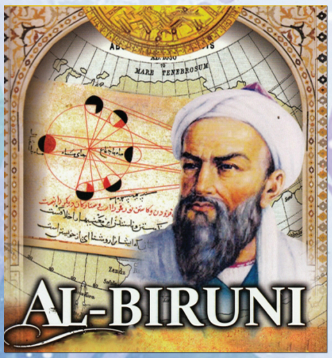

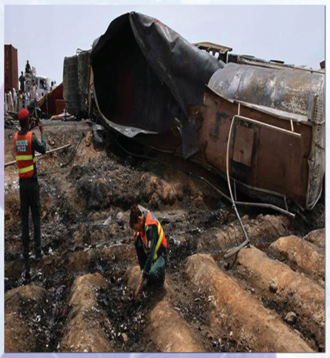

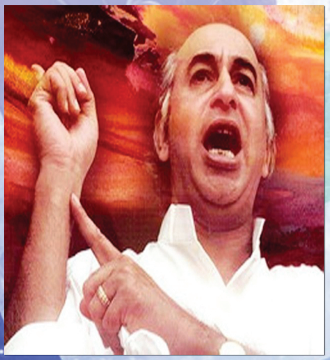

2 London Road, SM4 5BQ Morden-Surrey - Tel: 020 3674 7909, Mobile: 077 9299 8973
peshwaltd@gmail.com , www.peshwa.co.uk

Sheet: 1 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

Sheet: 2 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

RH Dream Weddings

RH DREAM EVENTS LIMITED

TEL: 020 3674 7909 MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

چیف ایڈیٹر رانا محمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر محمد ثاقب رشید مارکیٹنگ مینیجر رانا عبدالصمد خاں سرورق محمد سلیم انصاری

خصوصی تعاون آر۔ایچ ایکسیڈنٹ کلیم سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

اس شمارہ میں

آیت قرآن الحکیم۔حدیث النبیؐ۔مشعل راہ (بھلائی کا معاملہ کرنا) 2
اداریہ ''سعودی،قطر تنازعہ'' (ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ سعودی عرب) 3
عالم دین بکری 6
اللہ تبارک تعالیٰ کی اپنے پیاروں کی حفاظت 7
ڈان لیگ کا باب بند ہونا پاکستان کے مفاد میں ہے 11
مسلمان ریاستوں میں اقلیتوں کی حالت زار (قسط1) 13
آخری فیصلہ 18
چانکیہ کوٹلیہ کے مشورے 20
سانحہ احمد پور شرقیہ۔مجرم کون؟ 21
اینٹی ایران کانفرنس 22
بڑا ''بش'' کون؟ 24
مولانا طاہر القادری کی نظر میں مسلمانوں کی حالت 25
ہندو جمہوریہ ہندوستان 26
حضرت داؤدؑ کا پیارا نغمہ اپنے ربّ کے حضور 27
موازنہ ادیان کا بانی ابوریحان البیرونی 28
حبیب آقا رسول اللہ ﷺ کا ہمسایوں سے سلوک 30
کیا مَیں نام کا مسلمان ہوں؟ 33
ہومیوپیتھک نسخہ جات (مثانہ کی سوجن،ورم مثانہ) 36
پیدل چلنا (ایک آسان ورزش اور ذیابیطس و امراضِ دل کا علاج) 38
آوارگانِ دشتِ خار (قسط10) 41
سلامتی کا راستہ 44
احمد ندیم قاسمی 46
شعر و شاعری: ناصر کاظمی۔پروین شاکر۔شاد عظیم آبادی۔ 48
امتہ الباری ناصر صاحبہ۔جمشید اعظم چشتی۔۔کیا آپ جانتے ہیں؟ 50
باتبصرہ خبریں: منحوس فیصلہ۔مشال کی شہادت۔ڈان لیکس۔الزام کیا ہے؟ 51

PESHWA MAGAZINE INTERNATIONAL

2.London road Morden Surrey SM4 5BQ. UK

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 18 یورو آسٹریلیا و امریکہ 25 پاؤنڈز

www.peshwa.co.uk

Sheet: 3 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT

mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

آیت قرآن الحکیم

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم اپنے نفوس کے ذمہ دار ہو۔ جو گمراہ ہو گیا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اگر تم ہدایت پر ہو۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے۔ پس وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جو تم کیا کرتے تھے۔ (سورۃ المائدہ آیت ۱۰۶)

حدیث النبی ﷺ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے دوسرے کی بے عزتی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو تو چاہیے کہ ظلم کرنے والا اُس سے آج دنیا میں معاف کرا لے، پیشتر اس سے کہ جب نہ دینار ہو گا نہ درہم۔ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو جس قدر مظلوم پر ظلم ہوگا، اس کے مطابق اس کے نیک اعمال سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔'' (صحیح مسلم)

مشعل راہ۔ ''بھلائی کا معاملہ کرنا''

ہمیں اس خدا کی ہی پرستش کرنی چاہیے جو کہ ذرا سے کام کا بھی اجر دیتا ہے۔ خدا وہ ہے کہ انسان اگر کسی کو پانی کا گھونٹ بھی دیتا ہے تو وہ اس کا بھی بدلہ دیتا ہے۔ دیکھو ایک عورت جنگل میں جا رہی تھی رستہ میں اس نے ایک پیاسے کتے کو دیکھا اس نے اپنے بالوں کا رسّہ بنا کر کنوئیں سے پانی کھینچ کر اس کتے کو پلایا جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کر لیا ہے وہ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ اگرچہ وہ تمام عمر فاسقہ رہی ہے۔

(بحوالہ ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۶)

شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو ناروا کی بیماری تھی۔ اس نے کہا کہ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ کریم مجھے شفا بخشے تو میں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے گناہ قید ہوں گے ان کی بددعاؤں کے مقابلہ میں میری دعا کب سنی جا سکتی ہے۔ تب اس نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور پھر وہ تندرست ہو گیا۔ غرض خدا کے بندوں پر اگر رحم کیا جاوے تو خدا بھی رحم کرتا ہے۔ (مرسلہ حنا یاسمین صاحبہ۔ لندن۔ بحوالہ ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۶۹)

Sheet: 4 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

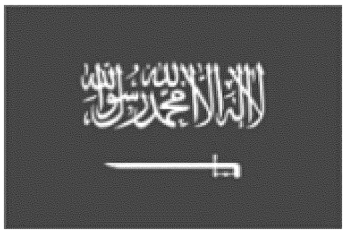

ادار یہ

(سعودیہ، قطر تنازعہ)

(ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ سعودی عرب)

طعنہ زن کفر پہ ہوتا ہے عبث اے زاہد | بُت پرستی ہے ترے زہد ریا سے بہتر

سعودی عرب اور قطر کے درمیان کشیدگی میں خطرناک حد تک اضافہ ہو چکا ہے۔ قطر کے متعلق خلیج کونسل کی طرف سے سفارتی، فضائی اور زمینی پابندیوں کی امریکی صدر ٹرمپ نے بھی حمایت کی ہے۔ ان پابندیوں کے باعث قطری عوام شدید مشکلات کا شکار ہو چکی ہے۔ غذائی قلت کا سامنا ہے۔ بذریعہ سعودی عرب ۸۰ فیصد غذائی اشیاء قطر آتی ہیں۔ فوری طور پر ایران اور ترکی نے قطر کو بھرپور طریقے سے مدد دینا شروع کر دیا ہے۔ سعودی عرب نے ہمیشہ عالم اسلام کو درپیش مسائل کا حل نکالنے کی بجائے اپنے اقتدار کو بچانے اور نہ ختم ہونے والی خواہشات کی تکمیل کے لیے عالم اسلام کو خون میں نہلایا ہے۔ وہ خوں آشام رات کون بھول سکتا ہے جب عراق پر امریکی اتحادیوں کی جانب سے پہلی بمباری کی گئی تھی، امت مسلمہ اپنے مسلمان بھائیوں پر ٹوٹ پڑنے والی آفت پر خون کے آنسو رو رہی تھی اور سعودی خوشی کے شادیانے بجا رہے تھے۔ اسی طرح افغانستان، مصر، شام، یمن، لیبیا کی بربادی بھی مسلمانوں کو ماتم پر مجبور کرتی رہی مگر سعودی حکمران پھولے نہ سماتے تھے۔ یہ سعودی عرب کے حکمرانوں کا ہی کیا دھرا ہے کہ مسلمان پھوٹ کا شکار ہیں۔ نفرت کی آگ بلکہ نفرت کے لاوے اب مسلمان ملکوں میں بہہ رہے ہیں۔ سعودی عرب اور امریکہ کے لیے قطر کے متعلق طریقہ واردات نیا نہیں ہے۔ قطر سے پہلے افغانستان، عراق، مصر، لیبا، شام اور یمن وغیرہ میں دولت اور طاقت میں اضافہ کے لیے انسانوں کا بے حد لہو بہایا جا چکا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۰ء سے لے کر اب تک چالیس لاکھ مسلمان سعودی خواہشوں کی بھینٹ چڑھائے جا چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے سابق جنرل سیکرٹری جناب کوفی عنان نے سارے منظر نامے کی بالکل درست تصویر کشی کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ''بعض ممالک کا ارادہ ہے کہ وہ قطر کو دہشت گردی کا حامی قرار دیں، جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کی اصل وجہ قطر کو اپنے سائے تلے لانا، اس کو اسلامی گروہوں کی مدد سے روکنا ہے۔ سعودی عرب ڈالروں کی مدد سے خلیجی ممالک پر اپنا اثر و رسوخ بڑھانا چاہتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ عنقریب اکیلا ہو جائے گا۔'' انہوں نے آخر میں یہ بھی کہا کہ ''سعودیہ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اس کے خواب بڑے ہیں، وہ کبھی بھی اسلامی ممالک پر حکمرانی نہیں کر سکے گا۔''

سن کان کھول کر کہ تنک جلد آنکھ کھول | غافل یہ زندگانی فسانہ ہے خواب ہے

قطر کے زبردست طاقت بننے کے خوف نے سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کی نیندیں حرام کر دی ہوئی ہیں۔ قطر کا ترقی کی جانب سفر کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ اور یہ ترقی کا سفر سعودی عرب کی تھانیداری کے لیے شدید خطرے کا باعث ہے۔ قطر کا قدرتی گیس برآمد کرنے والا دوسرا ملک بننا، قطر کے الجزیرہ نیوز چینل کا عالمی طور پر لوہا منوانا، قطر میں ۲۰۲۲ء میں ورلڈ کپ ہونا، اخوان المسلمین کی مصر اور دیگر ممالک میں مدد کرنا، قطر میں ترک فوج کا موجود ہونا جو اخوان المسلمین کے لیے نرم گوشہ رکھتی ہے، امریکی بحری بیڑے کی قطر میں موجودگی اور ایران کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنا سعودی عرب اور اس کے اتحادیوں کے نزدیک ایسے جرائم ہیں جو ان کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث بن رہے ہیں۔ سعودی عرب کی قطر سے مخاصمت کا اندازہ صرف ایک اس واقع سے لگایا جا سکتا ہے۔ ۲۰۱۱ء میں جب مصر میں انقلابی تحریک نے مرسی کی اخوانی حکومت کو اکھاڑا تو فوج نے سعودی حکومت کی حمایت سے اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ جنرل فتح السیسی کے اقتدار پر قبضہ کر لینے کی وجہ سے قطر نے مصر

Sheet: 5 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کے لیے آٹھ بلین ڈالر کی امداد روک دی لیکن سعودی عرب کی ڈکٹیٹر لیڈر شپ نے مصر کے ڈکٹیٹر کی مدد کے لیے ۱۲ ارب ڈالر کی خطیر رقم عطا کر دی۔اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصر میں قطر اور سعودی عرب،اخوان المسلمین اور جنرل السیسی کی صورت میں برسر پیکار ہیں۔شام میں بھی پراکسی جہادی گروپوں کی ڈوریاں بھی خلیجی ریاستیں ہلا رہی ہیں۔

قطر تنازعہ پر مکہ مکرمہ میں ہونے والے رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام عالمی سیمینار کے اختتام پر اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ 'دنیا بھر کے مسلمان سعودیہ، کا ساتھ دیں'، مسلمانوں کو رابطہ اسلامی کے کرتا دھرتاؤں سے پوچھنا چاہیے کہ سعودیہ نے وہ کیا کیا ہے جس کے لیے سعودی حکمرانوں کا ساتھ دیا جائے؟ سعودی دولت کے پہاڑ امریکہ کے بنکوں میں پڑے ہیں،سعودیہ،اسرئیل اور امریکہ کے لیے دلالی کرتا ہے۔مسلمان ممالک میں فرقہ واریت،دہشت گردی بھی کرواتا ہے اور وہابی اسلام کی ترویج کے لیے مساجد اور مدارس کے لیے دولت بھی خرچ کرتا ہے۔مسلمانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ مکہ اور مدینہ سے اٹھنے والی آوازیں سعودی حکمرانوں کے تقویٰ پر مبنی نہیں ہیں بلکہ آواز ان کی ہے اور خیال یا منصوبہ کسی اور کا ہے۔مکہ اور مدینہ کے نام پر مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنے والے خادمین حرمین شریفین کسی اور ہی کی زلفوں کے اسیر ہیں۔اسلام نے بتوں کی پرستش کا عرب میں خاتمہ کر دیا تھا مگر سعودی حکمرانوں نے نئی طرز کے بت تراش کر انکی پوجا کو کامیابی کا زینہ سمجھ لیا ہے۔

اس بت شوخ کی ہے طینت میں دشمنی میرے دین و ایماں کی

سعودی عرب کی باچھیں کھلانے کا باعث یقیناً امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا دورہ سعودی عرب بنا ہے۔امریکی صدر کا یہ پہلا سرکاری دورہ تھا۔سعودیوں نے امریکی صدر کا نہایت شاندار استقبال کیا۔اور اس تاریخی موقع پر سعودی عرب نے امریکہ سے شاندار تعلقات کا نظارہ ۵۵ اسلامی ممالک کے سربراہان کو بھی کروا کر انہیں مرعوب کرنے کی کوشش کی۔فلک نے یہ نظارہ کب دیکھا ہوگا کہ امت مسلمہ کے تقریباً ۵۵ ممالک کے سربراہان کو امریکی صدر ٹرمپ (جسے اسلامی مذہبی تنظیمیں اور ان کے چیلے، کافر، دجال وغیرہ دن رات کہتے ہیں) نے اسلام پر لیکچر سنایا، اسلام کے محاسن بیان کیے اور مسلمان ملک اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف اکسایا۔اور ٹرمپ کے اکسانے پر ٹرمپ کے شاگردوں نے اپنے مسلمان بھائی کو خوب سنائیں۔ہمارے وزیر اعظم صاحب جو سعودی بادشاہ کے اعلیٰ درجہ کے وفادار ہیں یہ کہتے سنائی دیے ''خادمین حرمین شریفین کے باعث مسلم دنیا سعودی فرمانروا کی طرف دیکھتی ہے۔''نواز شریف صاحب نے خادمین حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے بھی بھرپور عزم کا اظہار بھی کیا ہے۔ہمارے وزیر اعظم صاحب اپنی ذات میں گم رہنے والے ایسے بےخبر ہیں جو کنوئیں کے مینڈک کی طرح ٹراتے رہتے ہیں۔نواز شریف صاحب کو ایران،شام،ترکی،قطر،کویت اور عمان وغیرہ بھی بھیک منگے ہی دکھائی دیتے ہیں۔جس سعودی عرب کی طرف نواز شریف کی نظریں دیکھتی رہتی ہیں اور جن خادمین حرمین شریفین کے تحفظ کو وہ یقینی بنانا چاہتے ہیں، وہ ان کو اور ان کی عوام کو کیا سمجھتے ہیں، آیئے دیکھتے ہیں۔جب پاکستان نے یمن کے خلاف سعودی جارحیت پر فوج بھیجنے کی بجائے افہام و تفہیم سے مسئلہ حل کرنے کا مشورہ دیا تھا تب ۲۳ اپریل ۲۰۱۵ء کو سعودی وزیر دفاع محمد بن سلمان آل سعود نے پاکستانیوں کو برا بھلا کہتے ہوئے شاہ سلمان کو ایک خط میں لکھا تھا:۔

''پاکستان ہمارے لیے دھوکا باز ہے اور پاکستانی حکمران اپنی نام نہاد جمہوریت کے دعویدار بن کر ہم پر فخر کرتے ہیں۔ان دھوکا بازوں کو جان لینا چاہیے کہ وہ جن اپنے اعلیٰ فوجی عہدوں پر ناز کرتے ہیں ان کی اصل حالت تو یہ ہے کہ وہ اتنے بےبس ہیں کہ اپنی چھوٹی سی اندرونی مشکل بھی تنہا حل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور اگر ہم مالی طور پر، میڈیا اور انفارمیشن کے میدانوں میں ان کی مدد نہ کرتے تو یہ کبھی بھی اپنے مخالفین کو ہٹا کر آج حکمران نہ ہوتے اور کل تک تو وہ ہم سے بھیک اور خیرات مانگا کرتے تھے اور اب بھی ہمارے مال و دولت سے بھیک اور خیرات مانگ

Sheet: 6 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

رہے ہیں۔ یہ احسان فراموش ہیں، ہم سے کہتے ہیں کہ یمن کے مسائل کے حل کا کا راستہ پرامن راہ حل تلاش کرنے میں ہے۔ اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ یمن کے خلاف یہ فیصلہ کن طوفانی حملہ حقیقت میں عروبتہ یعنی عرب ازم کا دفاع ہے۔ اور تم عربوں کے نوکر ہو اور ہر باشرف عربی کے لیے باعث فخر ہے اور یہ حملہ امن کے قیام اور باغی گروہ کو کچلنے کے لیے ہے۔

اے خادم حرمین شریفین! ہمیں ان نمک حرام لوگوں کی مدد کی ہرگز ضرورت نہیں کہ جن کے ہمارے ملک میں مزدوری کرنے والے شہریوں کو اگر ہم ملک بدر کر دیں تو پھر دیکھیں کہ وہ کس طرح ہماری منت وسماجت کرتے ہیں اور کیسے وہ کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔‘‘

سعودی عرب کے حکمران، پاکستان کو اور اس کے لیڈروں کو کیا سمجھتے ہیں اس خط نے سب کچھ ننگا دکھا دیا ہے۔ اور درج ذیل فتوے نے اس خط کے بالمقابل سعودی عرب کے حکمرانوں کی سوچ وفکر کی غلاضت کو نا صرف نمایاں بلکہ الف ننگا کر دیا ہے۔

سعودی دارالافتاء کے رکن مفتی جمحان نے فتویٰ جاری کیا ہے کہ ’’امسال قطریوں کا روزہ قبول نہیں ہوگا کیونکہ وہ والی امر (سعودیہ) کی اطاعت نہیں کر رہے اور قطریوں کا روزہ تب قبول ہوگا جب وہ سعودی عرب سے معافی مانگے اور سعودی عرب معاف بھی کر دے۔ جلد معافی کی تلقین کرتے ہوئے مفتی صاحب نے کہا ہے کہ سعودی عرب بہت رحم دل ہے معاف کر دے گا۔ اگر قطری دہشت گردوں سے قطع تعلق کی اسناد نہ پیش کی گئیں تو صدام حسین جیسا حشر ہوگا، اور یہ کافروں کی جزا ہے۔‘‘

معزز قارئین! ساحرلدھیانوی نے اپنی ایک نظم ’’آج‘‘ کے آخری الفاظ یوں لگتا ہے کہ تمام دنیا کے حکمرانوں کو بڑے درد سے کہے ہیں:۔

’’عورتیں بچیاں۔۔۔۔ ہاتھ پھیلائے خیرات کی منتظر ہیں۔۔۔۔ ان کو امن اور تہذیب کی بھیک دے دو۔۔۔۔ ماؤں کو ان کے ہونٹوں کی شادابیاں۔۔۔۔ ننھے بچوں کو ان کی خوشی بخش دو۔۔۔۔ ملک کی روح کو زندگی بخش دو۔۔۔۔ مجھ کو میرا ہنر میری لے بخش دو۔۔۔۔ آج ساری فضا ہے بھکاری۔۔۔۔ اور میں اس بھکاری فضا میں۔۔۔۔ اپنے نغموں کی جھولی پسارے۔۔۔۔ دربدر پھر رہا ہوں۔۔۔۔ مجھ کو پھر میرا کھویا ہوا ساز دے دو۔۔۔۔ میں تمہارا مغنی تمہارے لیے۔۔۔۔ جب بھی آیا نئے گیت لاتا رہوں گا۔ معزز قارئین! اللہ حکمرانوں کو فراست دے۔

کھیل سیاست کے ہیں یہ لاشیں یہ جلتی بستیاں　　چُپ رہوں تو غدّار وطن کا سچ کہوں تو جُرم

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلاتفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ آپ کے کی تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ (ایڈیٹر پیشوا انٹرنیشنل)

Sheet: 7 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

''بے دین'' اور ''مجوسی کی اولاد''

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے سعودی حکام کو ''بے دین'' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مذہبی مقامات کا انتظام مسلم دنیا کو اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہیے۔انہوں نے کہا ہے کہ سعودی عرب کے حکمرانوں نے حج کو سیاست بنا دیا ہے۔اور خود کو حقیر اور چھوٹے شیطانوں میں بدل لیا ہے جو بڑے شیطان (امریکہ) کے مفادات خطرے میں پڑنے کی وجہ سے تھرتھرا رہے ہیں۔

سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز الشیخ نے جواب میں کہا ہے کہ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ (ایرانی شیعہ) مسلمان نہیں ہیں۔ان کے اہم دشمن وہ ہیں جو سنت کے پیروکار ہیں۔ایرانی لیڈر مجوسی کی اولاد ہیں۔

سعودی مفتی کے جواب میں ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بیانات سعودی حکام کے تعصب کا ثبوت ہیں۔حقیقت میں اس اسلام میں جو ایران کا یا زیادہ تر مسلمانوں کا ہے اور اس اسلام میں جس کی متعصب انتہا پسند وہابی عالم اور سعودی دہشت گرد ماسٹر تبلیغ کر رہے ہیں بہت بڑا فرق ہے۔

عالمِ دین بکری

یہ عالمِ دین بکری ہے، محکمہ اوقاف کی بکری ہے، اس کی نشانی یہ ہے وضع قطع کے علاوہ اس میں عالموں والی کوئی بات نہیں۔ یہ بکری جب سے ہمارے پاس ہے اس وقت سے برابر مطالبہ کر رہی ہے کہ جمعے کے روز اسے ''اوورٹائم'' دیا جائے کیونکہ اس روز خطبے کا اضافی کام کرنا پڑتا ہے۔اس کا ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ عیدالفطر، عید الاضحیٰ پر نمازیوں کی کثیر تعداد کے پیش نظر اسے دو ''بونس'' دیے جائیں، یہ اعلیٰ گریڈ، گریجوئٹی اور دیگر مراعات کا مطالبہ بھی کرتی ہے۔اس بکری کی زبان پر یہ مطالبہ بھی رہتا ہے کہ بیرونی ملکوں سے آنے والے امرائے حکومت اور حکام کی مقامی ضیافتوں میں اسے بھی شرکت کی دعوت دی جائے۔ یہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرام بھی مانگتی ہے بلکہ جب سے ہمارے پاس ہے کئی دفعہ کہہ چکی ہے کہ مجھے ''ٹیلی ویژن سٹیشن لے جاؤ۔'' اس بکری کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ ہر بات پر سر ہلاتی ہے، ہر کاغذ پر دستخط کر دیتی ہے۔ (روزن دیوار سے۔عطاالحق قاسمی)

Sheet: 8 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

والله يعصمك من الناس

اللہ تبارک تعالیٰ کی اپنے پیاروں کی حفاظت

تحریر: محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔**والله يعصمك من الناس** (5.68)

''اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا''

یعنی خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا کہ جو تیرے قتل کرنے کی گھات میں ہیں۔(براہین احمدیہ)

سورۃ المائدہ مدینہ میں صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی۔اس میں یہود ونصاریٰ کی بے دینی، مسلسل بدعہدیوں اور گستاخانہ رویہ کا ذکر کر کے اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے پیارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ آپؐ اعلائے کلمۂ حق کا فرض ادا کرتے رہیں میں خود آپ کی حفاظت کروں گا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی آپؐ کے خیمے کے گرد پہرہ تھا آپؐ نے پہرے پر مستعد سرفروشوں سے فرمایا:

''آپ جا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔''

نیز آپؐ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم اگر میری سچائی کی دلیل تلاش کرتے ہو تو سن رکھو خدا نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ اے محمد! (ﷺ) جب بھی لوگ تمہیں شر پہنچانا چاہیں گے تو میں تیری حفاظت کروں گا۔'' (روایت حضرت عائشہؓ ترمذی ابواب التفسیر سورہ مائدہ)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی جسمانی اور روحانی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہوا تھا۔کل عالم کو فریضۂ تبلیغ کا کام جان پر کھیلے بغیر ممکن نہ تھا۔ قلبِ محمد ﷺ کی تقویت اور جمعیتِ خاطر کے لئے مولیٰ کریم کی حفاظت کا وعدہ ایک طرف یہ بتا رہا تھا کہ یہ راہ پرخطر ہے اور دوسری طرف روحانی طاقت میں اضافہ کا حوصلہ تھا اور بڑھتے ہوئے قربِ الٰہی کا سکون تھا۔فی الوقت اس مضمون میں آپؐ کی معجزانہ جسمانی حفاظت کا ذکر ہوگا۔ جو آپ ﷺ کی صداقت کی ایک دلیل بھی ہے۔

حفاظت الٰہی کی تجلیات آپؐ کی پیدائش سے پہلے شروع ہوگئی تھیں ابرہہ سے خانۂ خدا کو بچانا دراصل آنے والی بابرکت ذات کو بچانا تھا۔ پھر قریبی عزیزوں کی پے در پے وفات سے آپؐ در بہ در نہیں ہوئے زیادہ لاڈ پیار، نازونعم اور عمدہ پرورش کے سامان ہوتے رہے۔اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا خانۂ خدا میں سجدہ ریز رسول اللہ ﷺ کا سر کچلنے کے ارادے سے بڑا سا پتھر لے کر آنے والے ابوجہل کو بڑے بڑے دانتوں والے ہیبت ناک مست اونٹ کے نظارے نے شل کر دیا۔ آپؐ کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو بھیجا تھا۔سجدے میں پیشانی رکھنے والے کو گردوپیش میں کسی کارروائی کا علم بھی نہیں ہوا جبکہ اس کی حفاظت کے ضامن نے ابوجہل کو ناکام ونامراد لوٹا دیا۔

مشرکینِ مکہ خانہ کعبہ میں بیٹھ کر اسلام کے خلاف زہر اگلنے کے بعد یہ فیصلہ کر کے اٹھتے ہیں کہ برداشت کی حد ختم ہوگئی اب ایک ہی صورت ہے کہ اس فتنے کے سرغنہ محمد (ﷺ) کو جان سے مار دیا جائے ایک بہادر سپوت ننگی تلوار لے کر نکلتا ہے ابھی منزل تک نہیں پہنچتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا دل پھیرنے کے سامان کر دیتا ہے اور وہ کلمہ شہادۃ پڑھ کے مسلمان ہو جاتا ہے۔قتل کے ارادے سے آنے والا خود مقتول ہو جاتا ہے اس پر وار کس نے کیا؟ اسی کریم ذات نے جس نے محمد ﷺ سے حفاظت کا وعدہ کیا تھا۔

دیباچہ تفسیر القرآن میں لکھا ہے:

''ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے آپؐ کے گلے میں پٹکا ڈال کر لوگوں نے کھینچنا شروع کیا یہاں تک کہ آپؐ کی آنکھیں باہر نکل آئیں اتنے میں ابوبکرؓ وہاں آ گئے اور انہوں نے یہ کہتے ہوئے چھڑایا کہ اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا آقا ہے۔ایک دفعہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپؐ کی پیٹھ پر اونٹ کی اوجھری لا کر رکھ دی گئی اور اس کے بوجھ سے اس وقت تک

Sheet: 9 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

آپؐ سر نہ اٹھا سکے جب تک بعض لوگوں نے پہنچ کر اس اوجھری کو آپؐ کی پیٹھ سے ہٹایا نہیں۔ایک دفعہ آپؐ بازار سے گزر رہے تھے کہ مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپؐ کے گرد ہوگئی اور راستہ بھر آپؐ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی اور یہ کہتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے میں نبی ہوں۔آپؐ کے گھر میں اردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے ۔ باورچی خانے میں گندی چیزیں پھینکی جاتیں جن میں بکروں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتیں۔ جب آپؐ نماز پڑھتے تو آپؐ کے اوپر گرد وغبار ڈالی جاتی تھی حتی کہ آپؐ کو چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی تھی۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 118۔ 119)

طائف کی سنگلاخ زمین پر پتھروں کی چوٹیں سہتے اور زخم کھاتے ہوئے اس حالت میں کہ نعلین مبارک خون جم جانے سے پاؤں میں چپکی ہوئی تھیں تین کوس تک جس طرف رخ تھا بھاگتے گئے۔اس بظاہر بے یارومددگار بندۂ خدا کو ان ظالموں سے قادر وتوانا خدا نے بچایا۔

ہجرت کے وقت غارِ ثور کے دہانے پر کھوجی کہہ رہا تھا یہاں تک تو پیروں کے نشان ملتے ہیں اس کے بعد انہیں زمین کھا گئی یا آسمان پر چڑھ گئے۔آپؐ وہیں تھے ان کی آوازیں سن رہے تھے مگر اپنے اللہ کی حفاظت میں تھے ذرا سی مکڑی کمزور سا جالا ،ننھی کبوتری کا گھونسلا اور انڈے یہ ان خونخوار دشمنوں سے نہیں بچا رہے تھے وہ قادر وتوانا خدا تھا جو حصار بنائے کھڑا تھا۔سراقہ بن مالک سو اونٹوں کے لالچ میں پیچھا کرتا ہوا اپنے مطلوب تک پہنچ گیا تھا کسی طاقت ور کے ہاتھ نے اس کے گھوڑے کو بار بار گرایا یہاں تک کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہوا کہ ان کے ساتھ تو کوئی اور ہی طاقت کام کر رہی ہے۔چشم تصور سے ان کے اقتدار کا سوچا دل پر لرزہ طاری ہو وہ اتنا مرعوب ہوا کہ خود پناہ مانگنے پر مجبور ہوگیا۔

بادشاہ ایران خود کو مطلق العنان سمجھتا تھا آنحضورﷺ کا دعوت الی اللہ کا خط پہنچا تو خط پھاڑ دیا۔ایلچی کو قتل کرا دیا اور اپنے سپاہی روانہ کئے کہ اس مدعیٔ نبوت کو گرفتار کر کے لے آئیں۔

اس واقعہ کے بارے میں نور القرآن میں لکھا ہے:۔

’’وہ شام کے قریب پہنچے اور کہا ہمیں گرفتاری کا حکم ہے۔آپؐ نے اس بے ہودہ بات سے اعراض کر کے فرمایا: تم اسلام قبول کرو۔‘‘

اس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے مگر ربانی رعب سے وہ دونوں بید کی طرح کانپ رہے تھے آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی گرفتاری کے بارے میں جناب عالی کا کیا جواب ہے کہ ہم جواب ہی لے جائیں حضرت نبی اللہﷺ نے فرمایا اس کا کل تمہیں جواب ملے گا۔صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجنابؐ نے فرمایا کہ وہ جو تم خداوند خداوند کہتے ہو وہ خداوند نہیں ہے خداوند وہ ہے جس پر موت اور فنا طاری نہیں ہوتی۔مگر تمہارا خداوند آج رات کو مارا گیا میرے سچے خداوند نے اسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہوگیا۔اور یہی جواب ہے، یہ بڑا معجزہ تھا‘‘ (بحوالہ نور القرآن)

یہ معجزہ اس لئے بھی بڑا تھا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے ہاتھوں قتل ہوا تھا۔شیرویہ کے ایلچی کو بھیجے ہوئے مکتوب کے الفاظ بھی غیر معمولی ہیں۔’’یاد رکھو کہ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک مدعیٔ نبوت کو گرفتار کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ بھی ظالمانہ حکم تھا اسے بھی ہم منسوخ کرتے ہیں اور جب تک کوئی نیا حکم نہ آئے اس کے متعلق کوئی کاروائی نہ کرو۔‘‘ (طبری جلد 3 صفحہ 1584)

سن چھ ہجری کا واقعہ ہے جنگ احزاب کی ہزیمت کے بعد ابوسفیان نے سوچا کہ ہر تدبیر ناکام ہوگئی ہے۔اب کسی دشمن اسلام کو آمادہ کیا جائے کہ وہ چپکے سے مدینہ جائے اور آپﷺ کو قتل کر آئے اس نے دیکھا تھا کہ آپ بغیر کسی پہرے کے گلی کوچوں میں بے تکلف چلتے پھرتے ہیں پانچوں وقت کی نمازیں پڑھاتے ہیں۔قتل کرنے والے کا کام کوئی مشکل نہیں ہوگا۔اسے اس منصوبے پر عمل کرنے کے لئے ایک بدوی مل گیا جس نے وعدہ کیا کہ وہ خنجر چھپا کے رکھے گا اور موقع ملتے ہی کام تمام کر دے گا۔پھر بھاگ کر کسی قافلے کے ساتھ مل کر بچ کر نکل جائے گا۔ابوسفیان نے اسے تیز رفتار اونٹنی اور زاد راہ دے کر رخصت کیا یہ معاملہ انتہائی راز میں رکھا گیا تھا۔وہ چھ دن سفر کر کے مدینہ پہنچا اور سیدھا قبیلہ بنی عبدالاشہل کی مسجد گیا جہاں آنحضورﷺ

Sheet: 10 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اسے آتے دیکھ کر فرمایا: ''یہ شخص کسی بری نیت سے آیا ہے'' وہ یہ سن کر اور بھی تیزی سے آگے بڑھا ایک انصاری حضرت اسید بن حضیر نے اسے دبوچ لیا جس سے اس کا خنجر نیچے گر گیا۔

آنحضورؐ نے اسے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ تم کون ہو اور کس ارادے سے آئے ہو؟ اس نے جاں بخشی اور معافی کے وعدے سے ابوسفیان کا سارا منصوبہ بتا دیا اور چند دن وہاں قیام کے بعد اسلام قبول کر لیا۔

(بحوالہ سیرۃ خاتم النبیین خلاصہ صفحات 741 تا 743)

سن سات ہجری میں فتحِ خیبر کے بعد ابھی آپ ﷺ خیبر میں مقیم تھے کہ یہودیوں نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی ایک خاتون زینب بنت الحارث نے آنحضور ﷺ کے لئے بھنی ہوئی ران میں زہر ملا کر آپ ﷺ کو پیش کی آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھے ابھی آپ نے ایک لقمہ ہی لیا تھا کہ اللہ تعالی نے آپ کو اسے کھانے سے منع کر دیا جس صحابی بشرؓ نے ایک لقمہ کھایا تھا وہ وفات پا گئے۔ آنحضور ﷺ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا کہ ایسا کیوں کیا تو اس نے کہا کہ ہم آپ ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

''اللہ تمہیں ایسا نہیں کرنے دے گا۔''

اس نے کہا کیا آپ کو قتل نہیں کیا جا سکتا؟

آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' (مسلم باب السلام کتاب السم)

اس نبیء رحمتؐ نے اسے بھی معاف کر دیا' کوئی انتقام نہ لیا۔

(سنن ابوداؤد)

جنگِ حنین کے بعد ایک شخص شیبہ نے آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ وہ کہتے ہیں:۔

''میں بھی اس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول اللہ ﷺ کو قتل کر دوں گا اور میں نے دل میں یہ کہا کہ عرب اور غیر عرب تو الگ رہے اگر ساری دنیا بھی محمد ﷺ کے مذہب میں داخل ہو گئی تو میں تو نہیں ہونے کا جب لڑائی تیزی پر ہوئی اور ادھر کے آدمی ادھر کے آدمیوں سے مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونا شروع ہوا۔ اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ میرے اور آپؐ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کر دے۔ اس وقت مجھے رسول اللہؐ کی آواز آئی: ''شیبہ میرے قریب ہو جاؤ۔'' میں جب آپؐ کے قریب گیا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور کہا ''اے خدا! شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔'' شیبہ کہتے ہیں رسول اللہؐ کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اڑ گئیں اور اس وقت سے رسول اللہؐ مجھے اپنی آنکھوں سے اور اپنے کانوں سے اور اپنے دل سے زیادہ عزیز ہو گئے۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن ص 223)

آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھوں قتل نہ ہونا قرآن کا معجزہ ہے۔ پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر الزماں کسی کے ہاتھوں قتل نہیں ہوگا۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ ۱۱)

آنحضرت ﷺ کی الٰہی حفاظت کی معجزانہ شان اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اسلام کا ابتدائی زمانہ نسبتاً کمزوری کا زمانہ تھا۔ جبکہ بعد میں ظالموں نے عین شوکت اسلام کے زمانے میں حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو شہید کر دیا۔

پانچ نہایت نازک پُرخطر مواقع

چشمہ معرفت میں لکھا ہے:۔

''پانچ موقعے آنحضرت ﷺ کے لئے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات سے معلوم ہوتا تھا اگر آنجناب درحقیقت خدا کے سچے رسول نہ ہوتے تو ضرور ہلاک کئے جاتے ایک (1) وہ موقع تھا جب کفار قریش نے آنحضرت ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور قسمیں کھالی تھیں کہ آج ہم ضرور قتل کریں گے (2) دوسرہ وہ موقع وہ تھا جبکہ کافر لوگ اس غار پر مع ایک گروہ کثیر کے پہنچ گئے تھے جس میں آنحضرت ﷺ مع حضرت ابوبکرؓ کے چھپے ہوئے تھے (3) تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ احد کی لڑائی میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے تھے اور کافروں نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپ پر بہت سی تلواریں چلائیں مگر کوئی کارگر نہ ہوئی یہ ایک معجزہ تھا۔ (4) چوتھا وہ موقعہ تھا

Sheet: 11 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

جب کہ ایک یہودیہ نے آنجناب ﷺ کے گوشت میں زہر دے دی تھی اور وہ زہر بہت تیز اور مہلک تھی اور بہت وزن اس کا دیا گیا تھا (5) پانچواں وہ نہایت خطرناک موقعہ تھا جبکہ خسرو پرویز شاہِ فارس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کے لئے مصمم ارادہ کیا تھا اور گرفتار کرنے کے لئے اپنے سپاہی روانہ کئے تھے پس صاف ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ ان تمام پرخطر موقعوں سے نجات پانا اور ان تمام دشمنوں پر آخر غالب ہو جانا ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ درحقیقت آپؐ صادق تھے اور خدا آپؐ کے ساتھ تھا"۔ (بحوالہ چشمہ معرفت)

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق   ایسی خوشبو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیریٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343   Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

سہ ماہی رسالہ پیشوا انٹرنیشنل   E-mail. peshwaltd@gmail.com

پیشوا انٹرنیشنل حاصل کرنے کے لیے رانا فوڈ اسٹور اینڈ حلال میٹ مورڈن اور آر ایچ ایکسیڈنٹ کلیم سروسز مورڈن سے رابطہ فرمائیں۔ رسالہ کی قیمت ایک پونڈ مقرر کی گئی ہے۔ پیشوا انٹرنیشنل رسالہ آر ایچ ایکسیڈنٹ کلیم سروسز مورڈن سے بالکل مفت حاصل کریں۔ فیس بک پر **warsane abu jehal** نامی سائیٹ پر بھی رسالہ دیکھا جاسکتا ہے۔ اپنا ای میل ہمیں بھیجیں اور باقاعدگی سے پیشوا انٹرنیشنل کی پی ڈی ایف کاپی مفت حاصل کریں۔ **peshwa magazine international** گوگل پلس پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔

Sheet: 12 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

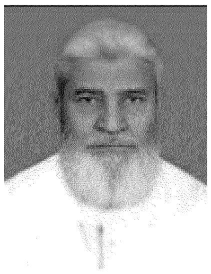

مشرقی اُفق

میر افسر امان
کنوینر کالمسٹ کونسل آف پاکستان

ڈان لیگ کا باب بند ہونا پاکستان کے لیے سود مند ہے

ایک اچھی خبر ملی کہ حکومت اور فوج کے درمیان ڈان لیگ کا باب بند ہونے پر اتفاق ہو گیا ہے۔ فوج کے سربراہ اور وزیر اعظم صاحبان کے درمیان طویل ملاقات میں معاملہ طے ہو گیا۔ وزیر اطلاعات پرویز رشید، خصوصی مشیر خارجہ طارق فاطمی اور راؤ تحسین کو تحقیقی رپورٹ کے مطابق فارغ کر دیا گیا۔ ڈان اخبار کے لوگوں کا معاملہ پریس کے ذمہ داروں کے حوالے کر دیا گیا کہ وہ ان کے خلاف قانون کے مطابق کاروائی کریں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب اپنی فوج کا احترام کریں اور جگ ہنسائی سے بچیں۔ اس سے قبل بھی فوج کے خلاف بیان دینے پر حکومت اپنے ایک وزیر کو برخواست کر چکی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ سب ادارے اپنے اپنے اختیارات کے دائرے میں رہ کر ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی سے اجتناب کریں گے۔ وزیر اعظم صاحب اس ملک کے سربراہ ہیں سب اداروں کا فرض ہے کہ ان کے احکامات پر عمل درآمند کر کے پاکستان کو مضبوط کریں۔ وزیر اعظم صاحب کو بھی اپنی پرانی روش سے رجوع کرنا چاہیے جو ماضی میں ہو چکا سو وہ ہو چکا۔ آئندہ سب کو آگے کا سوچنا چاہیے۔ اپوزیشن کے مطابق اصل مجرم وزیر اعظم کی بیٹی مریم صاحبہ تھیں جنہیں بچا لیا گیا۔ یہ بھی بہت بڑی بات ہے کہ وزیر اعظم نے فوج کی عزت رکھتے ہوئے اپنے تین اہم لوگوں کی قربانی دے کر معاملہ کو حل کر لیا۔ فوج نے بھی اپنا ٹویٹ سے رجوع کر لے لیا۔ اس فیصلہ سے فوج بھی مطمئن ہو گئی اور حکومت بھی۔ نادان دوست اور سیاسی فائدہ اُٹھانے والوں کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ پاکستان دشمن بیرونی قوتوں کو بھی یہ فیصلہ اچھا نہیں لگا۔ پاکستان کی نادان اپوزیشن نے قومی مفادات کو سامنے نہیں رکھا اور بیان بازی شروع کر دی۔ اپوزیشن لیڈر فرماتے ہیں جب تک اصل مجرم کو سزا نہیں ملتی ڈان لیک کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ فوج کے ترجمان کو استعفیٰ دے دینا چاہیے۔ حکومت نے مریم صاحبہ کو بچالیا۔ پیپلز پارٹی والوں سے ایک سوال ہے کہ کیا فوج کا ترجمان بغیر فوج کے کوئی بیان اپنے طور پر دے سکتا ہے؟ نہیں دے سکتا اس کا جواب ہے۔ اگر اب فوج نے ملکی مفادات کے لیے اپنے مؤقف سے ایک اسٹپ ڈاؤن ہوئی ہے تو یہ ایک اچھا فیصلہ ہے اسی پر فوج کے ترجمان نے اپنے ٹویٹ سے رجوع کر لیا ویسے تو اگر دیکھا جائے تو ٹویٹ آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ اس معاملے کو اندرون خانہ مذاکرات کر کے طے کر لینا چاہیے تھا۔ پیپلز پارٹی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اپوزیشن کی آڑ میں جو معاملہ حکومت اور فوج کے درمیان طے ہو گیا ہے اُس پر غیر دانشمندانہ بیان بازی شروع کر دے۔ اُسے یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے شریک چیئر مین نے بھی فوج کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی شوخی ماری تھی۔ پھر ملک سے فرار ہو کر بیرون ملک چلے گئے۔ پھر معاملہ معافی تلافی کے بعد ٹھنڈا پڑا تو ملک سے محبت کرنے والے ذرائع نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ کیا اس وقت نون لیگ نے اس معاملے کو غیر ضروری طول دینے میں حصہ لیا تھا؟ نہیں لیا تھا۔ بھٹو کی پھانسی کے بعد تو پیپلز پارٹی نے فوج کے خلاف دہشت گرد تنظیم الذوالفقار بنا ڈالی تھی۔ جس نے پاکستان دشمنوں کے ساتھ مل پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ناقابل تلافی حرکت کی تھی۔ اس پر بھی پاکستان نے پیپلز پارٹی کو معاف کر دیا تھا۔ یہ ملک کے اندر کے اختلافات ہیں ان کو دانشمندی سے حل کر لینا ہی پاکستان کے مفاد میں ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ پاکستان میں سیاسدانوں کے ساتھ ساتھ فوج سے بھی سنگین غلطیاں ہوئی ہیں۔ ڈکٹیٹروں نے ہمیشہ اصلاح کے نام پر پاکستان میں مارشل لاء لگا تھا۔ مقررہ وقت پر الیکشن کرانے کے وعدے بھی قوم سے کیے تھے۔ مگر اپنے آپ کو عقل کل سمجھ کر عشروں پاکستان پر ناجائز حکومت کی۔ کسی ڈکٹیٹر نے پاکستان کی اساس کے خلاف پاکستان کے بنیادی نظریہ کی مخالت میں بیرونی آقاؤں کے کہنے پر اقدامات کیے۔ کسی نے اسلام کا نام لے کر حکومت کی۔ کسی نے روشن خیالی کا ڈول ڈالا۔

Sheet: 13 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

تاریخ بتاتی ہے کہ عوام کی طاقت سے یہ تمام ڈکٹیٹرز بے آبرو ہو کر اقتدار سے نکلے۔صاحبو! دنیا میں رائج جدید جمہوری نظام حکومت میں فوج کا کام سرحدوں کی نگرانی اور ملک میں سول حکومت کی مدد سے امن وامان قائم رکھنا ہے نہ کہ سول حکومت پر قبضہ کرنا ہے۔اسی اصول کو پاکستان میں پھولنا پھلنا چاہیے۔نون لیگ کے بعد ۲۰۱۳ء کے انتخابات میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والی تحریک انصاف کے لیڈر صاحب بھی اس فیصلہ سے نون حکومت کے ساتھ اختلافات کی وجہ سے ناخوش ہیں۔ان کا کہنا ٹھیک ہے کہ ڈان لیک کا معاملہ نون حکومت اور فوج کا نہیں بلکہ یہ قومی مسئلہ تھا جو قومی مفادات سامنے رکھ کر حل کرنا چاہیے تھا۔ہمارے نزدیک سوخوبیوں کے باوجود ان کا ڈان لیکس کے معاملہ میں رویہ مناسب نہیں۔حکومت اور فوج کا آمنے سامنے رہنا کسی طور پر بھی پاکستان کے قومی مفادات کے مطابق نہیں۔ہمارا ازلی دشمن بھارت ہمارے پڑوسی اسلامی ملکوں کو ہماری غلط خارجہ پالیسیوں کی وجہ سے ہمارا مخالف بنا چکا ہے۔ایران پاکستان کی سرحدوں کے اندر گھس کر فوجی کاروائیاں

کرنے کی دھمکیاں دے رہا ہے۔افغانستان ہمارے ملک میں دہشت گردی کی کاروائیاں کر رہا ہے۔آئے روز اس سے سرحدی تنازعہ ہوتا ہے۔آپ نے تو پشاور آرمی پبلک اسکول پر دہشت گرد حملے کے وقت دانش مندی اور قومی مفاد کو سامنے رکھ کر دھرنا ختم کر کے قوم کے اعتماد میں اضافہ کیا تھا قوم اب بھی آپ سے یہی توقع رکھتی ہے۔سیاسی مفاد حاصل کرنے کے لیے قومی مفاد کو سامنے رکھنا چاہیے۔اس وقت ملک نازک دور سے گزر رہا ہے۔ہماری سرحدوں پر دشمن حملے کر رہے ہیں۔گریٹ گیم کے تحت پاکستان کے اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔مغربی دنیا کو پاکستان کا ایک ایٹمی ملک ہونا پسند نہیں۔ازلی دشمن بھارت مسلمانوں سے ہزار سال دور کی حکمرانی کا بدلہ لینے کی پلاننگ کر کے بیٹھا ہوا ہے۔وہ بھارت کو اکھنڈ بنانے کی پالیسی پر کار مند ہے۔آئے روز اس کے جاسوس پکڑے جا رہے ہیں۔اس کے مقامی ایجنٹ اس سے دہشت گردی کی ٹریننگ اور فنڈ لینے کے اعتراف عدالتوں کے سامنے کر چکے ہیں۔وہ ہمارے ایک بازو کو ہم سے جدا کر چکا ہے۔اس کے وزیر داخلہ بیان دے چکا ہے کہ پہلے پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا تھا اب دس ٹکڑوں میں تقسیم کریں گے۔تازہ بیان دیا ہے کہ بھارت کسی بھی وقت سرحد پار کر سکتا ہے ہمارے پڑوسی مسلمان ملک ہمارے خلاف ہو چکے ہیں۔ان حالات میں ملکی مفادات کا تقاضہ ہے کہ ہم ایک اور یک سو ہو کر ملک کی ترقی اور حفاظت کی تدبیریں کریں۔سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر آنے والے انتخابات کی تیاری کریں۔نون حکومت کو پانچ سال مکمل کرنے دیں تاکہ سیاست میں رواداری قائم ہو۔فوج نے ملک میں نیشنل ایکشن پلان کے تحت دہشت گردی کے خلاف ضرب الفساد ایکشن شروع کیا ہوا ہے اس سے تعاون کریں۔اپنی صفوں سے کرپشن کرنے والوں کو تحفظ دینے کے بجائے قانون کے حوالے کریں۔یہی اس وقت کا سبق ہے۔اگر ہم نے اس پر عمل نہیں کیا تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔اللہ سیاست دانوں اور فوج کو پاکستان کے معاملات کو درست سمت میں چلانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

پاکستان کی شاہراہِ ترقی پر جا بجا نظر آنے والے سپیڈ بریکر کا نام ”مُلا“ ہے۔ (بحوالہ پاکستان پہ کیا گزری؟ ازعرفان احمد)

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Sheet: 14 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

مسلمان ریاستوں میں اقلیتوں کی حالت زار (قسط ۱)

تحریر: رانا محمد حسن خاں

آج کل پاکستان میں ہندوؤں اور برما کے انتہا پسندوں کو انتہائی ظالم قرار دیا جا رہا ہے۔ پاکستانی مسلمانوں اور بالخصوص مذہبی راہنماؤں کے پیٹ میں برما اور ہندوستان کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر مروڑ اٹھتے ہیں۔ جماعت اسلامی کو تو باقاعدہ احتجاج کے دورے پڑتے ہیں۔ تاریخ کے سینے پر درج ہے کہ جماعت اسلامی کے بانی مولانا مودودی نے جسٹس کیانی کی عدالت میں پوچھے گئے ایک سوال کہ ''''اگر ہندو اپنے نظامِ حکومت میں منوشاستر کے تحت مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودروں کا سا سلوک کرے تو کیا آپ کو کوئی اعتراض ہوگا؟'''' کے جواب میں کہا تھا کہ ''یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودوروں کا سا سلوک کیا جائے ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیے جائیں۔ اور حقیقت یہی ہے کہ اس وقت بھی ہندوستان میں صورت حال یہی ہے۔'' اور یہ جواب میاں طفیل صاحب کالعدم جماعت اسلامی کے امیر کا بھی تھا اور مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری صدر جمعیت العلمائے پاکستان کا بھی تھا۔

اب آیئے دیکھتے ہیں کہ مسلمان ممالک جو خود کو اسلام کا علمبردار سمجھتے ہیں، وہ اپنے ممالک میں اقلیتوں کے ساتھ اور اپنی عوام کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ اگر بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اقلیتوں پر ظلم کے سبھی سوتے سعودی عرب سے پھوٹے ہیں۔

سعودی حکمرانوں نے جتنی خدمت وہابی اسلام کی کی ہے اگر اتنی خدمت اسلام کی کرتے تو کم ازکم مسلمان عوام سکھ چین میں ہوتے۔ سعودی عرب نے وہابی اسلام کے پھیلاؤ کے لیے جس قدر دولت خرچ کی ہے، اس دولت سے کم ازکم اسلامی دنیا سے بھوک کا صفایا ہوجاتا۔ سعودی حکمرانوں نے جب بھی اپنے تخت کو خواب میں بھی ہلتے دیکھا، انہوں متوقع طاقت ور کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ جہاں ضرورت پڑی اپنے مغربی آقاؤں کی خدمات بھی بھاری معاوضہ دے کر حاصل کیں۔ اور پھر ان غیر ملکی آقاؤں نے عراق، شام، لیبیا وغیرہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ابھی تک چالیس لاکھ مسلمان گزشتہ ۲۷ برسوں میں قتل ہو چکے ہیں۔ اور آج کل سعودی عرب کی قیادت میں چالیس ممالک شیعہ آبادی کا شام اور یمن میں صفایا کرنے کے درپے ہیں۔ شیعوں اور سلفیوں کے بارے میں سعودی سمجھتے ہیں کہ شیعہ، سلفی، علوی اور دوسرے غیر وہابی مسلمان وغیرہ سچا ایمان رکھنے والوں (وہابی اسلام) کے دشمن ہیں۔ کسی بھی فرقے یا غیر مسلم کو جلوس نکالنے کی اجازت نہیں۔ شیعہ فرقے کو یوم عاشور منانے کی اجازت صرف ایک شہر قاطف میں ہے۔ علی الاحمد ڈائریکٹر آف سعودیہ انسٹی ٹیوٹ کے مطابق شیعہ اسلام یہودیوں کی سازش ہے۔ سعودی عرب میں مذہب تبدیل کرنے والے مسلمانوں اور مذہب کی توہین کرنے والوں کی سزا موت مقرر ہے۔ سنی اسلام (سنی وہابی اسلام) کے خلاف بات کرنے والے کی سزا موت ہے یا عمر قید ہوسکتی ہے۔ ۲۰۱۵ء میں ایک فلسطینی نوجوان کی شاعری کو توہین مذہب قرار دے کر اسے قتل کر دیا گیا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ مذہبی امور کی وزارت کی نگرانی میں ۵۰۰ افراد غیر مسلموں کو مسلمان بنانے پر مامور ہیں۔ بہت سے غیر مسلم مشکلات سے بچنے کے لیے سعودی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ اور واپس اپنے ملک جانے پر مرتد ہو جاتے ہیں۔ سعودی افواج کے اعلیٰ افسروں، سفیروں، وزارتوں وغیرہ میں ایک بھی شیعہ یا کسی دوسرے مکتبہ فکر کا شخص اور غیر مسلم اقلیتی فرد افسر نظر نہیں آتا۔ طالب علموں کو وہابی اسلام کی تعلیم دی جاتی ہے اور طالب علموں کو بتایا جاتا ہے کہ عیسائی، یہودی اور دوسرے مسلمان شیعہ، سلفی وغیرہ سچا ایمان رکھنے والوں کے دشمن ہیں۔ اسلام کی تشریحات پر تنقید کرنا یا نئی تشریحات کرنا ممنوع ہے اور قابل سزا ہیں۔ سعودی فنڈ سے چلائے جانے والے دنیا بھر کے مدرسوں

Sheet: 15 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کی اکثریت میں یہی سعودیہ کا مقرر کردہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

غیر مسلموں کے لیے سعودی عرب جہنم سے کم نہیں۔سعودی عرب جانے والے سبھی لوگ جانتے ہیں کہ جدہ سے مکہ جاتے ہوئے راستے میں ایک بورڈ پر لکھا آتا ہے کہ صرف مسلمانوں کے لیے۔صرف مکہ اور مدینہ جانے پر ہی غیر مسلموں کو اجازت نہیں ہے بلکہ سعودی عرب کی کسی بھی مسجد میں غیر مسلموں کا داخلہ ممنوع ہے۔حال ہی میں جدہ میں موجود ۴ مساجد میں غیر مسلموں کو محدود سیاحتی اجازت دی ہے۔ہم مفتی نہیں ہیں کہ ہم کوئی فتویٰ دیں۔تاہم جو بات ہم نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدس میں دیکھی ہے اسے بیان کرنے سے نہیں رُک سکتے۔

طائف کے وفد کا رئیس عبد یالیل وہی شخص تھا (یہ وہی جاہل تھا جس نے سفر طائف میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ مل کر آپ ﷺ کو طائف سے نکال دیا تھا جب ایک جگہ آپ ﷺ زخموں سے چور ہونے اور تھکان کی وجہ سے بیٹھ گئے تو آپؐ کو بغلوں سے پکڑ کر اُٹھا دیا تھا) جو رسول اللہ کی ایذاء رسانی میں پیش پیش تھا۔اس گستاخ رسول، بدتہذیب اور آزار رساں دُشمن اور کافر کو آنحضرت ﷺ نے دُنیا کے مقدّس مقام مسجد نبوی میں اُتارا اور اُس کے ساتھیوں کو مسجد نبوی کے صحن میں خیمے نصب کروا کر ٹھہرایا۔ اِس پر صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ پلید مُشرک قوم ہے مسجد میں اِن کا ٹھہرانا جائز نہیں۔آپؐ نے فرمایا: اس آیت میں (یَـٰٓأَیُّهَا ٱلَّذِینَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلۡمُشۡرِكُونَ نَجَسٞ فَلَا یَقۡرَبُواْ ٱلۡمَسۡجِدَ ٱلۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین تو ناپاک ہیں۔پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں۔سورۃ توبہ آیت ۲۸) دِل کی بُلندی کی طرف اشارہ ہے، جسموں کی ظاہری گندگی مُراد نہیں، اور نہ کوئی انسان ان معنوں میں پلید ہے۔کیونکہ سب انسان پاک ہیں اور وہ ہر مقدّس سے مقدّس جگہ پر جاسکتے ہیں۔(احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۰۹)

مفسرین کے مطابق مشرکین کے نجس ہونے سے مُراد اُن کے عقیدہ کی نجاست ہے، جسمانی نجاست مُراد نہیں۔زمانہ جاہلیت میں مشرکین ننگے ہو کر اور اپنے بُتوں کو ساتھ لے کر حج کرتے تھے۔پس مشرکوں کو حج سے روکنے سے مُراد یہ ہے کہ ان کو اپنی مشرکانہ رسومات ادا کرتے ہوئے حج نہ کرنے دیا جائے۔حضرت امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے بعض فقہا کے نزدیک بھی مشرکین، مسلمانوں کی ہر مسجد میں حتیٰ کہ مسجد حرام میں بھی داخل ہو سکتے ہیں، البتہ انہیں وہاں اپنی مشرکانہ رسومات کے ساتھ حج یا عمرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، تالیف الدکتور وھبۃ الزحیلی جلد ۶ صفحہ ۴۳۴، ۴۳۵ دارالفکر۔دمشق)

سعودی عرب میں مذہبی آزادی کی بات تو کی جاتی ہے مگر کسی کو بھی مذہبی حوالے سے نہ تحفظ دیا جاتا ہے اور نہ آزادی۔مذہبی پولیس غیر مسلموں کو مذہب پر عمل کرنے کی عام اجازت نہیں دیتی۔سعودی عرب میں عیسائیوں، یہودیوں کے علاوہ اکتالیس لاکھ ہندو، ۷۰ ہزار بدھ اور ۴۵ ہزار سکھوں کے علاوہ بھی بہت سے مذاہب کے لوگ موجود ہیں ۲۰۱۴ء میں ایک قانون بنایا گیا ہے کہ کسی بھی دہریہ کو دہشت گرد سمجھا جائے گا جس کی سزا موت ہے۔کسی بھی قسم کے دہریہ خیالات رکھنے والے کو دہریہ یعنی دہشت گرد ہی سمجھا جاتا ہے۔غیر مسلموں کو کسی بھی مذہبی خدمت کے لیے سعودی عرب آنے کی اجازت نہیں ہے۔کسی بھی غیر مسلم کو کسی بھی قسم کی مذہب سے متعلق کتاب تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔یہاں تک کہ بائبل کی تقسیم کی بھی اجازت نہیں ہے۔حال ہی میں ایک قانون بنایا گیا ہے کہ اگر کوئی بائبل سعودی عرب اسمگل کرتے ہوئے پکڑا گیا تو اس کی سزا موت ہوگی۔کوئی عیسائی یا یہودی ایک بائبل سے زیادہ اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تبلیغ نہیں کرسکتا، جس طرح مسلمان فٹ پاتھ پر بھی نماز پڑھتے ہیں، (سعودیوں میں ایک عجیب بات اس عاجز نے دیکھی کہ ڈرائیوروں کی اکثریت جائے نماز کو جوتوں کے نیچے رکھتی ہے) غیر مسلم نہ سرعام عبادت کر سکتے ہیں اور نہ اجتماع۔مندروں اور گرجا گھروں یا دوسرے عبادت خانے سعودی عرب میں شاید ہی کہیں ملیں۔غیر مسلموں کے غیر حلال کھانے سعودی عرب نہ آسکتے ہیں اور نہ بنائے جاسکتے ہیں۔سعودی عرب میں مووی سینما میں دیکھنا ممنوع ہے۔بحرین کے قریب رہنے والے سعودی اس شوق کو بحرین جا کر پورا کرتے ہیں۔۱۴ فروری کو دنیا بھر میں ویلنٹائین ڈے منایا جاتا ہے مگر اس دن سعودی عرب میں سرخ گلاب بیچنا مستوجب

Sheet: 16 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

سزا ہوتا ہے۔سرخ رنگ کی ہر چیز استعمال کرنا جرم قرار دیا جاتا ہے۔اگر کوئی طالبہ سرخ کپڑے یا اسکارف پہن کر اسکول چلی جائے تو اسے گھر بھیج دیا جاتا ہے کہ سرخ رنگ کے کپڑے بدل کر آئے۔

سعودی عرب میں صرف وہابی اسلام کے سوا دوسرے تمام فرقوں سے تعلق رکھنے والے بھی دوسرے درجہ کے بلکہ شودروں سے بھی بدتر سمجھے جاتے ہیں اور ان کے عقائد کو مشرکانہ کہا جاتا ہے۔مثلاً وہابی اسلام کی رو سے ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا شرک ہے۔اس عاجز نے خود ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے والے مسلمانوں کو روضہ رسول اللہ ﷺ پر دھکے کھاتے دیکھا ہے۔شہداء بدر کے لیے ہمیں بھی ہمارے عربی ڈرائیور نے ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں کرنے دی، اور خواتین کو چونکہ وہابی اسلام میں قبرستان جا کر دعا کرنے کی اجازت نہیں ہے اس لیے عربی ڈرائیور نے خواتین کو گاڑی سے اتر کر نہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے دی اور نہ زیارت کرنے دی۔غیر ملکی مسلمانوں کے ساتھ نہایت ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہر غیر ملکی کے گلے میں کفیل کی غلامی کا پٹہ ڈال دیا جاتا ہے۔ اور یہ پٹہ اس وقت تک اس کے گلے میں رہتا ہے جب تک وہ مر نہیں جاتا یا واپس اپنے دیس نہیں چلا جاتا۔کفیل نامی بھوت کی مرضی کے بغیر غیر ملکی غلام کوئی کام نہیں کر سکتے۔اور اکثر یہ کفیل نامی بھوت اپنے ان بے بس غلاموں سے ان کی آدھی کمائی تک چھین لیتے ہیں، اگر کسی غلام کی مجبوریوں کی آغوش میں سوئی ہوئی غیرت جاگ جائے تو اسے سعودی عرب سے نکال دیا جاتا ہے۔علاج معالجہ کی سہولتوں کا سعودی عرب میں فقدان نہیں ہے ہاں اس کا فائدہ غلاموں کو نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ہمیں تو سعودی عرب میں گزارے دس دنوں میں اپنے ہم وطن سعودیوں کو برا بھلا کہتے ہی سنائی دیے۔بعض تو ادھر ادھر دیکھ کر کہ کوئی شرطہ تو نہیں دیکھ رہا ننگی گالی دینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔اور ہمارے مولوی اور سیاست دان ان بھوتوں کو بھائی کہتے ہیں جو دن رات پاکستانی غلاموں سے بدترین سلوک کرتے ہیں۔

سعودی عرب میں خواتین پر بھی سخت ترین پابندیاں عائد ہیں۔اگر سعودی عرب میں کبھی انقلاب نے اگر انسانیت کو بحال کیا تو ہمیں یقین ہے کہ سعودی خواتین تازہ ہوا میں آزادی کا سانس لے کر سکون و راحت محسوس کریں گی۔جبکہ دیگر دنیا کی خواتین خلانوردی کر رہی ہیں، سعودی خواتین کو گاڑی تک چلانے کی اجازت نہیں۔ایسی خواتین جنہیں اپنی مرضی سے گھر سے نکلنے کی اجازت نہ ہو ان کے لیے آزادی جیسی دلکش نعمت کو سمجھنا ناممکن ہوتا ہے۔سعودی خواتین کو گھر سے نکلتے وقت گارڈین کی طرف سے لکھا ہوا اجازت نامہ اپنے پاس رکھنا ہوتا ہے۔عورتوں کو کام کرنے کی محدود اجازت ہے اور وہ بھی ڈھانپے چہرے کے ساتھ۔میوزک کی اجازت ہے مگر سکھانے کی اجازت نہیں۔لڑکیوں کے لیے اسکولوں کالجوں میں کوئی جم خانہ نہیں ہے۔اولمپکس کھیلوں میں خواتین کا دستہ نہ بھیجنے پر اولمپکس کمیٹی نے سعودیہ کے لیے اولمپکس کے دروازے بند کر رکھے ہیں۔اگر بغور دیکھا جائے تو سعودی عرب صرف مردوں کی ریاست دکھائی دے گی۔سعودی مرد عیاشی کے لیے چار نکاحوں کے علاوہ بھی ایسے نکاح کرتے ہیں جس میں سوائے ایک حق کے دوسرے تمام حقوق سے سعودی فارغ ہوتا ہے۔سعودی خاتون کو صرف آنکھیں ننگی رکھنے کی اجازت ہے اور سعودی بادشاہ سلمان مسٹر ٹرمپ سے ہاتھ بھی ملا سکتا ہے۔سعودی خواتین کو ناچنے کی اجازت نہیں مگر سعودی بادشاہ بمعہ اپنی کابینہ کے ٹرمپ کے ساتھ مل کر ناچ سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سعودی عرب کا آئین اسلامی ہے۔اب ہم یہ نہیں جانتے کہ سعودی عرب نے کس سنہری چڑیا کا نام اسلامی رکھا ہے۔ سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جس کے دو شہروں میں غیر مسلموں کو جانے کی اجازت نہیں، جس میں غیر مسلموں کو کسی بھی قسم کے مذہبی حقوق حاصل نہیں، غیر مسلم صرف گھروں میں چھپ کر عبادت کر سکتے ہیں۔سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جس میں خواتین کو ڈرائیونگ کی اجازت نہیں اور نہ ہی کوئی عالمی اتھلیٹ خاتون ہے۔سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جس میں ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے کی اجازت نہیں۔سعودی عرب دنیا کا واحد ملک ہے جس کے قوانین کے مطابق کوئی سعودی خاتون کا ملک سے یا شہر سے باہر جانا، پاسپورٹ حاصل کرنا، شادی کرنا، یہاں تک کہ جیل سے رہائی بھی سرپرست کی اجازت کے بغیر ممکن نہیں۔ (باقی اگلے شمارہ میں)

Sheet: 17 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4 ۔فل سائز۔کلر۔120£　　بلیک اینڈ وائٹ 80£

A.4۔ہاف پیج ۔کلر۔ 60£　　بلیک اینڈ وائٹ 40£

A.4۔کوارٹر پیج ۔کلر۔ 40£　　بلیک اینڈ وائٹ 30£

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں　**07792998973**

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ،سول ٹریڈر،لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس،پی سی او ڈرائیورا کاؤنٹس،سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن،لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ،بجٹ۔بزنس پلان،بزنس سٹارٹ اپ۔

392 London Road　Tel.020 8646 6777

Mitcham Surrey　Fax.020 8646 9416

London .CR4 4EA　Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

آیات قرانیہ اور احادیث نبویہ ﷺ کا احترام نہایت ضروری ہے

Sheet: 18 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT

mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request. The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆Kitchen Staff & Porters
☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel.020 3674 7909..Mob:077 9299 8973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

پیشوا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Sheet: 19 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

آخری فیصلہ

تحریر: ایڈیٹر پیشوا انٹرنیشنل

تربیت کے لیے دو مراکز گھر اور مساجد نہایت اہم ہوتے ہیں۔ جب گھر اور مساجد کے کرتا دھرتا تربیتی امور سے بغاوت اختیار کرتے ہیں تو اخلاق جیسے اعلیٰ وصف کا خون ہو جاتا ہے۔ وہ مساجد جو دکانداری کا نقشہ پیش کرتی ہوں ان مساجد کے کرتا دھرتاؤں سے اصلاح احوال کی توقع رکھنا دیوانے کی ہی سوچ ہو سکتی ہے۔ وہ گھر جو لوٹ گھسوٹ سے چلتے ہوں، ان گھروں میں آنکھ کھولنے والے بچوں سے اعلیٰ اقدار اور قناعت کی امید رکھنا ایسے ہی ہے جیسے آگ کو پانی میں تبدیل کرنا۔ ہماری عجیب قوم ہے کہ ہر پاکستانی کرپشن کرپشن کا شور مچاتا ہے اور خود کرپشن کرتا ہے۔ جنرل، وزیراعظم، چیف جسٹس آف پاکستان سے لے کر ریڑھی بان تک ہر کوئی یہی کچھ کہتا ہے اور کرتا بھی ہے۔ مذہبی کہلانے والے، مولویوں، علاموں اور شیخوں کو اس ماحول نے خوب نوازا ہے اور اس قدر نوازا ہے کہ وہ مذہب کی آڑ میں پیٹ بھرائی کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتے ہیں۔ پاکستان میں آئے روز نا صرف اقلیتوں کے گھر مکینوں سمیت جلائے جاتے ہیں بلکہ مسلمان کہلانے والوں کو بھی نہیں بخشا جاتا۔ ان مسلمانوں کا قصور یہ ہوتا ہے کہ وہ اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر بغور دیکھا جائے تو مالی کرپشن سے زیادہ مذہبی کرپشن نے ہماری قوم کو بدحال کیا ہے۔ اسلام کے نام پر لوگوں کو جنونی بنانے والا یہ نام نہاد مذہبی طبقہ حکمرانوں کے کندھوں پر کلاشنکوف لے کر بیٹھ گیا ہے اور اس کے بھاری وزن اور اسلحے کے زور نے انہیں کنوئیں کے مینڈک بنا دیا ہے۔ جب بھی یہ سیاسی مینڈک کنوئیں کی منڈیر سے باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور حالات کی سنگینی اور اس کے حل کے متعلق سوچنے لگتے ہیں تو اس سوچ کے پیدا ہوتے ہی نام نہاد مذہبی طبقہ جاہل عوام کی مدد سے احتجاج کے اتنے جوتے مارتا ہے کہ یہ کنوئیں کے مینڈک اندھیروں کو ہی غنیمت سمجھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ یہ مذہبی کہلانے والے نام نہاد جبہ پوش مولوی بدنام قاتل ممتاز قادری کے جنازے میں لاکھوں لوگوں کو یہ بتا کر کہ یہ قاتل سچا عاشق رسول ﷺ ہے اکٹھا کر لیتے ہیں۔ اور مشال کے قتل پر نہ مولوی کی رگِ شرافت پھڑکتی ہے اور نہ جاہل عوام سڑکوں پر دکھائی دیتی ہے۔ پاکستان کے گلی کوچوں میں رنگ برنگے مختلف فرقوں کے مولوی فتوؤں کی گٹھڑیاں اٹھائے عقائد کی بوریوں کے نیچے دبے رینگتے دکھائی دیتے ہیں۔ مانگے تانگے کے کھانے پر پلے مدرسوں سے فارغ التحصیل لاکھوں مولوی نا صرف سڑکوں کی خاک چھانتے ہیں بلکہ انہیں جب بھی موقع ملتا ہے مساجد پر قبضہ کر لیتے ہیں یا مساجد بنانے کے لیے سرکاری زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اگر بغور دیکھا جائے تو پتہ چلے گا کہ پاکستان کی سب سے بڑی صنعت مولوی چلا رہے ہیں اور یہ مذہب کی صنعت ہے۔ سالانہ اربوں ڈالر مذہبی لیڈروں کو اپنے گناہوں کی سزا سے بچنے کے لیے پاکستانی عوام دیتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جوں جوں گناہوں کے کفارہ کی رقم بڑھتی جاتی ہے توں توں ملک میں غربت اور جہالت کے علاوہ اخلاقی گراوٹ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اسلام امن وامان کا علمبردار مذہب ہے، اس کی تعلیمات زندگی بخش ایسا جام ہیں جسے پینے پر قرآن مجید دنیا اور آخرت میں جنت کا وعدہ کرتا ہے۔ مگر پاکستان میں جس دن سے اسلام کو آئین کے گھوڑے پر سوار کیا گیا ہے اس دن سے پاکستان میں مسلمان طاقت ور اور اسلام کمزور ہو گیا ہے۔ اکبر اعظم پڑھا لکھا عالم فاضل نہیں تھا مگر علم حاصل کرنے کی شدید خواہش نے اسے

Sheet: 20 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

علماء سے رابطہ کرنے اور انہیں سننے کی طرف راغب کر دیا۔ علمی پیاس بجھانے کے لیے اکبر اعظم نے عبادت خانہ بھی تعمیر کروایا، جہاں علماء بیٹھ کر مباحثات کیا کرتے تھے۔ یہ وہی عبادت خانہ ہے جہاں مذہبی علماء کی پہلی لڑائی اس بات پر ہوئی تھی کہ کون کہاں بیٹھے گا؟ اکبر اعظم کو جب مذہبی علماء کی اس کرتوت کا علم ہوا تو اس نے خود ان کی نشستیں مقرر کیں۔ آخر کار مذہبی کہلانے والے علماء کی لمبے عرصہ تک کرتوتیں دیکھنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ یہ تھالی کے بینگن ہیں۔ رواداری جیسے حسین پھول کی دلنواز خوشبو کے لیے ان کے خمیر میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ اکبر اعظم کی شاندار پچاس سالہ حکومت کا راز رواداری ہی تو تھا اور یہ علماء رواداری کے اسی طرح دشمن تھے جس طرح آج کے علماء مذہبی رواداری سے کوسوں دور ہیں۔ آخر کار اکبر اعظم کو ان سے پیچھا چھڑانے کا درج ذیل واقع کے بعد موقع مل گیا۔

مغل بادشاہ کو ۱۵۷۹ء میں متھرا کے قاضی نے یہ شکایت کی کہ ایک برہمن نے مسجد کے تعمیری مواد میں سے کچھ اٹھا لیا، واپسی کے مطالبے پر برہمن نے توہین رسالت بھی کر دی۔ سزا کے معاملے پر مولویوں میں اختلاف ہو گیا، کچھ قتل کرنا چاہتے تھے اور کچھ کوڑے لگانا چاہتے تھے اور اکبر بادشاہ اس کی زندگی بچانا چاہتا تھا۔ مگر بادشاہ کے فیصلے سے پہلے شیخ عبدالنبی نے اسے قتل کروا دیا۔ اکبر نے تمام علماء سے عبادت خانہ میں برہمن کے قتل پر رائے لی تو علماء کی اکثریت نے شیخ عبدالنبی کے خلاف فیصلہ دیا۔ اس پر بادشاہ اکبر نے آخری فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں مولویوں کے فیصلوں کا دروازہ بند ہو گیا۔ فیصلہ مختصراً یہ تھا۔

۱۔ ایسے تمام مولوی جنہوں نے اکبر کو کافر قرار دیا، عوام کو بغاوت پر اکسایا، انہیں قتل کر دیا گیا۔ مخدوم الملک اور شیخ عبدالنبی کو حج پر واپس نہ آنے کی ہدایت پر بھیج دیا۔ (بعد میں بلا اجازت وطن واپس آنے پر ان دونوں کو قتل کر دیا گیا تھا) ۲۔ پنجاب کے علماء کو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں بھیج کر ان کی طاقت کو توڑ دیا گیا۔ ۳۔ اکبر نے ان علماء کو جن کا وطیرہ بلا تفریق مذہب وملت انصاف تھا اور فتنہ وفساد اور بغاوت شیوا نہیں تھا ملازمت اور مالی امداد دی۔ ۴۔ سلطنت کے اہم معاملات مذہبی علماء کی بجائے حکیم ابوالفتح، حکیم حمام، حکیم علی حکیم عین الملک اور فیضی جیسے دانشوروں کے سپرد کر دیے۔ اور ان لبرل دانشوروں کی نگرانی میں علماء کو دے دیا۔ علماء کے زوال کے ساتھ ہی اکبر کے عقائد کے بارے میں علماء کی طرف سے پھیلائی گئی باتیں بھی آہستہ آہستہ ختم ہو گئیں۔ اور اکبر کے بعد دو جانشین جہانگیر اور شاہ جہاں ان مولویوں کے اثر سے آزاد رہے۔ آج بھی ایک آخری فیصلے کی ضرورت ہے۔ اور یہ آخری فیصلہ نام نہاد علماء کی سرکوبی ہے۔ ان نام نہاد علماء نے عصر حاضر میں مسلمانوں کی اسلامی سوچ پر کاری ضرب لگائی ہے۔ اور یہ ایسی کاری ضرب ہے جو مسلمانوں کے لیے مہلک ثابت ہو رہی ہے۔ اسلامی دنیا کی حالت زار بآسانی ملاحضہ کی جاسکتی ہے۔ اتنے جوتے پڑ رہے ہیں جنہیں شمار کرنا ممکن نہیں۔ یہ مصیبت نام نہاد علماء کی ہی لائی ہوئی ہے۔

معزز قارئین! مجھے گالی دینے سے پہلے ایک نظر گریبان میں دیکھ لیجیے گا۔ تعصب کی عینک اتارنے سے سب کھلا کھلا نظر آئیگا۔

Sheet: 21 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

چانکیہ کوٹلیہ کے مشورے

اگر کوئی روحانی طاقتوں، جادو ٹونے یا دواؤں کے زور پر عورتوں کو رام کرے اور محبوب سے وصال کروانے کا دعویدار ہو تو اسے بداعمال اور سیاہ کار قرار دے کر ملک بدر کر دیا جائے۔ یہی سلوک مفسدین کے ساتھ روا رکھا جائے۔ اگر کوئی آریہ عورت کے ساتھ زنا کرے قید کے دوران یا افسر کی عورت کے ساتھ زنا کرے تو اسے اسی وقت سزائے موت دے دی جائے۔ پہلی بار اگر سرکاری ملازم کوئی ایسا جرم کریں تو ان کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی کاٹ دی جائے۔ اگر دوسری بار ایسا کریں تو ان کا عضو تناسل قطع کر دیا جائے۔ تیسری بار جرم کرنے پر ان کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ چوتھی بار اس نوعیت کے جرم کا ارتکاب کرنے کی صورت میں مجرم کو سزائے موت دی جائے۔ اگر کوئی سڑا ہوا گوشت بیچے تو اس کی دونوں ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔ زمینوں، مکانوں اور اغواء کرنے والوں کو سزائے موت دی جائے۔ اگر ایک مرد دوسرے مرد کو نامرد بتائے گا تو ایسا کہنے والے کا عضو تناسل کاٹ دیا جائے گا۔ اگر نابالغ لڑکی سے جنسی فعل کیا جائے تو مجرم کے ہاتھ کاٹ دئے جائیں۔ اور اگر اس فعل کے نتیجہ میں نابالغ لڑکی مر جائے تو مجرم کو سزائے موت دی جائے۔ (چانکیہ کوٹلیہ کے مشوروں پر عمل کر کے چندر گپت موریہ نے یونانیوں کو نکال باہر کیا اور پورے ہندوستان پر شاندار حکومت کی۔ چانکیہ کوٹلیہ راجہ مہاراجاؤں کے بچوں کا استاد تھا۔ چندر گپت موریہ اس کا خاص شاگرد تھا۔ شروع شروع میں چندر گپت چھپ کر چانکیہ کے لیکچر سنا کرتا تھا۔ چندر گپت کے دورِ حکومت میں ہندوستان کی سرحدیں محفوظ تھیں اور اندرون ملک بھی امن و امان تھا۔ چندر گپت موریہ کی شاندار حکومت کرنے کی بنیادی وجہ چانکیہ کوٹلیہ کے مشورے تھے)

بے وفا لونڈی: طاقت ور کو اپنی اندھی طاقت کمزوروں پر آزما کر بے حد مزا آتا ہے۔ اور یہ مزا کل تک مسلمان کہلانے والے بادشاہ لیا کرتے تھے اور عصر حاضر میں غیر مسلم بادشاہ طاقت جیسی بے وفا لونڈی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور کمزور سمجھے جانے والے بھی دن رات اسی بے وفا لونڈی کا قرب حاصل کرنے کے لیے پر تکلف دعائیں کرتے ہیں۔

Sheet: 22 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

سانحہ احمد پور شرقیہ مجرم کون؟

پیشوا انٹرنیشنل۔ نیوز ڈیسک

جرمن زبان میں ایک کہاوت ہے کہ اگر گھوڑے کی نعل لگانے والا اگر نعل غلط لگائے تو وہ ہل جاتی ہے اس کے ہلنے سے گھوڑا بھاگ نہیں سکتا اگر گھوڑا نہ بھاگے تو سوار بے بس ہو جاتا ہے اور اس کی بے بسی کی وجہ سے اہم پیغام میدان جنگ میں پہنچ نہیں پاتا اور نتیجہ یہ نکلتا ہے فوج جنگ ہار جاتی ہے۔

۲۵ جون ۲۰۱۷ء احمد پور شرقیہ کے قریب سے گزرنے والی ہائی وے پر چالیس ہزار لیٹر تیل سے بھرا آئل ٹینکر اُلٹ گیا۔ جنت بی بی کے مطابق (جس کا بھائی اور تین دوسرے عزیز تیل لوٹتے ہوئے ہلاک ہو گئے تھے) صبح سحری کے بعد مسجد سے اعلان کیا گیا کہ ہائی وے پر ٹینکر الٹ گیا ہے جو تیل لوٹنا چاہے لوٹ لے۔ اسی طرح قریبی مدرسہ سے بھی انتظامیہ نے بچوں کو تیل لوٹنے کے لیے بھیج دیا۔ ہائی وے سے اتر کر سینکڑوں موٹر سائیکل سوار بھی تیل لوٹنے کے لیے ٹینکر کے قریب پہنچ گئے۔ مسجد سے اعلان ہوتے ہی مقامی آبادی کے سینکڑوں افراد اور قریبی مدرسہ کے بچے واٹر کولر، دیگچیاں، بوتلیں اور وہ سب کچھ لے کر جس میں لوٹ کا تیل ڈالا جا سکتا تھا موقع پر پہنچ گئے۔ اور پھر آئل ٹینکر سے تیل چوری کرنے کے لیے کسی عقلمند کے سوراخ بڑا کرنے کی کوشش میں ٹینکر کو آگ لگ گئی اور ٹینکر پھٹ گیا۔ اب تک تقریباً دو سو تیل لوٹنے والے افراد کی موت ہو چکی ہے۔ زیادہ تر لاشیں ناقابل شناخت ہیں۔ حکومت نے مرنے والوں کو بھاری معاوضہ دینے کا اعلان کر دیا ہے۔

ادارہ پیشوا کے منتظمین اس سانحہ پر اپنی قوم کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اور اس سانحہ کی ذمہ دار جہالت کو سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ جہالت نام بدل بدل کر انسانوں کی ہلاکت کا باعث بن رہی ہے۔ یہ وہی ہائی وے ہے جہاں ۶ جولائی ۲۰۱۲ء کو غلام عباس نامی ذہنی مریض کو کاغذ جلانے پر قرآن کریم کی بے حرمتی کا الزام لگا کر سڑک بلاک کر کے زندہ جلا دیا تھا اور جلتے غلام عباس کو پتھر بھی مارے گئے تھے۔ کل جنہوں نے جلتے انسان کو تڑپتے دیکھا تھا، آج دو سو جلنے والے انسانوں کو ان کے عزیزوں نے دفن کیا۔ مشال کا قتل ہو، یا سلمان تاثیر کا قتل ہو، غلام عباس کا قتل ہو یا کسی اور کا قتل ہو سب جہالت کی کارستانیاں ہیں۔ ہم نے تو جہالت کے ہاتھوں عیسائی، ہندو، سکھ، شیعہ اور دوسری اقلیتوں کو زندہ جلتے کئی بار دیکھا ہے۔ ان واقعات کے پس منظر میں پاکستانیوں کے متعلق بین الاقوامی رائے نہایت بری ہے۔ اور قارئین یہ حقیقت ہے کہ جہاں تک ہم نے دیکھا ہے کہ پاکستانی قوم چوروں کی قوم میں تبدیل ہو رہی ہے۔ حکمرانوں سے لے کر ٹرالیوں سے گنا چوری کرنے والوں تک چور ہی چور دکھائی دیتے ہیں۔ جس ملک کے وزیراعظم کو پارلیمنٹ اور گلی کوچوں میں چور کہا جاتا ہو اس ملک کی عوام کا تیل چوری کرنا اور مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے چوری کی ترغیب دینا اور مدرسہ کے اساتذہ کا طالب علموں کو چوری کرنے کے لیے بھیجنا قطعاً اچنبھے کی بات نہیں ہے۔ پاکستان میں چوری کو برائی سمجھ کر نفرت کرنے والے شاید ہی کہیں ملیں۔ گلی گلی میں شور ہے نواز شریف چور ہے کا جب نعرہ لگایا جاتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ ساری قوم چور ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''اور اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پر مسلط کر دیتے ہیں بسبب اس کسب کے جو وہ کرتے ہیں۔'' (سورۃ الانعام آیت ۱۳۰) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "**کما تکونوا یولی علیکم**" یعنی جیسے تم خود ہو گے ویسے تم پر حکمران بنا دیے جائیں گے۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس والبیہقی) اگر پاکستانیوں کو بغور دیکھا جائے تو دکھائی دے گا کہ جس کی جتنی بڑی چونچ ہے وہ اتنا بڑا چور ہے۔ حکمرانوں اور عوام کے درمیان چوری کے معاملہ پر کوئی اختلاف نہیں۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ عوام نام کے گھوڑوں کو جہالت جیسی بے ڈھنگی منحوس نعل لگانے والے وہ سیاسی اور مذہبی لوہار ہیں جو دن رات دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ جس سالار کے پاس کمزور گھوڑے ہوں وہ کبھی بھی جنگ نہیں جیت سکتا۔ پاکستانی قوم ایک عظیم قوم بن سکتی ہے اگر انہیں جہالت کی بجائے تعلیم جیسی قیمتی نعل اچھے طریقے سے لگا دی جائے۔ اگر ایسا ہو جائے تو مریل کام چور گھوڑے اتنی مستعدی سے بھاگیں گے کہ ملائیت، دہشت گردی، فرقہ واریت، کرپشن، انتہا پسندی اور دوسری برائیوں کے علاوہ چوری کے خلاف نا صرف با آسانی جنگ جیتی جا سکتی ہے بلکہ عالمگیر نیک نامی بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، حکمرانوں، مولویوں اور عوام کو جہالت سے نجات دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

Sheet: 23 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کانچ کی لوح

اینٹی ایران کانفرنس

تحریر: جمشید اعظم چشتی۔ لاہور

سعودی عرب میں ہونے والی اسلام کانفرنس کی صدارت حضرت، مولانا، علامہ ''ڈونلڈ ٹرمپ مدّ ظلہ عالی'' نے کی ہے۔ جس میں عالی جناب نے امت مسلمہ کو درس و تلقین کی کہ وہ اپنے بھائی ایران کو پوری دنیا میں تنہا کر دیں یعنی پوری مسل امہ ایران کا حقہ پانی بند کر دے۔ بظاہر اس کانفرنس کا مقصد یہی نظر آیا کہ ایران کو تمام اسلامی مما لک اپنا دشمن مان کر اس کے ساتھ دشمنوں جیسا سلوک کریں۔ کیونکہ پورے خطے میں اگر کوئی غیرت مند اور اسرائیل دشمن ملک ہے تو وہ ایران ہے۔ باقی سب کے سب امریکہ کے پٹھو اور تلوے چاٹنے والے ہیں جن میں ہمارا بھی شمار ہوتا ہے۔ کسی اسلامی ملک کے سربرآہ میں اتنی جرآت دیکھنے میں نہیں آئی کہ وہ کانفرنس کے دوران ایک سچے کھرے لیڈر کی طرح مائک پر کھڑا ہو کر صرف اتنا تو شرکاء کانفرنس کو باور کرا دیتا کہ اس کانفرنس کے ایجنڈے پر بات کی جائے نہ کہ ایران کے خلاف اکسایا جائے۔ کچھ لوگوں کو یہ اعتراض ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے خطاب نہیں کیا حالانکہ پاکستان اسلامی مما لک میں ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔، ایک تو یہ کہ پاکستان ایک ایٹمی طاقت ہے دوسرے یہ کہ جتنی قربانیاں دہشتگردی کے خلاف پاکستان نے دی ہیں اور کسی ملک نے نہیں دیں لہٰذا وزیر اعظم پاکستان کو خطاب کو موقع ملنا چاہیے تھا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم کو خطاب نہ کرنے دینا فائدہ مند ثابت ہوا۔ ممکن ہے اگر وہ خطاب کے لیے روسٹرم پر آتے تو شاید کچھ تلخ حقائق بھی بیان کر دیتے جو سعودی عرب کو ناگوار گزرتے اور سعودی عرب کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا۔ ایک طرح سے وزیر اعظم سے تقریر نہ کروانا پاکستان کے لیے بھی سودمند ثابت ہوا اور سعودی عرب کے مقاصد جو ایران کے خلاف تھے وہ بھی پورے ہو گئے۔ اب اس کا فیصلہ آنے والا وقت بتائے گا خودغرضیوں کے ٹاٹ میں لپٹے چالیس اسلامی مما لک ایران کے خلاف کیا گل کھلا کر جگ میں تماشہ بنتے ہیں

متذکرہ کانفرنس کا دوسرا مقصد جو نظر آ رہا تھا وہ یہ تھا کہ تمام اسلامی مما لک کی افواج اب امریکی مفادات کے تحفظ کے لیے جان کی قربانیاں دیں گی۔ یعنی اسرائیل کو بھی تحفظ فراہم ہم مسلمان ہی کریں گے۔۔۔ واہ! کیا بات ہے؟ بقول اقبالؔ

کیا سناتا ہے مجھے ترک و عرب کی داستاں
مجھ سے کچھ پنہاں نہیں اسلامیوں کا سوز و ساز
لے گئے تثلیث کے فرزند میراثِ خلیل
خِشت بنیادِ کلیسا بن گئی خاکِ حجاز

یہ مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان مما لک کا حال ہے جسے اقبالؔ آج سے تقریباً نوّے سال قبل سمجھ گئے تھے۔

کہتے ہیں کہ جب گھر والے آپس میں دست و گریبان ہو جائیں تو باہر کے دشمن کو گھر کا شیرازہ بکھیرنے میں دیر نہیں لگتی۔ مشرقِ وسطیٰ کے تمام مما لک ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں اور سعودی عرب اور ایران کی دشمنی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ بھائی سمجھے جانے والے بھائیوں کی آپسی دشمنیوں سے امریکہ، جو اب مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی اور خودغرضیوں کو سمجھ جانے کے بعد انہیں انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور جگہ جگہ انہیں ذلیل و رسوا کر رہا ہے، نے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی ٹھان لی ہے۔ یوں مسکم امہ کا شیرازہ جو پہلے ہی بکھرا

Sheet: 24 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

ہوا تھا، اب مزید بکھر جائے گا۔ گنتی کے دو یا تین اسلامی ملک رہ جائیں گے جو امریکہ کے آگے جھکنے کیلیے تیار نہیں، ایران ان میں سر فہرست ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ عرب ایران کی ہر صورت بربادی چاہتے ہیں۔ امریکہ کو یہ تکلیف بھی ہے کہ یران ایٹمی قوت بن چکا ہے اور اسرائیل کا جانی دشمن ہے۔ دوسرا کوئی اسلامی ملک اسرائیل دشمنی کا رسک لینے کی پوزیشن میں نہیں ہے کیونکہ امریکہ کی ناراضگی انہیں بھی عراق ولیبیا بنا سکتی ہے۔

اس سارے پس منظر میں پاکستان کو انتہائی محتاط اور دور اندیش خارجہ پالیسی بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ سعودی عرب کے علاوہ ایران بھی ہمارا ہمسایہ برادر اسلامی ملک ہے۔ اور ایران کے ساتھ اس خطے کے صدیوں پرانے مذہبی، تجارتی، ثقافتی اور لسانی کے تعلقات رہے ہیں۔ صرف ایک سو سال قبل تک ہمارے خطے میں سرکاری اور عوامی سطح پر فارسی زبان رائج تھی۔ فارسی زبان میں قابل قدر اساتذہ کا نہایت اعلیٰ درجہ کا علمی مواد موجود ہے۔ پاکستان کو دونوں طرف اپنی ہمدردیاں خلوص نیت کے ساتھ بانٹ کر دکھانا ہوں گی۔ یعنی سعودی عرب سے بھی تعلقات قائم رہیں اور ایران کے ساتھ بھی دوستی کا تعلق ختم نہ ہو بلکہ اچھے ہمسائیوں کی طرح اچھے بھائیوں کی طرح خطے میں امن وامان کے استحکام کے لیے مل جل کر کام کریں۔ مسلم لیگ نون کی حکومت کی دانشمندی اور تدبر کا اندازہ سعودی عرب اور ایران سے اچھے تعلقات کے تناظر میں ہی لگایا جا سکتا ہے۔ افغانستان اور بھارت سرحدوں پر پہلے ہی صورت حال کشیدہ ہے۔ اگر پاکستان کے ایران سے بھی تعلقات خراب ہوتے ہیں تو پاکستان تینوں اطراف سے دشمنوں میں گھر جانے کی وجہ سے ترقی اور خوشحالی کا سفر طے کرنا سراب کی صورت اختیار جائے گا۔ اور پاکستانی حکومت کی ذرا سی لغزش امریکہ اپنے مقاصد میں سو فیصد کامیاب ہو سکتا ہے۔ اللہ ہمیں سیدھے راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عبادت خانہ

اکبر اعظم نے ایک عبادت خانہ بنوایا تھا جہاں علماء جمع ہو کر مذہبی امور پر بحث ومباحثہ کرتے تھے۔ اکبر اعظم نے یہ عبادت خانہ اس لیے بنایا تھا کہ علماء سے مذہب کے بارے میں سمجھا جائے۔ اکبر اس وقت حیران رہ گیا جب علماء نے نشستوں پر شدید لڑائی شروع کر دی۔ اکبر اعظم جوان علماء کو علم اور زہد تقوی کے نادر نمونے سمجھتا تھا۔ جب اس نے انہیں گفتگو کے دوران، چیختے، چلاتے اور بدتمیزی کرتے دیکھا تو اسے یہ حکم دینا پڑا کہ اگر ان میں سے اب کوئی بھی بدتمیزی یا بکواس کرے اسے عبادت خانہ سے نکال دیا جائے۔ اس پر بدایونی نے کہا ایسے تو ہر ایک کو نکالنا پڑے گا۔ اکبر اعظم نے دیکھا سبھی ایک دوسرے کو کافر، مشرک کہتے ہیں، غصہ میں ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں۔ دو بڑے عالم مخدوم الملک اور شیخ عبدالنبی ایک دوسرے کو نا صرف کافر کہتے تھے بلکہ قاتل بھی کہتے تھے۔ ایک عالم کسی چیز کو حرام بتاتا تو دوسرا اسے حلال قرار دے دیتا۔ قرآن کی تفسیر کرنے کو کہا گیا تو قاضی جلال اور دوسرے علماء ہر بات پر آپس میں اختلافات کرنے لگتے۔ اس طرح ایک ایسا بادشاہ جو مذہب اور علماء مذہب کا ادب کرتا تھا سخت مایوس ہوا۔ اسے علماء سے نفرت ہوگئی۔ اس نے آخر کار ان سے پیچھا چھڑا لیا وہ اس طرح کہ بہت سے علماء کو قتل کروا دیا، کچھ کو جلاوطن کر دیا اور باقی ماندہ سے سب اختیارات واپس لے لیے۔ اکبر کا وہ دور شاندار گزرا جس میں مولوی کا اثر رسوخ نہیں تھا۔ اگر اکبر اعظم نام نہاد علماء کے خلاف جہاد نہ کرتا تو بہت جلد ان دیمکوں کی خوراک بن جاتا۔

عصر حاضر کے نام نہاد مولوی بھی اکبر اعظم کے زمانہ کے علماء سے نسبت رکھتے ہیں۔ ان کے انداز واطوار بھی جاہلانہ ہیں۔ اس نسبت کی وجہ سے امن وسکون لوٹانے کے لیے ضروری ہے کہ انکے ساتھ بھی وہی کیا جائے جو اکبر اعظم نے کیا تھا۔ ایسا آج کیا جائے یا کل بہر حال کرنا ہی پڑے گا۔

(ڈاکٹر مبارک علی کی کتاب سے ماخوذ)

Sheet: 25 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

بڑا ''بش'' کون؟

جہانگیر خاں۔لندن

امریکہ، برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک کے سربراہان، اسلامی مذہبی ،سیاسی اور فوجی لیڈروں کی نظر میں نا انصاف ، دہشت گرد اور ایسے ڈاکو ہیں جوان کے وسائل کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ متاثرین کو قتل بھی کر رہے ہیں۔نام نہاد مولوی صاحبان کی نظر میں ان کا طاقت کے نشے میں چور ہو کر ظلم کرنا بدترین گناہ ہے۔سب سے زیادہ شور مچانے والا یہ وہی بدذات فرقہ مولویاں ہے جن کا وجود نا مسعود انہیں طاقتوں کی بدولت پھلتا پھولتا ہے۔ اس نام نہاد مسلمان مذہبی طبقے کی رگِ احتجاج تبھی پھڑکتی ہے جب ان کے بیرونی طاقتیں فنڈز روکتی ہیں۔ یہ نام نہاد مذہبی تنظیمیں بنائی ہی اس لیے جاتی ہیں کہ وہ طاقتور قوموں کے مفادات کے لیے کام کریں۔دوسری بات یہ ہے کہ عام مسلمان عام طور پر ان نام نہاد مذہبی اداکاروں سے جلد متاثر ہو کر اسلام کے نام پر ان پر نوٹ لٹاتے ہیں، ان کے ہاتھ چومتے ہیں اور کچھ ناعاقبت اندیش اپنی عزتیں بھی لٹا بیٹھتے ہیں۔

معزز قارئین! جب ہم تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ شور مچانے والے یہ نام نہاد مذہبی پیشوا اوران کے چیلے ہمیشہ ظالموں کے ساتھ مل کر یا علیحدہ ہو کر بدترین مظالم کے مرتکب ہوتے رہے ، ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔جن مسلمان بادشاہوں نے اس بدذات طبقے کو اپنی گود میں بٹھا کر لاکھوں لوگوں کی گردنیں کاٹیں ،انھیں یہ بدذات فرقہ اسلامی ہیرو قرار دیتا ہے اور جنہوں نے انھیں دھتکار دیا تھا انھیں اب تک کافر اور زندیق کہتے ہیں۔مثلاً اکبر کو کافر کہتے ہیں اور اپنے باپ کو قید کرنے والے، اپنی بہن اور ۴ سگے بھائیوں کے قاتل اورنگ زیب عالمگیر کو پکا مسلمان سمجھتے ہیں۔سبھی جانتے ہیں بنو امیہ کے بادشاہوں سے لیکر احمد شاہ ابدالی تک مسلمان بادشاہوں نے طاقت کے نشے میں چور ہو کر کسی کمزور کو نہیں بخشا۔یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ مسلمان کہلانے والے کروڑوں افراد کے قاتل ''بش'' مجاہد کہلائیں اور عصر حاضر کا ''بش'' ظالم سمجھا جائے۔کل تک افغانستان کے ڈاکو لٹیرے شام، ترکی، اردن، ایران، عراق اور ہندوستان کے باسیوں کو لوٹتے اور قتل کرتے تھے اور آج وہی سلوک کوئی اور کر رہا ہے۔طاقت کا کوئی مذہب یا فرقہ نہیں ہوتا جس کے پاس اچھی معیشت اور جدید ہتھیاروں سے لیس فوج ہوتی ہے اسے اپنی طاقت کا لوہا منوانے کے لیے اپنے سے کمزور کو مار کر مزا آتا ہے۔ذرا سوچیے پاکستان میں مولوی کو توہین رسالت نامی قانون نے جو تھوڑی سی طاقت دی ہے اس نے انہیں بدمست کر رکھا ہے۔ذرا اس چھوٹی سی سفاک طاقت کا اندازہ تو لگائیں۔ہم وطنوں کو اس قانون کی آڑ میں گھروں، عبادت خانوں ،فیکٹریوں اور بھٹیوں میں املاک سمیت زندہ جلا دینا ،توہین رسالت کے ملزموں کو جیلوں میں کاٹ ڈالنا، سڑکوں اور چراہوں پر بہیمانہ تشدد کر کے جان سے مار کر لاشوں پر ڈنڈے برسانا کس قدر ہیبت ناک اور دل دہلا دینے والا فعل ہے۔طاقت اور کمزوری کے اس مقابلے میں طاقتور کو اپنی طاقت ایک کمزور پر استعمال کر کے جو مزا آتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔اب ذرا سوچیے اگر امریکہ کو حاصل طاقت مولوی کو مل جائے تو بڑا ''بش'' کون کہلائے گا؟ اور ہماری گونگی قوم کو کوئی لاکھ سمجھائے، وہ یہی کہتی ہے

نہ کر شور ناصح بہت ناتواں ہوں
کہاں بات اُٹھانے کی طاقت ہے مجھ کو

Sheet: 26 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

مولانا طاہر القادری کی نظر میں ''مسلمان''

پیشوا انٹرنیشنل۔ نیوز ڈیسک

اسلام آباد میں ہونے والے دھرنوں سے شہرت پانے والے منہاج القرآن کے بانی مولانا طاہر القادری لکھتے ہیں:۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ ہمارے عقائد مُردہ اور بے جان ہو چکے ہیں۔انہیں ہماری عملی زندگی میں توہمات سے بڑھ کر کوئی مقام نہیں دیا جا رہا۔عقیدہ توحید ہو یا عقیدہ رسالت،تصور آخرت ہو یا تصور جزا وسزا،ان میں دراڑیں پڑ چکی ہیں قلوب و اذہان کو مومنانہ یقین میسر نہیں۔خُدا پر ایمان رکھنے کے باوجود اس پر بھروسہ اور توکل باقی نہیں رہا۔کتاب وسُنّت کے قابل عمل اور عصر حاضر میں نتیجہ خیز ہونے پر بھی ہمارا ایمان متزلزل ہو چکا ہے۔ہم کفر کے مقابلے میں اسلام اور باطل کے مقابلے میں حق کے کامیاب وکامران ہونے پر بھی اعتقاد ختم کر بیٹھے ہیں۔

مذہبی لبادہ اوڑھے ہوئے اخلاق وشرافت اور انسانی قدروں کے دعوے دار ہوں یا دنیوی جاہ ومنصب پر فائز ایثار اور قربانی کا درس دینے والے زعماء، آپ اگر ان کے باطن میں جھانکیں تو اِلاماشاء اللہ وہ خود غرضی، جاہ طلبی،خواہشات نفسانی اور اُن تمام آلائشوں میں ملوث نظر آئیں گے، جو انسانیت کے دامن پر بدنما داغ ہیں۔ عام مشاہدے کی بات ہے کہ جدید نسل کی بڑھتی ہوئی گمراہی اور بے راہ روی کے ذمہ دار اتنے الحاد ولادینیت کا پرچار کرنے والے نہیں جتنے کہ اسلام کی تبلیغ کرنے والے مبلغ اپنے کردار کی گراوٹ اور فکر وعمل کے تضاد کی وجہ سے ہیں۔ **دِل کا حال خُدا اور اس کے الہام سے اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں جانتا۔اب کسی کا یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں کلمہ گو، منافق اور کافر ہے، اپنے آپ کو خُدا اور اُس کے رسول کے مسند پر بٹھانے کے مترادف نہیں تو اور کیا ہے؟**

(فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟ از مولوی طاہر القادری صفحہ ۳۹،۴۳)

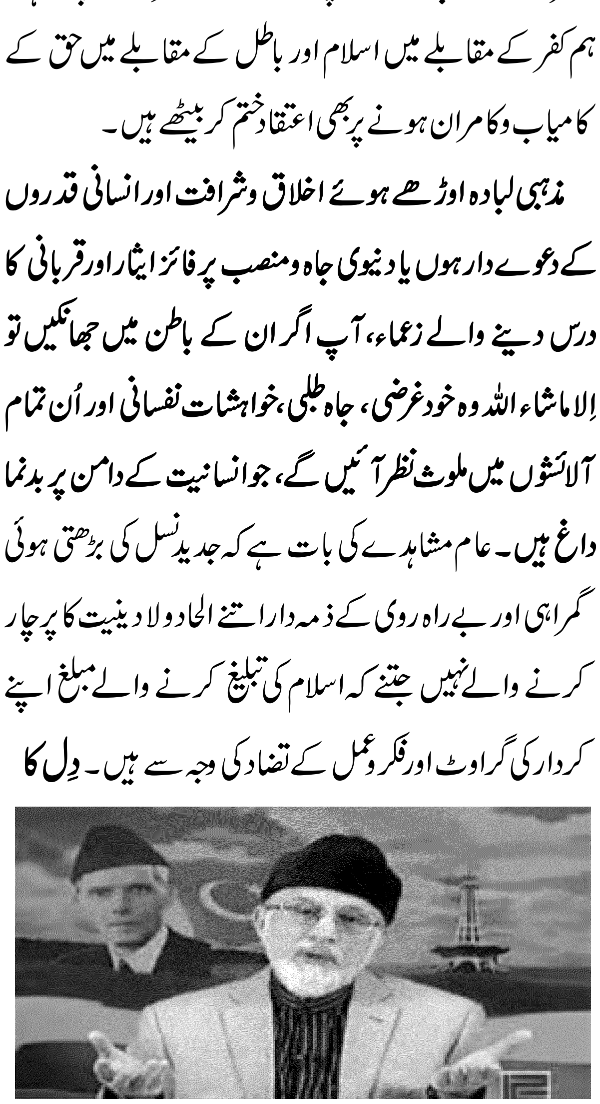

مولانا طاہر القادری صاحب ایک دوسری کتاب میں علم تفسیر،علم حدیث،علم فقہ،علم کلام،تصوف اور تاریخ کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

''یہ حقیقت ہے کہ انسانی استعداد کے یہ زائیدہ مذہبی علوم زندگی میں نتائج پیدا کرنے میں مؤثر نہیں رہے۔حتیٰ کہ اسلام کے عقیدہ وعمل کا کوئی اثر ہماری حیاتِ اجتماعی پر باقی نہیں رہا۔عقائد،اوہام میں اور عبادات،رسوم وظواہر میں بدل کر رہ گئی ہیں۔ان کا علاقہ عملی زندگی سے یکسر منقطع ہو گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ زندگی مذہبی اور غیر مذہبی کے دو شعبوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔

یہ علوم تو موجودہ اقدار کو محفوظ کرنے کے لیے معرضِ وجود میں آئے تھے،ان سے آج حیاتِ ملی کو از سرِ نو زندگی نہیں بخشی جا سکتی۔آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مذہبی علوم کے ذریعے معیاری دین اور معمول بہ دین میں امتیاز پیدا کیا جائے اور پھر اس امتیاز کی روشنی میں ان کی تکمیل کا رخ متعین کیا جائے۔''

(مذہبی اور غیر مذہبی علوم کے اصلاح طلب پہلو از مولوی طاہر القادری صفحہ ۱۲ اور ۱۷)

معزز قارئین! مولانا کی بیان کردہ صورتحال اگر حقیقت پر مبنی ہے تو اس کا علاج کون کرے گا؟ اس طرح کی گھمبیر صورت حال ایک نبی کا تقاضہ کرتی ہے۔اور آئین کے مطابق نبی نہیں آسکتا۔

Sheet: 27 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

''ہندو جمہوریہ ہندوستان''

تحریر: ابن رانا محمد خاں۔ لندن

گزشتہ چند برسوں میں ہندوستان میں ہندو انتہا پسندوں نے کافی ترقی کی ہے، ان انتہا پسند ہندو مذہبی لیڈروں کو عوام اور ہندوستانی سیاستدانوں کی طرف سے بھی توانائی دینے کے شواہد آئے روز اخباروں کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ جب سے مودی سرکار آئی ہے تب سے ہندو انتہا پسندوں کی پذیرائی میں اضافہ ہوا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہندو انتہا پسندوں کی چھاپ رکھنے والا گروہ اقتدار میں ہے ہندوستان کے مسلمان، پاکستان کی اقلیتوں کی نسبت ہزاروں گنا کم اذیت میں ہیں۔ ہندوستان کا آئین تمام شہریوں کو بلا امتیاز مذہب برابر کے حقوق دیتا ہے جبکہ پاکستان کا آئین اسکے برعکس اپنے اقلیتی شہریوں کو دوسرے درجہ سے بھی نیچے کا درجہ کراہت کے ساتھ دیتا ہے۔

قائداعظم نے پاکستان بنایا تھا۔ ۱۹۵۶ء کے آئین میں پاک زمین کو مزید پاک کرنے کے لیے پاکستان کو ''جمہوریت اسلامیہ پاکستان'' میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور جب ایوب خان کا دور آیا تو ''جمہوریت اسلامیہ پاکستان'' کا نام پھر سے پاکستان رکھ دیا گیا۔ ۱۹۷۳ء میں پاکستان کا ایک نیا نام رکھ دیا گیا یعنی ''اسلامی جمہوریہ پاکستان''۔ اور پاکستان دنیا کی معلوم تاریخ کا وہ پہلا ملک بن گیا جس نے اپنے نام کے ساتھ مذہبی شناخت کو شامل کیا۔ ایران، افغانستان اور چند دوسرے ممالک نے بھی ترقی اور خوشحالی حاصل کرنے کی دوڑ سے نکل کر فراغت کی وجہ سے اپنے ممالک کو اسلامی کر لیا ہے۔ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' جسے کہنے والے دہشت گردوں کی جنت کہتے ہیں۔ کرپشن، غربت اور جہالت میں جسے نمبر دیے جاتے ہیں۔ ایک امریکی سینیٹر نے کبھی کہا تھا کہ پاکستانی دولت کے لالچ میں ''کچھ بھی'' بیچ سکتے ہیں۔ ایسے ملک کی تقلید کرنا سوائے جہالت کے کچھ نہیں۔ اور ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' پھر ایک دن ضرور ''پاکستان'' بنے گا۔ انشاء اللہ۔

قائداعظم کی وفات کے بعد فوراً ہی آپ کے افکار و نظریات کو دفن کر کے قرارداد مقاصد نامی اسلامی سنہری چادر پاکستان کو اوڑھا دی گئی تھی۔ وہ مذہبی انتہا پسندی کی خونی فصل جو ۱۹۴۸ء میں اگائی گئی تھی، اس میں زہریلا پانی دینے والا بھٹو بنا اور جس میں ضیاء الحق نے نفرت کی کھاد ڈالی تھی، اب جوان ہو چکی ہے۔ اور آج پاکستانی قوم دن رات لاشیں اٹھا رہی ہے۔ **اور اب ہندوستان کو بھی مذہبی انتہا پسندی مزا دینے لگی ہے۔ پاکستان نے ۷۰ برس کا سفر انتہا پسندی کی گود میں بڑے درد سے طے کیا ہے۔ آج جب ہندوستان بھی اس سفر کی ابتداء کر رہا ہے تو ہم اسے بتاتے ہیں کہ اس کا پہلا مرحلہ ہندوستان کو ''ہندو جمہوریہ ہندوستان'' بنانا ہو گا اور مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو آئین میں دوسرے درجہ کے شہری قرار دینا ہو گا۔ باقی مرحلے خود ہی طے ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح اگر امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل بھی اپنے ملکوں میں پاکستانی بربادحالی کا عملی مظاہرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ بھی اپنے ملکوں کے نام ''عیسائی جمہوریہ امریکہ'' ''یہودی جمہوریہ اسرائیل'' وغیرہ رکھ لیں۔ اور پھر دیکھیے گا کہ نفرت کس رفتار سے سفر کر کے انسانیت کا گلا گھونٹتی ہے۔**

Sheet: 28 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

حضرت داؤدؑ کا پیارا نغمہ اپنے ربّ کے حضور

مرسلہ: انا ثمرین صاحبہ۔ نیوجرسی۔ امریکہ

خداوند میری چٹان اور میرا قلعہ اور میرا چھڑانے والا ہے۔ خدا میری چٹان ہے۔ مَیں اسی پر بھروسہ رکھوں گا۔ وہی میری سپر اور میری نجات کا سینگ ہے، میرا اونچا بُرج اَور میری پناہ ہے۔ میرے نجات دینے والے تُو ہی مجھے ظلم سے بچاتا ہے۔ مَیں خُداوند کو جو ستائش کے لائق ہے پکاروں گا یوں مَیں اپنے دشمنوں سے بچایا جاؤں گا کیونکہ موت کی موجوں نے مجھے گھیرا، بے دینی کے سیلابوں نے ڈرایا، پاتال کی رسیاں میرے چوگرد تھیں، موت کے پھندے مجھ پر آپڑے تھے۔ اپنی مصیبت میں، مَیں نے خُداوند کو پکارا۔ مَیں اپنے خُدا کے حضور چلّایا۔ اس نے ہیکل میں میری آواز سُنی اور میری فریاد اس کے کان میں پہنچی۔ تب زمین ہل گئی اور کانپ اُٹھی اور آسمان کی بنیادوں نے جنبش کھائی اور ہل گئیں۔ اس لیے کہ وہ غضب ناک ہوا۔۔۔ خُداوند آسمان سے گرجا اور حق تعالیٰ نے اپنی آواز سنائی۔۔۔ اس نے اوپر سے ہاتھ بڑھا کر مجھے تھام لیا۔ اَور مجھے بہت پانی سے کھینچ کر باہر نکالا۔ اس نے میرے زور آور دشمن اور میرے عداوت رکھنے والوں سے مجھے چھڑا لیا کیونکہ وہ میرے لیے نہایت زبردست تھے۔ وہ میری مصیبت کے دن مجھ پر آپڑے پر خُداوند میرا سہارا تھا۔ وہ مجھ کو کشادہ جگہ میں نکال بھی لایا۔ اس نے مجھے چھڑایا اس لیے کہ وہ مجھ سے خوش تھا۔ خداوند نے میری راستی کے موافق مجھے جزا دی اور میرے ہاتھوں کی پاکیزگی کے مطابق مجھے بدلہ دیا۔ کیونکہ مَیں خُداوند کی راہوں پر چلتا رہا اور شرارت سے اپنے خُدا سے الگ نہ ہوا۔ کیونکہ اس کے سارے فیصلے میرے سامنے تھے۔ اور مَیں اس کے آئین سے برگشتہ نہ ہوا۔ مَیں اس کے حضور کامل بھی رہا اور اپنی بدکاری سے باز رہا۔ اسی لیے خُداوند نے مجھے میری راستی کے موافق بلکہ میری اس پاکیزگی کے مطابق جو اس کی نظر کے سامنے تھی بدلہ دیا۔ رحم دل آدمی کے ساتھ تو رحیم ہوگا اور کامل آدمی کے ساتھ کامل۔ نیکوکار کے ساتھ نیک ہوگا اَور کج رو کے ساتھ ٹیڑھا۔ مصیبت زدہ لوگوں کو تُو بچائے گا۔ پر تیری آنکھیں مغروروں پر لگی ہیں تاکہ تُو انہیں نیچا کرے۔ کیونکہ اے خُداوند! تُو میرا چراغ ہے اور خُداوند میرے اندھیرے کو اجالا کرے گا۔ کیونکہ تیری بدولت مَیں فوج پر دھاوا کرتا ہوں اور اپنے خُدا کی بدولت دیوار پھاند جاتا ہوں۔ لیکن خُدا کی راہ کامل ہے۔ خُداوند کا کلام تایا ہوا ہے۔ وہ اُن سب کی سپر ہے جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ خُداوند کے سوا اور کون خُدا ہے؟ اور ہمارے خُدا کو چھوڑ کر اور کون چٹان ہے؟ خُدا میرا مظبوط قلعہ ہے۔ وہ اپنی راہ میں کامل شخص کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اس کے پاؤں ہرنیوں کے سے بنا دیتا ہے۔ وہ مجھے میری اونچی جگہوں میں قائم کرتا ہے۔ وہ میرے ہاتھوں کو جنگ کرنا سکھاتا ہے۔ یہاں تک کہ میرے بازو پیتل کی کمان کو جھکا دیتے ہیں۔ تُو نے مجھ کو اپنی نجات کی سپر بھی بخشی اور تیری نرمی نے مجھے بزرگ بنایا ہے۔ تُو نے میرے نیچے میرے قدم کشادہ کر دیے اور میرے پاؤں نہیں پھسلے۔ مَیں نے اپنے دشمنوں کا پیچھا کر کے ان کو ہلاک کیا اور جب تک وہ فنا نہ ہوگئے مَیں واپس نہیں آیا۔۔۔ تُو نے مجھے میری قوم کے جھگڑوں سے بھی چھڑایا۔ تُو نے مجھے قوموں کا سردار ہونے کے لیے رکھ چھوڑا ہے۔ جس قوم سے مَیں واقف بھی نہیں، وہ میری مطیع ہوگی۔۔۔

اس لیے اے خُداوند! مَیں قوموں کے درمیان تیری شکرگزاری اور تیرے نام کی مدح سرائی کروں گا۔ وہ اپنے بادشاہ کو بڑی نجات عنائت کرتا ہے۔ اَور اپنے ممسوح داؤد اور اس کی نسل پر ہمیشہ شفقت کرتا ہے۔ (سموئیل باب ۲۲ آیات ۲ تا ۵۱)

Sheet: 29 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

موازنہ ادیان کا بانی
ابو ریحان البیرونی

کتاب الہند

رشحات قلم: زکریا ورک۔ کینیڈا

ہندو پنڈتوں نے البیرونی کو اس کے علم وفضل کی بناء پر اس کو ودیا ساگر (علم کا سمندر) کا لقب دیا تھا۔ چنانچہ بیرونی لکھتا ہے:۔

"ہندو ہیئت دانوں سے شروع میں میرا تعلق اجنبی ہونے کی وجہ سے شاگردوں جیسا رہا لیکن کچھ عرصہ بعد جب اچھی شناسائی ہوگئی تو میری حیثیت ان کے ساتھ استاد کی ہوگئی۔ چونکہ مجھے ریاضی اور ہیئت پر پوری مہارت حاصل تھی میں جلد ہی انہیں درس دینا لگا۔ پنڈتوں کو میرے علم کی گہرائی اور وسعت سے بڑا تعجب ہوا، اور حیران ہوکر پوچھنے لگے تم نے کس پنڈت سے علم حاصل کیا ہے؟ انہیں یقین نہیں آتا تھا کہ کوئی اجنبی ان کے ملک میں آکر ہمسری کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ وہ لوگ مجھے ساحر سمجھتے اور اپنی زبان میں ساگر کہہ کر پکارتے تھے"۔

(سوانح عمری البیرونی، زکریا ورک، کتابی دنیا، صفحہ 94)

بیرونی سے قبل عرب اسکالرز (بلاذری، طبری) کے مطابق ہندوؤں میں بہت سارے مذاہب تھے جن کی تعداد چالیس سے زیادہ تھی۔ ان اسکالرز کے نزدیک ہندوازم گونا گوں diverse تھا اس لئے اس کو ایک مسلک tradition نہیں کہا جا سکتا تھا۔ اس کے برعکس بیرونی کو ان تمام مسالک میں اساسی یگانگت نظر آئی اس لئے اس نے ہندوازم کو دین واحد کہا تھا۔ اس نے ہندوؤں کو دو حصوں میں تقسیم کیا ایک تو وہ جو خواص یعنی تعلیم یافتہ تھے اور دوسرے عوام جو ناخواندہ تھے۔ خواص یا تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ توحید کے قائل اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہے، ازلی ہے، نہ اس کی ابتداء اور نہ انتہا ہے۔ قادر مطلق، زندہ اور زندگی دیتا، دنیا کا مالک مختار اور قائم رہنے والا ہے۔ اس کے برخلاف عوام کی اکثریت بت پرست تھی لیکن بیرونی اس کی مذمت نہیں کرتا بلکہ بت پرستی کے رواج پاجانے کے اسباب کا نہایت معروضی انداز میں جائزہ لیا ہے۔

ہندوؤں اور صوفیوں کے نزدیک نجات

ہندوؤں کے نزدیک نجات کے معنی خدا کے ساتھ مل کر ایک ہوجانا ہے یعنی خدا کی ذات میں گم ہوجانا ہے کیونکہ ان کے خیال میں خدا وہ

ہستی ہے جو جزا کی امید اور مخالفت کے خوف دونوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ایسی ہستی ہے جو مخلوق کے خیال اور وہم وگمان میں نہیں آسکتی۔

صوفیوں کا مسلک بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ صوفیوں کے سلسلوں میں ایسے حوالے پائے جاتے ہیں جن سے وصل بالحق کی تصدیق ہوتی ہے۔ مثلاً جب ایک صوفی سے پوچھا گیا کہ حق کیا ہے تو اس نے کہا: میں اس ہستی سے کیسے ناواقف رہ سکتا ہوں جو خود میں ہوں، قطع نظر اس کے کہ یہ "میں" صرف ذاتی ہے جہاتی نہیں۔۔۔ابو یزید بسطامی سے جب پوچھا گیا کہ وہ سلوک کی اس منزل پر کیسے پہنچے تو انہوں نے کہا: میں نے اپنی ذات کو اپنے وجود سے الگ کر دیا جیسے سانپ کینچلی کو۔ اس کے بعد جب میں نے خود کو دیکھا کہ میں تو وہ (حق) ہوں۔ (البیرونی، قائم الدین احمد، ترجمہ عبد الحی 2005، لاہور، صفحات 56& 54)

یونانی اور ہندو

"قدیم یونانی مذہبی اور عائلی ضوابط کیلئے ان حکما سے رجوع کرتے تھے جن کا کام ہی ان قوانین وضوابط کو بنانا تھا۔ اور یہ سمجھا جاتا تھا کہ ان حکما کو اس کام میں خدا کی نصرت حاصل ہے۔ یونان کے بادشاہ بھی یہی کام انجام دیتے تھے۔۔۔ہندو اپنے قوانین اور ضابطوں کا

Sheet: 30 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

سرچشمہ رشیوں کو مانتے ہیں۔ اور انہیں کو اپنے دین کے ارکان وستون سمجھتے ہیں۔۔۔ ہندوؤں کے یہاں قوانین میں ردو بدل یا ترمیم و تنسیخ کی کوئی گنجائش نہیں ہے"۔ (البیرونی، قائم الدین احمد صفحہ 65)

"ہندوؤں میں قدیم یونانیوں کی طرح چمڑے پر لکھنے کا رواج نہیں ہے۔ سقراط سے جب پوچھا گیا کہ آپ کتابیں کیوں نہیں لکھتے تو اس نے جواب دیا میں علم کو انسان کے زندہ دلوں سے بھیڑوں کی کھال پر منتقل نہیں کرنا چاہتا۔ مسلمان بھی ابتدائے اسلام میں کھالوں پر لکھتے تھے۔ خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ہونے والا معاہدہ اور نبی کریم ﷺ کا کسریٰ کے نام خط چمڑے پر لکھے گئے تھے۔ قرآن کے نسخے بھی ہرن کی کھال پر لکھے گئے تھے اور تورات بھی اسی پر لکھی گئی تھی۔ اسکی خوبی یہ ہے اس پر لکھی گئی تحریر کو مٹایا اور بدلہ نہیں جا سکتا"۔

(البیرونی، قائم الدین احمد صفحہ 96)

ابو ریحان البیرونی نے ویدانتا کے تصوف، صوفی ازم، اور نو افلاطونیت میں بہت ساری مشابہتیں تلاش کیں۔ بیرونی نے لکھا کہ یونانیوں اور ہندوؤں کا تعلیم یافتہ طبقہ کے نظریات ملتے جلتے ہیں۔ دونوں قوموں کے عوام کے نظریات بھی مشرکانہ تھے۔ تاھم اس نے دونوں قوموں میں اختلاف بھی بیان کیا۔ یونانیوں میں کچھ ایسے فلاسفر تھے جنہوں نے سائنس کے عناصر دریافت کئے اور ان کا رائج الوقت توہمات سے ملاپ نہیں ہونے دیا۔ جب سقراط نے عوام کی بت پرستی کی مخالفت کی، اور ستاروں کو دیوتا کہنے سے انکار کر دیا، تو بارہ میں سے گیارہ منصفوں نے اس کو موت کی سزا کی نوید دی۔ سقراط نے صداقت پر جان قربان کر دی۔ اسکے برعکس ہندوؤں میں اس پایہ کا کوئی شخص نہیں تھا جو اس قابل اور رضا مند ہوتا کہ وہ سائنسی علوم کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے۔ اس لئے آپ دیکھیں گے کہ ان کے سائنسی تھیور مز بھی ابتری کا نشانہ ہیں۔ ان میں کوئی منطقی نظم وضبط نہیں، اور عوام کے احمقانہ تصورات میں گڈ مڈ ہیں۔

Al-Biruni's Discovery of India, by Saleem Khan, Jamia Hamdard, Dehli, 2001 page 69

اس نے یونانی فلاسفروں کی کتابوں سے اقتباسات کا ہندوستان کے فلاسفروں کی کتابوں سے اقتباسات کا موازنہ کرتے ہوئے یونانیوں کے فلسفہ کو ترجیح دی۔ اس نے لکھا:۔

India has produced no Socrates; no logical method has there expelled fantasy from their science

ترجمہ: ہندوستان نے کوئی سقراط پیدا نہیں کیا، ان کے سائنسی علوم میں موجود توہمات کو کوئی منطقی طریق سے خارج نہیں کر سکا۔

حرف آخر

ایرانی دانشور، اسلام اور سائنس پر مستند متعدد کتابوں کے مصنف پروفیسر سید حسین نصر کا اس موضوع پر درج ذیل اقتباس قول فیصل کا درجہ رکھتا ہے۔

Throughout these changes, his interest in religion and cult remained strong, his quotations from the Bhagvad Gita no less than his description of the religious feasts of the religions of Western Asia, give evidence of his intense interest and understanding of religion. His works on comparative religions remain among his most important. contributions (source Internet)

اس دنیا میں بہت سے شیفتگان علم پیدا ہوتے آئے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے مگر ودیا ساگر ابو ریحان البیرونی سے بڑھ کر علم کے شیفتہ کا جنم لینا محال ہے۔ وہ افغانستان کے شہر غزنہ میں عالم جاوداں کی طرف روانہ ہوا مگر زمین پر کوئی نشان نہیں کہ کوئی بتلا سکے یہاں فرید الدہر انسان آسودہ خواب ہے۔

Sheet: 31 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

حبیب آقا رسول اللہ ﷺ کا ہمسایوں سے سلوک

شگفتہ حسن صاحبہ۔لندن

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے:۔

”اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور **رشتہ دار ہمسایوں** سے بھی اور **غیر رشتہ دار ہمسایوں** سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔“

(سورۃ النساء آیت ۳۷)

حضرت ابوشریح عدویؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں، واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔“عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کون؟ فرمایا:”جس کے شر سے اُس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔“

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پڑوسیوں کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے کا بلاتفریق مذہب وملت حکم دیا ہے اس مقدس حدیث میں بھی مسلمان پڑوسی ہی مراد نہیں بلکہ ہر مذہب کا پڑوسی مراد ہے۔ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دُنیا کے ہر فرد اور تمام مخلوقات کے لیے سراپا رحمت ہیں۔

معزز قارئین! مکّی دور میں ابولہب اور عقبہ بن معیط ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پڑوسی تھے جو آپؐ کے دونوں طرف آباد تھے۔اور انہوں نے شرارتوں کی انتہا کی ہوئی تھی۔ یہ لوگ بیرونی مخالفت کے علاوہ گھر میں بھی ایذاء پہنچانے سے باز نہ آتے تھے اور اذیت دینے کے لیے غلاظت کے ڈھیر حضور ﷺ کے دروازے پر ڈال دیتے تھے حضورؐ باہر نکلتے تو خود اِس غلاظت کو راستے سے ہٹاتے اور صرف اتنا فرماتے”اے عبد مناف کے بیٹو! یہ تم کیا کر رہے ہو؟ کیا یہی حق ہمسائیگی ہے؟(طبقات ابن سعد جلد ا صفحہ ۲۰۱ بیروت ۱۹۶۰ء)

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مقدس سیرت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پڑوسیوں کے جذبات کا اس قدر خیال رکھتے تھے کہ ان کے جانوروں سے بھی پیار اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔مندرجہ ذیل روایت اس کی زندہ مثال ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ ایک دفعہ میرے ہاں استراحت فرما رہے تھے کہ ہمسایہ کی پالتو بکری آئی اور روٹی کی طرف بڑھی جو میں نے حضورؐ کے لیے پکا کر رکھی ہوئی تھی، اُس نے روٹی اُٹھائی اور واپس جانے لگی۔ مجھے اِس پر سخت غصہ آیا اور میں اُسے روکنے کے لیے دروازے کی طرف جلدی سے جانے لگی تو حضورؐ نے فرمایا:”اِس بکری کو تکلیف دے کر ہمسائے کو اذیت نہ دینا۔“

(الادب المفرد از امام بخاری)

درج ذیل روایت بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ محسن انسانیت خاتَم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صرف مسلمانوں ہی کے لیے نہیں بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کے لیے سراپا رحمت تھے۔

حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:”اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے دو پڑوسی ہیں تو مَیں کس کو ان میں سے ہدیہ بھیجوں؟“ آپؐ نے فرمایا:”جس کا دروازہ تم سے (تمہارے دروازے سے) زیادہ قریب ہو۔“

(صحیح بخاری۔کتاب اخلاق کے بیان میں۔حدیث نمبر ۶۰۲۰)

اب انسانوں کی بستی کا یہ عالم ہے کہ مت پوچھو
لگے ہے آگ اک گھر میں تو ہمسایہ ہوا دے ہے

آج کل اسلامی کہلائے جانے والے ممالک میں شاید رسول اللہ ﷺ کی سیرت مقدسہ کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ پڑوسیوں سے اچھا سلوک ہم عقیدہ یا فرقہ کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔اور غیر مسلم شہریوں کو پلید سمجھا جاتا ہے۔اس کی زندہ مثال جمشید مسیح ہیں۔ جب جمشید مسیح نے جہلم کی ایک کالونی میں رہائش اختیار کی تو مولانا محفوظ اللہ اور ان

Sheet: 32 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کے ہم نواؤں نے جمشید مسیح کے بیوی بچوں کو پلید قرار دے کر کالونی چھوڑنے کا حکم دیا۔ اسے کہا گیا کہ تم لوگوں کے کالونی میں رہنے سے کالونی ناپاک ہو جائیگی۔ اس غیر اسلامی حکم کے ایک روز بعد جمشید مسیح کی بیوی اور چار بچوں کو تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔

بیان کردہ مندرجہ بالا مقدس حدیث میں بلا کسی تخصیص کے اس ہمسائے کو اولیت دی گئی ہے جس کا دروازہ قریب ہو۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے اس وقت تک کوئی مومن نہ ہوگا جب تک اسے یہ پسند نہ ہو کہ وہ اپنے لیے جو پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی یا پڑوسی کے لیے پسند کرے۔''

اس مقدس حدیث میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ مسلمان بھائی یا پڑوسی سے اچھا سلوک نہ کرنے والا مومن نہیں ہو سکتا۔ یہاں مسلمان بھائی سے مراد شیعہ، سُنّی اور وہابی مسلمان ہی نہیں ہے بلکہ بلا امتیاز فرقہ و مسلک ہر وہ شخص جو خود کو مسلمان کہتا ہے اور سمجھتا ہے وہ مسلمان بھائی ہی کہلائے گا اور اس سے بہتر سلوک ہی ایک مسلمان کو مومن بناتا ہے۔ پڑوسی کا کوئی بھی مذہب ہو، مسلم ہو یا غیر مسلم، اس کے حقوق ادا کرنے سے ہی مومن جیسا خوبصورت لقب عطا ہوتا ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوذرؓ! جب تُو سالن پکائے تو اس کے شوربے کو زیادہ کر کے اپنے پڑوسی خبر گیری کر۔''

بڑے ہی بدقسمت ہیں وہ لوگ جن کے پڑوسی بھوکے ہوں۔ اگر صرف اس حدیث کو مسلمان سمجھ کر عمل شروع کر دیں تو کم از کم اسلامی دنیا سے بالخصوص اور غیر مسلم دنیا سے بالعموم بھوک اگر ختم نہ بھی ہو بہت حد تک ختم ضرور ہو جائے گی۔ اور اخلاق اور رواداری کا حسین پودا بڑی تیزی سے بہار دکھانے لگے گا۔ جب ہم اس تناظر میں اسلامی کہلانے والی دنیا کی طرف دیکھتے ہیں تو بڑی ہی دردناک صورت حال دیکھنے کو ملتی ہے۔ اس وقت اسلامی کہلانے والے ملکوں کی تعداد تقریباً ۵۷ ہے۔ سبھی ممالک شیعہ، سُنّی، وہابی اور سلفی وغیرہ مسلکی اختلافات کا شکار ہیں۔ جہاں سعودی عرب، کویت، قطر، عرب امارات، برونائی جیسے امیر ترین ممالک ہیں وہاں وہ اسلامی ممالک بھی ہیں جن کی عوام کو پیٹ بھرنے کے لیے ایک وقت کا کھانا بھی میسر نہیں۔ سعودی عرب جیسے امیر ملک کے غریب ہمسایوں کی حالت نہایت ناگفتہ بہ ہے۔ اور جن کی حالت کچھ بہتر ہے انہیں بھی غربت کے اندھیروں کی جانب دھکیلا جا رہا ہے۔ یمن بھی سعودی عرب کا ہمسایہ ملک ہے۔ سعودی عرب اتنا امیر ملک ہے کہ اگر وہ سالن میں پانی نہ بھی ڈالے پھر بھی اس کے تمام ہمسائے سیر ہو سکتے ہیں۔ جس طرح ایک محلّہ کے دو پڑوسی ایک دوسرے سے حسن سلوک کیے بغیر مومن نہیں ہو سکتے اسی طرح ممالک بھی اپنے ہمسایہ ممالک سے اچھا اور نیک سلوک کر کے ہی نیک نامی حاصل کر سکتے ہیں۔ ظلم کے نتیجے میں دلوں کو فتح کرنا ناممکن ہے۔ ہمیشہ ظلم کے نتیجہ میں نفرت جنم لیتی ہے۔

پڑوسیوں کے احترام کی اہمیت درج ذیل حدیث میں بیان کی ہے۔

حضرت ابوشریح عدویؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب رسول اللہ ﷺ گفتگو فرما رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔

(بخاری کتاب اخلاق کے بیان میں۔ حدیث ۶۰۱۹ کا نصف حصہ)

اسلام انسانوں سے حسن سلوک کی بے انتہا تاکید کرتا ہے۔ پڑوسی سے حسن سلوک پر جتنا اسلام نے زور دیا ہے شاید ہی کسی اور مذہب نے زور دیا ہو۔ صدمہ کی بات یہ ہے کہ مسلمان جو اس تعلیم کے مخاطب ہیں وہی اس خوبصورت تعلیم کو گروہی، مسلکی اور فقہی اختلافات کی بھینٹ چڑھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات وہ زندگی بخش جام ہیں جو ہر قسم کے اختلافات کی جڑیں کاٹتی ہیں۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کوئی مسلمان اپنے مسلمان پڑوسی کا صرف اس بات پر احترام نہ کرے کہ وہ ہم عقیدہ یا ہم مسلک نہیں ہے۔ یا غیر مسلم ہمسایوں کو پلید سمجھتے ہوئے اچھا سلوک نہ کرے۔ ایسے لوگوں کو درج ذیل حدیث ہر وقت پیش نظر رکھنی چاہیے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Sheet: 33 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

''جبرائیل امین مجھے ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ اس کو وارث بنا دیں گے۔'' (صحیح بخاری۔کتاب اخلاق کے بیان میں حدیث نمبر ۶۰۱۸) بیان کردہ مقدس حدیث پڑوسی کے حقوق کی اہمیت کو چار چاند لگاتی دکھائی دیتی ہے۔

عام طور پر ایک اچھے انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اچھی سے اچھی چیز تحفہ دی جائے۔مگر بعض اوقات اسی تمنا میں بہت سا وقت گزر جاتا ہے اور پڑوسی کی بہت سی چھوٹی چھوٹی ضرورتیں اور حقوق اس وقفہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔اور بعض لوگ چھوٹا تحفہ دینا معیوب خیال کرتے ہیں۔اس اہم مسئلہ کی جانب درج ذیل حدیث میں توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی کسی پڑوسن کے لیے کسی بھی چیز کو (تحفہ) دینے کے لیے حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح بخاری۔کتاب اخلاق کے بیان میں حدیث نمبر ۶۰۱۷)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے پڑوسیوں کے احسن رنگ میں حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ہمیں ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے درخشاں باغ کے دلکش پھولوں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اسی طرح مسلمان حکمرانوں کو بھی عقل سلیم عطا کرے اور انہیں توفیق دے کہ نا صرف اپنی عوام کے جائز حقوق کو ادا کریں بلکہ اپنے ہمسایہ ممالک کا احترام کرتے ہوئے ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی بجائے ان کی ضروریات پوری کرنے والے بن جائیں۔

گھر کی دیوار کو اتنا بھی تُو اونچا نہ بنا
تیرا ہمسایہ ترے سائے سے ڈرتا جائے

ککی کیڑیاں

کہا جاتا ہے کہ اگر سانپ زخمی ہو جائے تو اس کی موت یقینی ہوتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چھوٹی چھوٹی ککی کیڑیاں زخم پر حملہ کر دیتی ہیں۔سیاستدانوں اور فوجیوں نے پاکستان کے وجود کو جو زخم دیے ہیں ان پر بہت عرصہ ہوا مولوی نامی ککی کیڑیوں نے حملہ کیا تھا۔ان زخموں کا علاج کرنے کی بجائے ہمارے، سیاسی، فوجی اور مذہبی لیڈروں نے ان ککی کیڑیوں کے ساتھ مل کر پاکستان کا ماس اور خون کھانا پینا شروع کر دیا۔ککی کیڑیوں نے حال ہی میں کوئٹہ، پاراچنار اور کراچی میں حملہ کر کے پاکستانیوں کے چیتھڑے اڑا کر چیلنج دیا ہے کہ ہمارا پیٹ تب تک نہیں بھرے گا جب تک پاکستان میں انسانی گوشت موجود ہے۔لطف کی بات یہ ہے کہ ان ککی کیڑیوں کو فوج اور پولیس کے گوشت سے بھی بڑی محبت ہے اب تک سات ہزار کے قریب وردی والوں کو بھی ہڑپ کر چکی ہیں۔سیاست دانوں، جنرلوں اور نام نہاد مولویوں کے گوشت سے یہ ککی کیڑیاں نفرت کرتی ہیں۔اگر قوم میں کوئی زندگی کی رمق باقی ہے تو اسے چاہیے کہ حسن نثار کا کہا مان لے۔سب سے پوچھو کہ ککی کیڑیاں درندہ ہیں یا نہیں۔اگر کوئی مولوی یا سیاست دان انہیں درندہ نہ کہے اسے گردن سے پکڑ کر گھسیٹ لے۔یہ کار خیر مسجد کے اماموں سے شروع کریں۔ایسا نہ کیا تو آج میری باری ہے تو کل تیری باری ہے۔

Sheet: 34 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کیا مَیں نام کا مسلمان ہوں؟

تحریر: رانا محمد حسن خاں

قارئین کرام! بھٹو کو کون نہیں جانتا قائد عوام سمجھا جانے والا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سب سے زیادہ مشہور اور طاقت ور انسان جسے ایک مقدمہ قتل میں عدالت نے مجرم قرار دیتے ہوئے پھانسی دے دی تھی۔ بھٹو نے جہاں لوگوں کو سیاسی طور پر بیدار کیا وہیں پاکستان کی ایک حقیقی پُر امن جماعت کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے کافر قرار دے دیا اور اپنے طور پر جنّت کا ٹکٹ حاصل کر لیا۔ بھٹو کے دُنیا سے گزر جانے کے ۳۵ سال بعد بھی پی پی پی فخر کرتی ہے کہ بھٹو صاحب نے نوے سالہ مسئلہ حل کیا تھا۔ نوے سالہ مسئلہ حل کرنے والی اسمبلی کے ارکان کا کردار ضیاء حکومت کے شائع کردہ قرطاس ابیض میں دیکھا جا سکتا ہے جس میں انہیں خائن، راشی، جھوٹے، بد معاملہ، بدعنوان، شرابی، زانی، اغواء میں ملوث، رسہ گیر، اسمگلر اور تخریب کار وغیرہ قرار دیا گیا

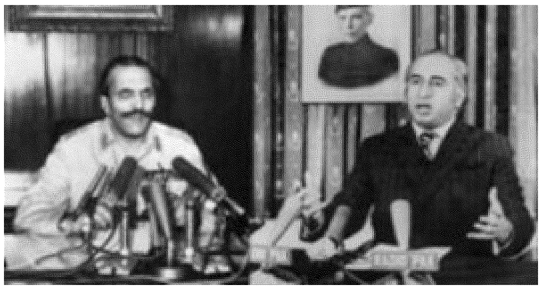

ہے۔(قرطاس ابیض بھٹو کا دور حکومت جلد سوم صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۵)

آیئے قارئین پڑھیے ایسے شخص کی فریاد خود اُسی کی زبانی۔ کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے لاکھوں لوگوں کو کافر قرار دینے والا شخص جب خود نام کا مسلمان کہلایا تو کیا کہتا ہے؟

میں ایک سال سے زیادہ عرصہ سے موت کی کوٹھڑی میں بند ہوں جس کا رقبہ ۷ضرب ۱۰ فُٹ ہے۔ میں غیر ملکی افراد کے سامنے اس حقیقت کا ذکر نہیں کرنا چاہتا جو مجھ پر بیت چکی ہے میں اپنے جسم پر نشانات یا ایسی چیزیں ان لوگوں کے سامنے دکھانا پسند نہیں کروں گا۔ تاہم میں اپنی ان مجبوریوں اور جبر کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں جس کا نشانہ مجھے اپنی کوٹھڑی میں بننا پڑا۔ جیل میں مجھے سونے نہیں دیا جاتا تھا۔ پچاس پاگل قیدیوں کو میری کوٹھڑی سے ملحق بیرک میں رکھا گیا تھا جو رات بھر شور مچاتے رہتے۔

راولپنڈی میں مجھے پریشان کرنے کے لیے یہ ترکیب نکالی گئی کہ میری کوٹھڑی کی چھت پر پتھر پھینکے جاتے تھے تاکہ شور ہوتا رہے اور میں سو نہ سکوں۔ اس طرح مجھے بے پناہ ذہنی اور جسمانی اذیت پہنچائی گئی۔ اپنے ساتھ ”پلازہ ۶۶“ (جیل کی کوٹھڑی) میں روا رکھی گئی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے وہ جذبات سے مغلوب ہو گئے۔ آنسو ان کی آنکھوں میں تیرنے لگے۔ اگرچہ رخساروں تک نہیں پہنچے۔ بھٹو صاحب بات بڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں۔ میں کوئی بے بنیاد اور بے جڑ مظہر نہیں ہوں میں نے ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اس کی خدمت کی ہے میرے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیا گیا حالانکہ میں مجرم نہیں ہوں۔ ۱۵ اکتوبر سے مجھے موت کی کوٹھڑی میں منتقل کر دیا گیا۔ اور دس روز تک اسی حالت میں رکھا گیا۔

مائی لارڈ! ڈانٹ ڈپٹ، جھڑکیں اور گھرکیاں صرف میرے لیے تھیں مجھے اکثر شٹ اپ، سٹ ڈاؤن، کھڑے ہو جاؤ اس آدمی کو باہر نکال دو جیسے الفاظ سے نوازا جاتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے ساتھ بہت ہی برا رویہ اختیار کیا گیا۔ میں مجرم نہیں ہوں لیکن میرے ساتھ مجرموں سے بدتر سلوک روا رکھا گیا۔ نوے دنوں تک میں نے دھوپ دیکھی نہ روشنی۔

Sheet: 35 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

مائی لارڈ! میں رحم کا نہیں انصاف کا طلب گار ہوں۔ میرے لیے راتوں رات ایک کٹہرا بنوایا گیا حالانکہ اس سے قبل انگریزی دور میں بھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ مائی لارڈ! ہائیکورٹ میں میری ہر طرح کردار کشی کی گئی۔ مجھے بڑا ملزم کہا گیا، عادی جھوٹا کہا گیا اور محض نام کا مسلمان قرار دیا گیا جس کا کردار مسلمانوں جیسا نہیں۔ مائی لارڈز خوب جانتے ہیں کہ میں محض نام کا مسلمان نہیں ہوں، میرے دورِ حکومت میں ختم نبوت کا ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کیا گیا۔ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ (اس فیصلے پر جمیعت علماء اسلام کے صدر مولانا زاہد قاسمی بھٹو نے اور عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے بھٹو کی درازیٔ عمر کے لیے دعا کی اپیل کی اور پاکستان بھر میں ۱۳ ستمبر کو جمعہ کی نماز میں خصوصی دعائیں بھٹو کے لیے کی گئیں جو سب خُدا نے رَد کر دیں) اسلامی کانفرنس، ہلال احمر، جوئے، شراب اور ریس پر پابندی لگانے کو مسلمان ہونے کے ثبوت میں پیش کرنے کے بعد سپریم عدالت پاکستان کے جج صاحبان سے سوال کرتے ہیں:۔

کیا میں محض نام کا مسلمان ہوں؟ مائی لارڈ یہ کسی بھی اسلامی ریاست میں غیر معمولی بات ہے کہ ایک کلمہ گو مسلمان کو ثابت کرنا پڑے کہ وہ مسلمان ہے۔ میرے خیال میں اسلامی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا کہ ایک مسلمان صدر، مسلمان راہنما، ایک مسلمان وزیر اعظم جسے مسلمان قوم نے منتخب کیا ہو اسے یہ بتانا پڑا ہو کہ وہ مسلمان ہے۔ یہ صرف جذباتی بات نہیں ہے بلکہ دردناک معاملہ ہے۔ میں آپ کی خدمت عالیہ میں ہارون الرشید کی مثال دینا چاہوں گا۔ ہارون الرشید کے دربار میں ایک مشہور مسلمان اسکالر کھڑا ہو گیا اور ہارون رشید سے کہا فرض کرو کہ مَیں تم سے کہتا ہوں کہ اب میں اللہ کو نہیں مانتا اور اسلام پر یقین نہیں رکھتا۔ ہارون رشید نے کہا کہ میں یقین رکھتا تھا کہ تم مسلمان ہو، اب جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ تم نہیں ہو میں اسے قبول کرتا ہوں اور یہ میری سوسائٹی کی برداشت کی علامت ہے۔ خدا اور بندے کے درمیان کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا۔ ہماری سوسائٹی میں سماج کے برے لوگ جو انسانوں کو تکلیف دیتے ہیں جیسے چور، غنڈے اور بدکار۔ ان کو اس دنیا میں سزا دی جاتی ہے۔ اسی طرح خدا اور بندے کے درمیان ہونے والے معاملات کا فیصلہ بروز حساب ہو گا۔ ہمارا خدا تمام انسانوں کا خدا ہے۔“

قارئین یہ سب کہنے والا شخص جب یہ سب کہہ رہا تھا وہ بھول گیا تھا کہ اسی طرح کی باتیں کسی اور نے بھی پارلیمنٹ میں بہت بہتر انداز میں کی تھیں مگر اس وقت وہ گردن جو پھانسی کے پھندے پر جھول کر ٹوٹ گئی تھی وہ تکبر اور خود پرستی کے شکنجے میں کسی کچھ بھی اچھا دیکھنے، سوچنے اور سمجھنے کی تمیز بھول چکی تھی۔ ہاں بھٹو وہی شخص ہے جس نے خدا اور بندے کے درمیان کے ان معاملات پر ٹانگ اڑائی تھی جن کا فیصلہ اللہ تعالیٰ بروز حساب کرے گا۔ ایک طرف پارلیمنٹ میں بیٹھے نفرت کے سوداگر احمدیوں کا تعلق اپنی دانست میں اللہ سے جدا کرنے جا رہے تھے اور دوسری طرف اس جماعت کا امام جس کا ماٹو ہے ”محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں“ اپنے مریدوں کو یہ مژدہ جانفزا سنا رہا تھا:۔

”باقی جہاں تک کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا سوال ہے یہ تو مَیں شروع سے کہہ رہا ہوں اس قرارداد سے بھی بہت پہلے سے یہ کہتا چلا آیا ہوں کہ جس شخص نے اپنا اسلام لاہور کی مال (روڈ) کی دوکان سے خریدا ہو، وہ تو ضائع ہو جائے گا لیکن مَیں اَور تم جنہیں خدا خود اپنے منہ سے کہتا ہے کہ تم (مومن) مسلمان ہو تو پھر ہمیں کیا فکر ہے۔ دنیا جو مرضی کہتی رہے تمہیں فکر ہی کوئی نہیں۔“

(خطباتِ ناصر جلد ۵ صفحہ ۶۴۱)

جب ذوالفقار علی بھٹو اپنی کرسی مظبوط کرنے کے چکر میں مولوی

Sheet: 36 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کو کندھوں پر اٹھا کر جھومتے ہوئے وہ فیصلہ کرنے جا رہے تھے جس کے نتائج قوم کو اندھیروں میں دھکیلنے والے تھے اس وقت عقل رکھنے والے بھٹو جیسے ذہین سیاست دان کی بے عقلی پر اور اپنی بے بسی پر یقیناً مسکرا رہے ہوں گے۔ درج ذیل اشعار احمدیوں کیخلاف کیے گئے فیصلے پر ان کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔

گلستاں کو لہو کی ضرورت پڑی ،
سب سے پہلے گردن ہماری کٹی
پھر بھی کہتے ہیں مجھ سے یہ اہل چمن ،
یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں
ظالموں اپنی قسمت پہ نازاں نہ ہو ،
دور بدلے گا یہ وقت کی بات ہے
وہ یقیناً سنے گا صدائیں میری ،
کیا تمہارا خُدا ہے ہمارا نہیں

معزز قارئین! بھٹو کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ان کے ختنے نہیں ہوئے۔ سیکورٹی افسر کرنل رفیع الدین اپنی کتاب آخری ۳۲۳ دن میں لکھتے ہیں کہ پھانسی کے بعد مخصوص حصے کی تصویر بنائی گئی تھی جس سے ثابت ہو گیا کہ بھٹو پر یہ الزام تھا۔ (جب ایک جج نے ریمارکس دیئے کہ ہم تم پر مقدمہ چلا رہے ہیں پبلک پر نہیں تو چیف جسٹس نے اس بیان پر ریمارکس دیتے ہوئے طنز کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''لیکن یہ تشہیر چاہتا ہے۔ یہ پبلسٹی کا بھوکا ہے''۔)

(بھٹو کیس از مجاہد لاہوری صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ جنگ پبلشرز)

کہا جاتا ہے کہ تقدیر کسی کو بھی برے دن نہ دکھائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ انسان کی شامت اعمال ہی برے دن دکھانے کا باعث ہوتی ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو کے پاس کیا نہیں تھا۔ حکمرانی، عزت، شہرت، دولت، خوبصورتی، ذہانت، محبت کرنے والی عوام سبھی کچھ تو تھا مگر جب انسانی خواہشات کا ہجوم بے لگام ہو جائے تو وہی ہوتا ہے جو بھٹو کے ساتھ ہوا۔ وہ بھٹو جو ناز و نعم سے پلا تھا جو کانٹے کی چھبن سے بھی نا آشنا تھا اس کی گردن جلاد کی انگلی کے معمولی اشارے سے ٹوٹ کر لٹک گئی۔

مسٹر بھٹو کی تمام دہائیوں کے باوجود ۱۸ مارچ ۱۹۷۸ء کو پنجاب ہائی کورٹ نے قتل کے ایک کیس میں سزائے موت سنا دی۔ جسٹس مولوی مشتاق نے فیصلہ کے آخر میں بھٹو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا: ''تمہیں گلے میں پھندا ڈال کر لٹکایا جائے گا تاوقتیکہ تم مر جاؤ۔'' اور ۶ فروری ۱۹۷۹ء کو سپریم کورٹ نے اس سزا کی توثیق کر دی اور ۳ اور ۴ اپریل کی درمیانی شب ۱۹۷۹ء کو پھانسی بھی دے دی گئی۔ بھٹو کو سزا سنانے والی عدالت کے چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین سے جب ایک انٹرویو میں یہ پوچھا گیا ''بعض حلقوں کا خیال ہے کہ بھٹو کو پھانسی لگانے کا سامان اس کے وکیلوں اور قانونی مشیروں نے کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ ''سب سے بڑی منصف خُدا کی ذات ہے بھٹو کا فیصلہ آسمانوں پر لکھا جا چکا تھا۔'' (ماہنامہ مون ڈائجسٹ اپریل ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۲)

لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے

جب ظلم و ستم کے کوہ گراں
روئی کی طرح اُڑ جائیں گے
ہم محکوموں کے پاؤں تلے
یہ دھرتی دھڑ دھڑ دھڑکے گی
اور اہل حکم کے سر اوپر
جب بجلی کڑ کڑ کڑکے گی
جب ارض خدا کے کعبے سے
سب بت اٹھوائے جائیں گے
ہم اہل سفا مردودِ حرم
مسند پہ بٹھائے جائیں گے
سب تاج اچھالے جائیں گے
سب تخت گرائے جائیں گے

Sheet: 37 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ

مثانہ کی سوجن، ورم مثانہ

INFLAMMATION OF THE BLADDER

مثانہ میں شدید سوجن کا عارضہ بہت کم ہوا کرتا ہے۔اس مرض کی اہم وجوہ میں سوزاک، پتھری یا صدمہ یا چوٹ یا کسی اوزار کا مثانہ میں داخل کرنا شامل ہیں۔سردی لگنے یا بھیگنے سے بھی یہ مرض لاحق ہوسکتا ہے۔مثانہ کی مزمن سوجن یا مثانہ کا مزمن ورم ہونا عام ہے۔یہ مرض پراسٹیٹ گلینڈ، پتھری یا مثانہ میں نلی ڈالنے یا سوئے کے دخول کے بعد مثانہ میں رہ جانے والی خراش کی وجہ سے ہوتا ہے۔

اس مرض کی علامات درج ذیل ہیں:۔

مقامِ مثانہ میں عموماً درد اور گرانی ہوتی ہے، دبانے سے تکلیف ہوتی ہے، سخت خراش ہوتی ہے، پیشاب کرتے ہوئے تشنجی دردیں ہوتی ہیں، پیشاب کرتے ہوئے زور لگانا پڑتا ہے، بعض اوقات پیپ یا خون آمیز پیشاب خارج ہوتا ہے، شدید ورم مثانہ میں بخار بھی ساتھ ہوتا ہے، جی متلاتا ہے، کبھی کبھی یہ سوزش پیشاب کی نالیوں، گردوں یا رحم تک بھی پھیلتی ہے، بعض اوقات شدید تکالیف کی وجہ سے مریض نڈھال ہو جاتا ہے یا ہذیان کی حالت میں مر جاتا ہے۔ایک اہم علامت یہ ہے کہ پیشاب میں بلغم بکثرت خارج ہوتا ہے۔

علاج:

اگر مرض شدت اختیار کر جائے، پیشاب آہستہ آہستہ یا قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ اور تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہو تو کینتھرس دواتیس طاقت میں یا مدر ٹینکچر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جب رات کے وقت پیشاب بلا ارادہ خارج ہو جاتا ہو۔پلسٹیلا

دوسری تکلیفوں کے علاوہ پیشاب میں بدبو گھوڑے کے پیشاب کی طرح ہو جو کپڑے دھونے پر بھی ختم نہ ہو۔بنزایک ایسڈ۔(یہ بدبو ایک عذاب سے کم نہیں ہوتی ایسے مریض کے گھر داخل ہوتے ہی بدبو گھیر لیتی ہے) پیشاب کا رنگ گہرے رنگ کا سیاہی مائل ہوتا ہے اور یورک ایسڈ کی زیادتی ہوتی ہے۔ایسے مریض کے لیئے بنزوَیکم ایسڈیم بہت مفید دوا ہے۔

اگر مریض کے پیشاب میں گھوڑے کے پیشاب جیسی بُو ہو، پیشاب کی بار بار حاجت ہو، رات کے وقت خود بخود نکل جاتا ہو اور پیشاب کرنے سے جلن محسوس ہو۔نیٹرم کارب

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزينة الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

Mob.07792998973 Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

Sheet: 38 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

مثانے میں بے چینی ہو اور بار بار پیشاب کی حاجت ہو لیکن پیشاب مقدار میں کم آئے۔ نکس وامیکا

اور اگر پیشاب کی حاجت بار بار محسوس ہو لیکن جب آئے تو تھوڑا تھوڑا آئے، پیشاب کی حاجت اتنی تیز ہو کہ اسے روکنا سخت مشکل ہو اور اگر فوری حاجت روائی نہ ہو تو کپڑوں میں نکل جاتا ہے، مثانے پر دباؤ ہو اور پیشاب کی نالی میں جلن ہو اور بعض دفعہ پیشاب بند ہو جائے جس کے بعد سخت درد ہو۔ پیولکس Pulex۔

(پیشاب کی اچانک حاجت کو نرم کرنے میں Pulex غیر معمولی اثر رکھتی ہے جن مریضوں کو پیشاب کی حاجت کی وجہ سے بار بار اُٹھنا پڑتا ہے ان کے نیند کے وقفوں کو Pulex بہت بڑھا دیتی ہے، پیشاب کی بدبو کو کم کرتی ہے اور رنگت کو صاف کرتی ہے۔)

اگر مثانہ کی گردن سکڑ جائے جس کی وجہ سے پیشاب رُک رُک کر آئے بعض اوقات مثانہ سے خون بھی جاری ہو جائے اور کبھی یہ خون پیشاب کی نالی میں منجمد ہو کر مرض کو مزید سنگین بنا دے تو کیکٹس نامی ہومیوپیتھک دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

مثانہ کی سوجن اور دیگر امراض مثانہ کے علاج میں جب دیگر ادویات ناکام ثابت ہوں تو چمافیلا مدر ٹنکچر دوا مفید ہوتی ہے۔

اس مرض میں ڈلکامارا اور نائٹرک ایسڈ بھی مفید دوائیں ہیں۔

دورانِ علاج شراب، کباب، تیز مصالحہ جات، اچار، چٹنی اور مٹھائی وغیرہ سے پرہیز لازم ہے۔ دودھ، آش جو اور ساگودانہ وغیرہ مفید غذائیں ہیں۔

بے ارادہ پیشاب نکل جاتا ہو۔ سلسل بول

(INCONTINENCE OF URINE OR ENURESIS)

یہ تکلیف دہ بیماری عام طور پر بڑھاپے میں سر اٹھاتی ہے لیکن ایسے بچوں اور جوانوں کو بھی یہ بیماری لاحق ہو جایا کرتی ہے جب کہ وہ بہت کمزور ہوں یا مثانہ کی کمزوری ہو یا مثانہ شل ہو گیا ہو۔ البومی نیریا یا ذیابیطس بھی اس تکلیف کی وجہ ہو سکتی ہیں نیز مثانہ میں خراش، مثانہ میں پتھری، بچوں میں گھونگھٹ کا لمبا ہونا، سپاری میں خراش یا ورم ہونا، مقعد میں چمونوں کی موجودگی کے باعث خراش ہونا، کانچ نکلنا، ہاضمہ کی خرابی یا سردی لگنا بھی اس بیماری کی اہم وجوہ ہیں۔

علاج:

اگر مثانہ ڈھیلا پڑ جائے یا شل ہو جائے اور پیشاب دن رات بے اختیار نکلتا رہے تو جلسیمیم ۲۰۰ ہفتہ میں دو تین بار لینا مفید ثابت ہوتا ہے۔

ہسٹریائی مزاج مریض خواتین کے لیے بالخصوص جب یہ مرض لاحق ہو، یا خوف، یا ٹھنڈ سے یہ عارضہ ہو اور پیشاب پیلا اور پانی کی طرح پتلا ہو۔ اکونائیٹ ۲۰۰

جب پیشاب بند ہو جائے تو یہ نسخہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ سلفر ۲۰۰ اور پائروجینم ۲۰۰ ملا کر پہلے تین دن روزانہ ایک بعد میں ہفتے میں دو بار اور ساتھ کالی میورر، نیٹرم میور، کالی فاس اور سلیشیا ملا کر ۱۶ ایکس میں روزانہ دو تین بار نیز پریرا بریوا اور بربرس ملا کر مدر ٹنکچر ایک گھونٹ پانی میں دس دس قطرے۔

(مزید راہنمائی کے لیے پیشوا کلینک سے رجوع فرمائیں)

اہم اعلان

پیشوا میں ہومیوپیتھک و دیسی نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ یا دیسی ٹوٹکے کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیوفزیشن یا حکیم سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(چیف ایڈیٹر۔ رسالہ پیشوا انٹرنیشنل لندن)

Sheet: 39 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

پیدل چلنا

(ایک آسان ورزش اور ذیابیطس و دل کے امراض کا علاج)

(چوھدری ناز احمد ناصرؔ۔لندن)

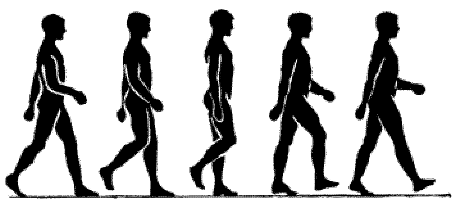

دنیا بھر میں ذیابیطس کا مرض تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ذیابیطس کی زیادتی ہی دل کے امراض کا بھی باعث بنتی ہے۔ذیابیطس کے پیدا ہونے کے اسباب میں غذائی بے احتیاطی کو سرفہرست قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن سب سے اہم سبب ورزش کی کمی ہے۔ورزش میں سب سے مؤثر اور سستی ورزش ''**پیدل چلنا**'' ہے۔اس ورزش کے ذریعہ ان امراض کو کس طرح کنٹرول کیا جائے ،کے موضوع پر آج کچھ بات کرنے کا ارادہ ہے۔

ذیابیطس کی قسمیں اور کنٹرول کا طریقہ:1۔ذیابیطس کی دو بڑی قسمیں ہیں۔قسم اول **(Type 1)** کے نوعمر مریض، جو انسولین پر رہتے ہیں، اس ورزش سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، لیکن ایسے مریض اپنے معالج کے مشورے سے ورزش اور انسولین کی مقدار کے تعین کے بعد ہی اس سے مستفیذ ہو سکتے ہیں، کیونکہ ایسے مریضوں میں بعض اوقات یکدم شکر بہت بڑھ جاتی ہے تو کبھی بہت کم بھی ہو جاتی ہے، اس لئے ورزش ،انسولین اور پرہیز میں توازن کا برقرار رکھنا معالج کے مشورے کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ **2۔ذیابیطس قسم دوم (Type 2)** کے مریض اگر کوئی دوا استعمال نہ کر رہے ہوں تو پیدل چل کر مکمل طور پر جسمانی اعتبار سے صحت مند رہتے ہوئے قلب یا اعصابی امراض سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔3۔**ذیابیطس قسم دوم** (Type2) کے مریض جو انسولین کے بغیر صرف غذائی پرہیز اور ورزش سے اپنے مرض کو کنٹرول میں رکھ سکتے ہیں۔ پیدل چل کر اکثر اوقات مناسب غذا اور ورزش کے ذریعے سے خون میں شکر کی سطح کو معمول پر رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ **4۔ذیابیطس قسم دوم** (Type 2) کے مریض جو انسولین کے ٹیکے لگاتے ہوں یا شکر کم کرنے والی دوا بھی کھاتے ہوں، اکثر اوقات پیدل چل کر انسولین اور دوا کی مقدار میں کمی کر سکتے ہیں۔

قدرت کے عطا کردہ معالجین:1۔یہ دونوں بیماریاں بھی قدرت کے مقرر کردہ معالجین سے کام نہ لینے سے لاحق ہوتی ہیں۔قدرت نے ہمارے لئے معالجین بھی انسان کے پیدا ہونے کے ساتھ ہی عطا فرما دیئے ہیں، یہ معالج اس کی **دو ٹانگیں** ہیں۔ان معالجین کو استعمال نہ کرنے سے دل کے امراض بالعموم ذیابیطس کے لاحق ہونے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ذیابیطس کے معمول پر رکھنے کے لئے اگر انسان قدرت کے ان دو معالجوں کو استعمال کرے تو ذیابیطس کو کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔یہ علاج کیا ہے؟ یہ کچھ اور نہیں ،بس ان دونوں ٹانگوں کا استعمال ہے، یعنی **روزانہ پیدل چلنا۔2**۔اس علاج کو اپنانے سے آپ کے خون میں بڑھی ہوئی شکر کو کنٹرول کرنا ہے۔جسم کی شکر کنٹرول ہو گی تو جسم کی رگوں میں لچک پیدا ہو گی اور خون میں چکنائی کی سطح کو نارمل رکھا جا سکے گا۔اسی طرح آپ ہائی بلڈ پریشر اور دل کی تکالیف سے بھی محفوظ رہیں گے۔**3**۔اب اگر آپ ذیابیطس کے مریض ہیں اور پیدل بھی خوب چلتے ہیں، یعنی ڈبل روٹی ،سبزی ترکاری لینے کے لئے بھی گاڑی یا موٹر سائیکل پر نہیں جاتے ہیں تو آپ کے لئے پیدل چلنے کی ورزش باقاعدگی سے جاری رکھنا مشکل نہیں ہو گا۔

پیدل چلنے (ورزش) کا طریق کار:1۔جسم میں حراروں کے مناسب خرچ اور استعمال کے لئے ضروری ہے کہ آپ ہفتے میں پانچ دن 20 سے 60 منٹ روزانہ پیدل چلیں۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ورزش کی رفتار جتنی تیز ہوتی ہے، جسم میں حراروں کے جلنے کا عمل بھی تیز رہتا ہے اور اس طرح وقت بھی کم درکار ہوتا ہے، لیکن سست رفتاری کی صورت میں حرارے جلنے کا عمل بھی قدرتاً کم رہتا ہے اور

Sheet: 40 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT

انہیں صحیح مقدار میں جلانے کے لئے وقت بھی زیادہ درکار رہتا ہے، یعنی ہفتے میں آپ کو زیادہ دن چلنا پڑے گا۔ اس حساب سے اگر آپ صرف چہل قدمی کریں گے تو حرارے کم جلیں گے، یعنی عضلات میں شکر کم استعمال ہوگی۔ بہت تیز چلیں گے تو اس سے خون میں شکر کی سطح بڑھے گی اور ورزش کی یہ کثرت قلب کی تکلیف کا باعث بھی بن جائے گی، خاص طور پر ان لوگوں میں یہ خطرہ زیادہ درپیش رہے گا کہ جن کے قلب کی تکلیف میں مبتلا ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ 2۔ ذیابیطس کے مریضوں کو ورزش اس انداز میں کرنی چاہیے کہ وہ اسے بہت نہیں بلکہ نسبتاً ذرا سخت محسوس کریں اور یہ مقصد تیز قدمی کے ذریعے سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، یعنی قلب کی رفتار بڑھے مگر اتنی زیادہ نہ ہو کہ سانس پھولنے لگے اور آپ کے لئے پیدل چلنا مشکل ہو جائے۔ رفتار میں 60 سے 80 فی صد اضافہ کافی ہوتا ہے۔ یہ احتیاط خاص طور پر قلب کے مریضوں کو برتنی چاہیے۔ **3۔ ذیابیطس میں مبتلا افراد کو نہ بہت تیز چلنا چاہیے، نہ بہت دھیرے۔** پیدل چلنا ایک سیدھی سی ورزش ہے جو کسی خاص اہتمام یا ورزشی آلات (Gym) کے بغیر بھی کی جا سکتی ہے۔ **4۔ ذیابیطس** کے ایک امریکن ماہر ڈاکٹر گارڈن کے مطابق ذیابیطس کے مریضوں کے لئے پیدل چلنا سب سے موزوں ورزش ہے، کیونکہ ایک تو یہ آسان اور سہولت بخش ہے، دوسرے اس کی شدت میں کمی بیشی کرنا بھی آسان ہوتا ہے۔

پیدل چلنے کے لئے بعض ضروری احتیاطیں: 1۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اپنے پیروں کا پورا خیال رکھیں۔ ذیابیطس کے مریضوں کو ان کا خیال رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ ورزش شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں کہ پیر میں کوئی زخم یا چھلن وغیرہ تو نہیں۔ پھر یہ بھی خیال رہے آپ نرم اور آرام دہ جوتے پہنیں۔ پیروں میں آبلے اور خراش نہیں ہونی چاہیے، ورنہ بلبلے زخم (گنگرین) کے پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے آپ اپنے لئے موزوں اور جوتوں کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا کریں۔ 2: جوتے خریدنے کا بہترین وقت شام کا ہوتا ہے، یہ دیکھ لیا کریں کہ جوتا نہ بہت ڈھیلا ہو، نہ بہت تنگ، اسی طرح موزے (جرابیں) بھی نرم اور لچکدار ہوں۔ جرابوں کو پہن کر ہی نیا جوتا پہنیں۔ موزے صاف اور خشک ہونے چاہیں۔ 3۔ جن لوگوں کے پیروں میں پسینہ زیادہ آتا ہو انہیں اپنے موزے روزانہ دھو کر اچھی طرح خشک کر لینے چاہیں تا کہ پیروں میں پھپھوندی (fungus) کی شکایت پیدا نہ ہو۔ اسی طرح پیر بھی اچھی طرح صابن سے دھو کر خشک کر لینے چاہیں۔ پیروں میں خشکی زیادہ ہو تو معالج کے مشورے سے خشکی دور کرنے والی کریم وغیرہ تجویز کرا لینی چاہیے۔ اپنے پیر روزانہ چیک کرتے رہیں اور جب بھی کوئی خلاف معمول بات نظر آئے یا محسوس کریں تو معالج سے فوری رجوع ہو جانا چاہیے۔ یہ احتیاط بہت کام آتی ہے۔ ڈاکٹر گارڈن کے مطابق امریکہ میں اس کی وجہ سے پیر کاٹنے کی شرح میں 44 تا 85 فی صد کمی ہوگئی ہے۔

4۔ پیدل چلنے سے آپ کا مرض ہی شکست نہیں کھائے گا بلکہ آپ ذیابیطس کی وجہ سے ہونے والے امراض اور پیچیدگیوں سے بھی محفوظ ہوتے جائیں گے۔

ورزش کیسے کرنی چاہیے: 1۔ ورزش شروع کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ جسم کو warm up (گرم) کر لیا جائے۔ اس طرح چلنا یا کسی ورزش کا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ جسم کو ورزش کی رفتار کم کر کے ٹھنڈا کر لیا جائے۔ یہ انداز خاص طور پر قلب کے مریضوں کے لئے ضروری اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ **یکا یک تیز رفتار سے ورزش شروع کرنے سے قلب کی رفتار میں بے قاعدگی پیدا ہو کر فوری وفات بھی واقع ہو سکتی ہے۔** 2۔ ورزش یعنی پیدل چلنے کے لئے پہلے پانچ منٹ دھیرے دھیرے چلنا چاہیے، پھر تیز قدم اور ورزش ختم کرنے سے پہلے بھی پانچ منٹ تک دھیمی چال اختیار کرنی چاہیے۔ اگر آپ بہت تیز نہ چل رہے ہوں تو ورزش کے اختتام پر جسم کو ٹھنڈا کرنے یا معمول پر لانے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

3۔ ذیابیطس کے مریض چلنے سے پہلے اپنی شوگر چیک کر لیا کریں۔ جس دن چلنے کا پروگرام ہو اس دن کھانا کھانے سے قبل پیدل چلنے کی مقدار (KM/Miles) اور وقت کے حساب سے انسولین/دوا کی مقدار کم کر لیا کریں۔ 4۔ لمبی سیر کرتے وقت اپنے ساتھ پانی اور پھل

Sheet: 41 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

(سیب اور کیلا) وغیرہ رکھ لیا کریں، تاکہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکیں۔ **5**۔ڈاکٹر گارڈن کے مطابق ورزش کرنے سے پہلے اور بعد میں پانچ دس منٹ تک عضلات اور جسم کو پھیلانے کی ہلکی ورزش کر لینا بھی مناسب ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ پیدل چلنے کی ورزش شروع کرنے والوں کو ان تدابیر کے لئے زیادہ توجہ اور وقت دینا چاہیے۔ اس طرح ان کے لئے یہ ورزش بتدریج آسان ہوتی جائے گی۔ ابتدا میں صرف پانچ دس منٹ چلئے، پھر ہر ہفتے اس میں 5 منٹ بڑھاتے جائیں۔

ورزش کے فوائد:

1۔تحقیق سے یہ بات ثابت ہے کہ صحت کے اہم فوائد حاصل کرنے اور خاص طور پر مرض قلب کا خطرہ کم رکھنے کے لئے توانائی (Energy) کا استعمال یا خرچ فی ہفتہ 700 سے 2,000 حرارے (calories) ہونا چاہیے، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ورزش پورے ہفتہ اسی انداز سے کی جائے کہ ہر ہفتے یہ حرارے برابر برابر تعداد میں جسم میں کام آئیں۔

2۔دیکھا یہ گیا ہے کہ خون کی شکر پر ورزش کے اثرات دو یا زیادہ سے زیادہ تین دن تک برقرار رہتے ہیں، اس لئے اگر آپ پیر، منگل اور بدھ کو چلتے ہیں تو ہفتے کے باقی چار دنوں میں انسولین کے اثرات یکساں نہیں رہیں گے، یعنی خون میں شکر کی سطح ورزش کے تین دنوں کی طرح کم نہیں رہے گی، یاد رہے کہ شکر کے مقابلے میں ورزش سے قلب, شریانوں اور عضلات پر بہتری کے اثرات زیادہ دن برقرار رہتے ہیں۔

3۔پیدل چلنے سے آپ کے عضلات (پٹھے) چست ہو جاتے ہیں اور ان میں شکر خوب اچھی طرح جلنے لگتی ہے، جس کے نتیجہ میں آپ کا مرض کمزور اور آپ خود روز بہ روز قوی ہوتے جاتے ہیں۔ اگر آپ ذیابیطس کے مریض نہ بھی ہوں تب بھی یہ ورزش آپ کی بہترین دوست ثابت ہوگی۔ اس کی وجہ سے آپ قلب اور شریانوں کے امراض سے بھی محفوظ رہیں گے۔

بدذات فرقہ مولویاں

اسلامی اخوت اور بھائی چارے کو ملیا میٹ کرتا ہوا، اسلامی حکومتوں کے رُعب و دبدبہ کو نگلتا ہوا اور علم و دانش کے محل ویران کرتا ہوا بدذات فرقہ مولویاں یعنی طبقہ گمراہاں موجودہ دور میں نا صرف مسلمانوں کے خُون سے اپنی نہ ختم ہونے والی پیاس بجھا رہا ہے بلکہ امن عالم کے لیے ایک عظیم خطرہ بن چکا ہے۔ یہ ناخلف علماء سُوء اپنی چرب زبانی سے عام لوگوں کو آلہ کار بنا کر مذموم مقاصد حاصل کر رہے ہیں۔ مسلکی، فقہی، سیاسی بھول بھلیوں میں اُلجھا کر اپنے پیٹ کی نہ مٹنے والی بھوک کا سامان کر رہے ہیں۔ ان کا اصل مقصد اپنی خواہشات کی تکمیل ہے اور اِن شیطانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اِس نانجار مولوی نے بہت سی غیر اسلامی اور غیر اخلاقی حرکات کو اسلام جیسے پیارے مذہب کا حصہ بنا لیا ہے۔ اور یہ وہ حرکت ہے جس کی وجہ سے یہ بدترین مخلوق کبھی بھی عزّت حاصل نہیں کر سکی ہے اور نہ آئندہ کبھی اِن کو آبرومندانہ مقام ملے گا۔ اِن بدبختوں نے مزاروں کو، موت کو، پیدائش کو اور دوسرے اسلامی تہواروں کو بھی روٹیاں جمع کرنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اب اپنے اسلام دُشمن دوستوں کو خوش کرنے کے لیے بچوں کو بھی خودکش حملہ آور بنا دیا ہے۔ ٹیلی ویژن کو بھی مذموم مقاصد اور دولت لوٹنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ لوگوں کو اسلام کے نام پر بیوقوف بنا رہے ہیں، دردناک تصویریں دکھا کر ان سے رقم بٹور رہے ہیں۔ جتنے فرقے ہیں ان سے سوگنا مانگنے والی تنظیمیں ہیں۔ چوروں میں بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مگر اِن اسلام کے خوساختہ محافظوں کا کوئی اصول نہیں۔ ایک فرقے سے تعلق رکھنے والے بہت سے مولوی مختلف خیراتی اداروں کے آقا ہیں۔ سبھی مانگ رہے ہیں کبھی اللہ کے نام پر، کبھی رسول کے نام پر، کبھی غوث کے نام پر، کبھی پیروں کے نام پر، کبھی عُرسوں کے نام پر، کبھی آسمان سے نازل ہونے والی آفات پر اور کبھی زمین سے پھوٹ پڑنے والی مصیبت پر۔

Sheet: 42 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

آوارگانِ دشتِ خار (قسط 10)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماءِ سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جا سکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بد دیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد قطعاً کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں ہے، صرف اور صرف اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے۔

جوڑا ایک اور نکاح دو

اہل حدیث گھرانے سے تعلق رکھنے والے نوجوان فہد اور شیعہ گھرانے سے تعلق رکھنے والی لڑکی روحا کا نکاح دو بار پڑھایا گیا۔ پہلا نکاح ۱۸ مئی کو شیعہ مولوی نے پڑھایا اور دوسرا نکاح اہل حدیث مولوی نے ۱۹ مئی کو پڑھایا۔ دولہا نے دونوں نکاحوں میں یہ فرق بتایا ہے کہ نکاح کے وقت شیعہ مولوی کے ساتھ اہل حدیث مولوی بھی نکاح پڑھاتا ہے۔ اور سنی مسلک میں لڑکے اور لڑکی کا نکاح ایک ہی مولوی پڑھاتا ہے۔

مولوی صرف لیتا ہے دیتا نہیں

ذوالفقار علی بھٹو نے مذاکرات کے دوران مولانا مفتی محمود سے مخاطب ہو کر کہا کہ مولانا ہم تو آپ کی ہر بات تسلیم کرتے ہیں۔ آپ کا ہر مطالبہ مان رہے ہیں لیکن اس کے بدلے آپ کچھ نہیں دے رہے۔ مولانا مفتی محمود کا جواب تھا کہ:

"ہم مولوی لوگ ہیں صرف لینا جانتے ہیں۔"

معزز قارئین! مولانا نے ایسی سچائی نام نہاد مولویوں کے متعلق بیان کی ہے جس کا نظارہ ہم بچپن سے کر رہے ہیں۔ تاریخی طور پر بھی ایسا ہی ہے۔ ہندوستان کی تاریخ کے مطابق صرف ایک بار زمانہ قدیم میں برہمنوں نے حکومت کی تھی۔ مگر ان کے دورِ حکومت میں ریاست تباہی کے کنارے پر پہنچ گئی تھی۔ اس بدانتظامی کی ایک ہی وجہ تھی کہ نام نہاد مولوی صرف لیتا ہے دیتا نہیں۔ لوگوں کا ایمان، ضمیر، احساس، قرار، امن، دولت، آبرو، خون، زندگی سب کچھ چھین کر بھی اس کی تسلی نہیں ہوتی اور پھر اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے عوام الناس کو رسومات کا منحوس زیور پہنا کر دین تک چھین لیتے ہیں۔ اگر کچھ دیتے ہیں تو صرف جہالت اور بھوک دیتے ہیں۔ (بحوالہ درویش سیاست دان از سعید انور قدوائی)

مولوی صاحب "ذرا ہاتھ لینا"

مولانا مفتی محمود نے بھٹو کو یہ بھی بتایا تھا:

ایک مولوی دریا میں ڈوب رہا تھا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے۔ مولوی دریا میں ہاتھ پیر چلا رہا تھا۔ ایک شخص آگے بڑھا اور آواز دی "مولوی صاحب ہاتھ دینا۔" مولوی صاحب نے سنا تو ایک غوطہ اور لگایا۔ ہاتھ مانگنے والے شخص کو (مولوی کی فطرت جاننے والے) لوگوں نے کہا کہ میاں! کیا کر رہے ہو، جانتے نہیں یہ مولوی صاحب ہیں انہیں کہو کہ "ذرا ہاتھ لینا" پھر ہاتھ پکڑیں گے۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر آواز دی مولوی صاحب "ذرا ہاتھ لینا"۔ اس پر مولوی صاحب

Sheet: 43 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

نے جھٹ سے اپنا ہاتھ باہر نکالا اور پکڑنے والے کا ہاتھ تھام لیا۔

معزز قارئین! کیا آپ جانتے ہیں کہ ہمارے وطن پاکستان میں ساری عوام کیونکر ایک دوسرے کے خیال میں کافر بن گئی ہے؟ بھئی اس لیے کہ عوام نے ان نام نہاد مولویوں سے اسلامی نظام مانگا تھا۔ اگر انہیں کچھ دے دینے پر اکتفا کیا جاتا اور ان سے مانگا کچھ نہ جاتا تو امن ہوتا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ گداگر جو مانگے تانگے پر پلتا ہے اس سے کیا امید رکھی جا سکتی ہے؟ ہمارے ملک کی بربادی کی وجہ ہر قسم کے گداگر ہی تو ہیں۔ معزز قارئین! ذرا غور و فکر کرنے سے آپ کو ایسے گداگروں کے ہجوم دکھائی دیں گے۔

مسلمان باغیرت قوم ہے؟

مولوی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بے حد محبت رکھتے ہیں۔ اور اس محبت کو بنیاد بنا کر کسی کی جان لے بھی سکتے ہیں اور دے بھی سکتے ہیں۔ معزز قارئین! ان کے اس دعوے کا ردان کے کرتوت کرتے ہیں۔ مثلاً علامہ ابو ٹیپو خالد الازہری اپنی کتاب ''راجپال کے جانشین'' میں شیطانی آیات کے مصنف سلمان رشدی کے متعلق لکھتے ہیں۔ ''رشدی سمیت یورپ والوں پر حقیقت واضح ہو کہ مسلمان باغیرت قوم ہے اور اپنے رسول کے بارے میں ذراسی گستاخی بھی اس کے لیے ناقابل برداشت ہے۔ یہ مسلمان قوم کا مزاج ہے جس کو دنیا کو سمجھ لینا چاہیے۔ مسلمان کتنا ہی بے دین اور عمل سے دور ہو، وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے۔ اپنے رسول کے بارے میں سوءِ ادب برداشت نہیں کر سکتا۔''

معزز قارئین! رشدی کی جان کی قیمت خمینی نے بیس لاکھ ڈالر مقرر کی تھی جسے دس سال بعد منسوخ کر دیا گیا تھا۔ تمام مسلم ممالک میں رشدی کے خلاف شدید مظاہرے کیے گئے۔ ان مظاہروں کے دوران ایک سو سے زائد مسلمان ہلاک ہوئے۔ صرف ترکی میں چالیس سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ سینکڑوں عمارتوں کو آگ لگا دی گئی اور ہزاروں مسلمان زخمی ہوئے۔ اور یہ سب کچھ ۱۹۸۸ء میں ہوا تھا۔ اور اگلے سال تک مسلمان مولویوں کو نہ رسول اللہ ﷺ سے محبت یاد رہی اور نہ سلمان رشدی سے نفرت۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا ان کے دعووں کے پیش نظر کم از کم مولوی اگر مرنے سے ڈرتے تھے تو گوشہ نشین ضرور ہو جاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ بھی نہ ہوا سوائے اس کے کہ آج ۲۹ برس بعد رشدی زندہ ہے اور آزادی کے ساتھ اور ان ۲۹ برس میں رشدی کو ۲۹ بین الاقوامی ایوارڈ دیے گئے اور اس نے ۱۳ کتابیں لکھی ہیں۔ کیا مظاہرے کرنا، عمارتوں کو آگ لگانا اور مسلمانوں کا ایک دوسرے کو جان سے مار دینا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تھا؟ اور کیا ہمارے حبیب آقا رسول اللہ ﷺ سے محبت ایسا ہی تقاضہ کرتی ہے؟ کیا یہ ٹھیک طریقہ نہیں تھا کہ لفظ بہ لفظ شیطانی آیات کا احسن رنگ میں دلیل سے جواب دیا جاتا؟ حقیقت یہی ہے کہ ان کے جذبات پیشاب کی جھاگ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اور ایسے جذبات ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی انمول زندگی بخش تعلیمات سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضوان اللہ نے اعلیٰ اخلاق سے مشرکوں کے دل خدا کی طرف موڑ دیے تھے۔

قرآن کریم جلا دیے

قرآن کریم کے ساتھ بے حد محبت کا دعویٰ کرنے والوں نے چکوال دوالمیال میں احمدیہ مسجد میں موجود درجنوں قرآن مجید جلا دیے تھے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کے ترجمہ میں اختلاف ہوگا مگر اصل قرآن مجید میں معمولی سا بھی فرق نہیں ہے۔ اور اس بات کو تمام مولوی حضرات اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس کے باوجود احمدیوں سے دشمنی نے انہیں قرآن کریم سے محبت تک بھلا دی، اور ان شیطان کے چیلوں نے نہایت درجہ کی بے حرمتی کرتے ہوئے قرآن کریم جلا دیے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس خباثت کے خلاف ایک بھی قرآن کریم سے محبت کا دعویٰ کرنے والے کا احتجاج سامنے نہیں آیا اور نہ ہی قرآن کریم کی بے حرمتی کا مقدمہ کسی مولوی نے تھانہ میں درج کروایا۔ یہ عاجز اس اقدام کی سخت مذمت کرتے ہوئے ہر محبّ وطن سے اپیل کرتا ہے کہ قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والوں کے لیے دو طرح سے دعا کرے یعنی اللہ ان کو ہدایت دے اگر یہ ممکن نہیں تو خود ہی انہیں پارہ پارہ کر دے اور ان کی خاک اڑا دے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہم وطنوں کو قرآن کریم فرقان حمید سے سچی محبت نصیب کرے۔ آمین

Sheet: 44 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

عرفان مسیح

ایک اور مسیحی عرفان مسیح، روزہ دار مسلمان ڈاکٹروں کی پاکیزگی کی بھینٹ چڑھ گیا۔ اور یہ سوال بھی چھوڑ گیا کہ کیا ایک روزہ دار ڈاکٹر کی پاکیزگی ضروری ہے یا کسی انسان کی زندگی؟ اور یہ بھی کہ کیا عرفان مسیح گندا تھا یا روزہ دار ڈاکٹر گندے تھے؟

قارئین عرفان مسیح تو اپنے روتے دھوتے بھائی کے بازوؤں میں مر گیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ ایسا گندہ مردہ اس پاکیزہ زندہ سے بہتر ہے جس کا ضمیر مردہ ہو۔ کیا قارئین اتفاق کریں گے؟ اللہ میری قوم کو مردہ ضمیروں والے پاکیزوں سے نجات دے۔ آمین یا ربّ العالمین۔

مولوی اب کیا کرے؟

مشہور بھارتی گلوکار سونو نگم کے اذان کے متعلق کیے گئے ٹویٹ کے بعد ایک بھارتی مولوی نے اعلان کیا تھا کہ جو سونو نگم کی ٹنڈ کرے گا میں اسے دس لاکھ روپے انعام دوں گا۔ سونو نے جواباً کہا تھا کہ دس لاکھ روپے تیار رکھو۔ اگلے دن سونو نے ایک مسلمان حجام سے اپنی ٹنڈ کروالی۔ پرنٹ میڈیا کے مطابق مغربی بنگال سے تعلق رکھنے والا مولوی اب آئیں بائیں شائیں کر رہا ہے۔

سونو نگم کے چند قابلِ غور فقرے

سونو نگم نے چند فقرے کہے ہیں۔

1۔ ضروری نہیں ہے کہ کسی دوسرے مذہب کا انسان آپ کے مذہب کے کسی جزو کو بھی اسی طرح پسند کرے جس طرح آپ کرتے ہیں۔

2۔ کوئی مذہب لاؤڈ اسپیکر کا پابند نہیں ہے بلکہ مذہب تو بجلی کی ایجاد سے پہلے سے موجود ہیں۔

3۔ میرے خیال میں کسی کا دھرم کسی دوسرے کے کہنے سے اچھا یا برا نہیں ہوتا۔

4۔ جس طرح کسی مسلمان کی زبان پر فوری طور پر شری کرشن نہیں آتا، اسی طرح میری زبان پر محمد صاحب نہیں آتا۔

معزز قارئین! سونو نگم کے فقرے کیا کسی مذہبی توہین کا پہلو رکھتے ہیں؟

جمشید مسیح کے مقتول بیوی بچے

گزشتہ دنوں پرانے حوالہ جات کی ورق گردانی کرتے ہوئے ایک حوالہ نے آبدیدہ کر دیا۔ آپ بھی پڑھیے۔

پولیس افسر جمشید مسیح جہلم ٹرانسفر ہو جانے پر اپنی بیوی اور چار بچوں دو بیٹوں اور دو بیٹیوں کو لے کر مصطفیٰ کالونی میں ایک کرایے کے مکان میں رہنے لگا۔ مگر اس کالونی میں مولانا محفوظ خان کسی بھی کافر کے رہنے کے اس لیے خلاف تھے کہ کالونی پلید نہ ہو۔ جمشید مسیح کو مسجد بلا کر علاقے سے نکل جانے کا حکم دیا گیا۔ مولانا نہیں چاہتے تھے کہ ان کی کالونی میں عیسائی رہائش پذیر ہو۔ کیونکہ کسی عیسائی کے کالونی میں رہنے سے ماحول پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

۲۱ جون ۲۰۱۱ء کو جبکہ جمشید ڈیوٹی پر تھا۔ جمشید کی بیوی نے اپنے بڑے لڑکے کو سرف کا پیکٹ لانے کے لیے محلّہ کی دکان پر بھیجا۔ دکاندار نے پوچھا تم عیسائی ہو؟ اس کا جواب ہاں میں سن کر اسے برا بھلا کہہ کر دکان سے نکال دیا۔ بچے نے ساری صورت حال اپنی ماں کو بتائی۔ بیوی رضیہ نے خاوند کو بتایا۔ اتنے میں مولانا محفوظ خان کی قیادت میں جلوس جمشید کے گھر کے سامنے پہنچ گیا۔ مولانا محفوظ خان نے رضیہ کو بتایا کہ تمہارے گیارہ سالہ بیٹے نے مذہب کی توہین کی ہے اسے ہمارے حوالے کرو۔ رضیہ نے کہا کہ جمشید کو آنے دیں پھر بات کریں گے۔ ہجوم میں سے کسی نے وزنی چیز رضیہ کے سر پر ماری جس سے رضیہ نیچے گر گئی اور ہجوم نے بچوں کو اور رضیہ پر وحشیانہ تشدد شروع کر دیا، ایک بچی بمشکل باپ کو فون کر پائی۔ جمشید مسیح جب گھر پہنچا تو اس کے پھول سے چاروں بچے اور بیوی لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔ سب سے بڑے لڑکے کی عمر ۱۱ برس تھی۔

عیسائی خاندان سے بائیکاٹ کے بعد ماحول پاکیزہ رکھنے کے لیے پانچ بے گناہ انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے اسلام کے نام نہاد سپوت نہ جانے اپنے ربّ کو کیا مُنہ دکھائیں گے۔ ستم ظریفی ہے کہ ان بے گناہ بچوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والوں کے خلاف پولیس نے رپورٹ لکھنے سے انکار کر دیا تھا۔

Sheet: 45 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

سلامتی کا راستہ

تحریر: عبدالحق شاکر۔لندن

عصر حاضر کی مادی تہذیب کے زہریلے اثرات جنہوں نے کروڑہا انسانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اس قدر وسیع ہیں کہ مذہب اور اس سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کو سرسری نگاہ سے لیا جاتا ہے اور اہمیت نہیں دی جاتی۔مذہب کا مرکزی نقطہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کو ایک خاص طبقہ انسانی دماغ کی ایجاد قرار دیتا ہے۔موجد کے بغیر ایک عام سی ایجاد کا تصور نہایت لغو بات ہے۔جس طرح صانع کے بغیر مصنوع کا تصور بیہودہ سوچ کے سوا کچھ نہیں، پھر یہ سورج، چاند، ستارے، آسمان، اتنا بڑا نظام جو ایک عظیم الشان ترتیب سے مرتب ہے موجد کے بغیر کیسے وجود میں آسکتا ہے۔

دنیا کی عیش وعشرت اور رنگینیوں میں مدہوش غافل انسان کو بھلا کب یہ فرصت ہے کہ اس بات پر غور کرے کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جا رہا ہے۔کس نے اسے اس دنیا میں بھیجا ہے اور کس مقصد کے لیے بھیجا ہے۔اگر وہ فرصت کے کچھ لمحات میں ان سوالات پر غور کرے تو یہ بات آسانی سے اس کی سمجھ میں آجائے گی کہ یہ غور وفکر اس کے اپنے ہی فائدہ میں ہے۔

ہر انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ نہ تو وہ خود اس دنیا میں آیا ہے اور نہ اپنی مرضی سے یہاں سے جائے گا۔بلکہ اس دنیا میں آنا جانا دونوں ہی کسی اور کے حکم کے تابع ہیں۔اس لیے جس عظیم الشان ہستی نے اُسے دنیا میں بھیجا ہے اس سے لاپرواہی زندگی کے اصل مقصد سے لاپرواہی ہے۔جو سخت نقصان کا باعث ہے۔اس کے برعکس اگر وہ اپنے پیدا کرنے والے کی معرفت حاصل کر کے زندگی اس کی رضا کے مطابق گزارتا ہے تو یہ اس کے لیے سلامتی کا راستہ ہوگا۔اور ہر دانشمند انسان کو امن اور سلامتی کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہیے۔

مادیت کی طرف مائل انسان ساری دنیا کی دولت اور جائیداد اکٹھی کر لے اسے وہ سکون قلب حاصل نہیں ہو سکتا جس کا تقاضہ انسان کی پاکیزہ فطرت کرتی ہے۔انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کی پیاس اور طلب پیدا کی ہے جو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی اہمیت کا احساس دلاتی رہتی ہے۔یہ الگ بات ہے کہ انسان مادی خواہشات کی تکمیل میں گرفتار ہو کر فطرت میں رکھے ہوئے پاک جذبہ کی پرورش کی بجائے اسے کچل دے۔حقیقت یہی ہے کہ مادیت کے زہریلے اثرات نے انسان کی پاکیزہ فطرت مسخ نہ کر دی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات انسان کے نزدیک سب سے بڑی صداقت ہے اور اس کے سوا باقی سب ہیچ ہے۔ابدی صداقت یہی ہے کہ حقیقی اور دائمی سکون قلب صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور معرفت سے حاصل ہوتا ہے۔

ملفوظات جلد ا میں لکھا ہے:۔

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل ہو جاؤ۔صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے، اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں، مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لیے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ محبت اور اخلاص اللہ تعالیٰ سے ہو۔

خدا سے محبت ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔''

پھر ملفوظات میں یہ بھی لکھا ہے:۔

''سب سے اول تو ضروری یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین پیدا ہو۔اس کے بعد روح میں خود ایک جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔جو خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی۔اسی قدر لذت اور سرور بڑھتا جائے گا۔معرفت

Sheet: 46 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کے بغیر تو کبھی لذت پیدا نہیں ہوسکتی۔ذوق شوق کا اصل مبداء تو معرفت ہی ہے۔

معرفت ہی ایک ایسی شے ہے جس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔معرفت اور محبت کے اجتماع سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے، وہ سرور ہوتا ہے۔یاد رکھو کہ کسی خوبصورتی کا محض دیکھ لینا ہی تو محبت پیدا نہیں کرسکتا، جب تک اس کے متعلق معرفت نہ ہو۔جو محبوب ہے اس کی معرفت کے بغیر محبت کیا؟ یہ ایک خیالی بات ہے، بہت سے لوگ ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا سمجھ لیتے ہیں۔بھلا وہ خدا میں کیا لذت پا سکتے ہیں۔

جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھتی جاوے گی، اسی قدر محبت میں ترقی ہوتی جائے گی۔یاد رکھنا چاہیے کہ محبت بدوں معرفت کے ترقی پذیر نہیں ہوسکتی۔دیکھو انسان ٹین یا لوہے کے ساتھ اس قدر محبت نہیں کرتا جس قدر تانبے کے ساتھ کرتا ہے۔پھر تانبے کو اس قدر عزیز نہیں رکھتا جتنا چاندی کو رکھتا ہے اور سونے کو اس سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہے۔اور ہیرے اور دیگر جواہرات کو اور بھی عزیز رکھتا ہے۔اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ اس کو ایک معرفت ان دھاتوں کی بابت ملتی ہے۔جو اس کی محبت کو بڑھاتی ہے۔پس اصل بات یہی ہے کہ محبت میں ترقی اور قدر و قیمت میں زیادتی کی وجہ معرفت ہی ہے۔اس سے پیشتر کہ انسان سرور اور لذت کا خواہشمند ہو اس کو ضروری ہے کہ وہ معرفت حاصل کرے، لیکن سب سے ضروری امر جس پر ان سب باتوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے، وہ صبر اور حسن ظن ہے۔جب تک ایک حیران کردینے والا صبر نہ ہو۔کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔جب انسان محض حق جوئی کے لیے تھکا نہ دینے والے صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سعی اور مجاہدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کے موافق اس پر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے۔''

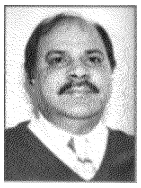

پاکستان میں کب اور کیا کیا مر گیا؟

سپریم کورٹ کے جسٹس عظمت سعید شیخ نے کہا ہے کہ ہمارے لیے نیب کل مر گیا۔اب ہم سے سنیئے، ہماری نظر میں ہمارے پیارے وطن پاکستان میں کب اور کیا کیا مر گیا ہے؟

قائداعظم کی وفات کے بعد جس دن قرارداد مقاصد منظور کی گئی تھی، اس دن قائداعظم کے افکار کو دفن کر دیا گیا تھا۔جس دن ممتاز دولتانہ نے ۱۹۵۳ء میں اپنی اغراض یعنی وزیراعظم بننے جیسی خبیث خواہش کو پورا کرنے کے لیے اینٹی احمدیہ فسادات کروائے تھے، اس دن دو موتیں ہوئی تھیں۔ایک سیاست کی اور دوسرے مذہبی کہلانے والے مولویوں کی۔۱۹۷۱ء میں جس دن پاکستان کا مشرقی حصہ علیحدہ ہوا تھا اس دن بھی دو موتیں ہوئی تھیں۔ایک قائداعظم کا پاکستان مر گیا تھا اور دوسرے فوجیوں کی اخلاقی موت ہوئی تھی۔۱۹۷۳ء میں بچے کھچے پاکستان کی بھی اس وقت موت ہوگئی تھی جس دن آئین بنایا گیا تھا۔پاکستان کا خون کر کے اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مقدس کفن پہنا دیا گیا تھا۔۱۹۷۴ء میں ایک شرابی اور اس کے زانی ساتھیوں نے مل کر آئین کو بے آبرو کر کے اسے زندہ درگور کر دیا تھا۔اور اس دن جس دن لاکھوں افراد کو کافر قرار دے کر جس اسلام کا بول بالا کرنے کا ارادہ تھا، اس اسلام کی بھی پاکستان میں موت ہوگئی تھی۔اسی لیے تو خان اچکزئی نے بہت بعد میں کہا تھا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسلمان تو بہت زیادہ ہیں اور اسلام خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا۔اور جس دن ججوں نے ضیاء الحق کو آئین کی بچی کھچی عزت لوٹنے اور حکومت کرنے کی اجازت دی تھی، اس دن قانون و انصاف کی بھی موت ہوگئی تھی۔تاریخ میں درج ہے کہ ضیاء الحق نے ۹۶ بار آئین کو بے آبرو کیا۔وضع داری اور شرافت کی، گونگی اشرافیہ کے سامنے اس وقت موت ہوگئی تھی جس دن آصف زرداری نے صدر پاکستان کا حلف اٹھایا تھا۔اس دن امن کی موت ہوگئی تھی جب افغانیوں کی مدد کے لیے مدرسوں کو عسکری ٹریننگ سینٹروں میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔آج ان مدرسوں کی تعداد لاکھوں میں ہے اور ان سے برآمد ہونے والے جاہل خونی چوزوں نے امن کی ہر شاہراہ کو تباہ کر دیا ہے۔حقیقت اب یہی ہے کہ موت کے سوداگروں نے پوری قوم کو ہی مردہ کر دیا ہے۔

پاکستان میں آج حالت یہ ہے کہ جہالت، بھوک، بیماری اور دہشت گردی سے مرنے والوں کو مردے دفناتے ہیں۔

Sheet: 47 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

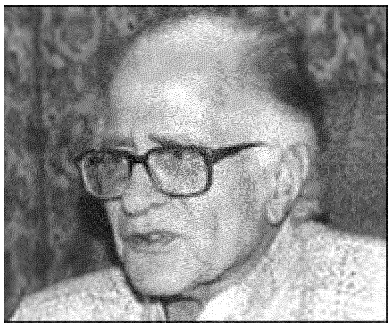

احمد ندیم قاسمی

مسافر ہی مسافر ہر طرف ہیں | مگر ہر شخص تنہا جا رہا ہے

معروف ادیب، شاعر، افسانہ نگار، صحافی، مدیر، کالم نگار اور ادبی تحریک ترقی پسند کے بانی احمد ندیم قاسمی ۲۰ نومبر ۱۹۱۶ء کو مغربی پنجاب کی وادی سون سکیسر کے گاؤں انگہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے۔ احمد ندیم قاسمی اعوان برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا اصل نام احمد شاہ تھا، ندیم ان کا تخلص تھا اور عنقا ان کا قلمی نام تھا۔ آپ نے بتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی ۔۱۹۲۳ء میں اپنے والد پیر غلام نبی صاحب کی وفات کے بعد اپنے چچا حیدر شاہ کے ہاں کیمبل پور چلے گئے۔ آپ نے گورنمنٹ ہائی اسکول شیخوپورہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور صادق ایجرٹن کالج بہاولپور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

احمد ندیم قاسمی نے اپنی عملی زندگی کا آغاز لاہور سے شروع کیا۔ ابتدا میں بے حد مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اس دور میں اختر شیرانی کی شاعری نے انہیں بے حد متاثر کیا۔ امتیاز علی تاج نے انہیں ماہانہ رسالے پھول کی ادارت سونپ دی۔ پھول بچوں کا رسالہ تھا، آپ نے اس زمانہ ادارت میں بچوں کے لیے بہت اچھی اچھی نظمیں لکھیں۔ احمد ندیم قاسمی ۱۹۳۶ء میں ریفارمز کمشنر کے دفتر میں بیس روپے ماہوار پر بطور محرر ملازم ہوئے اور ایک سال بعد ایکسائز سب انسپکٹر کے طور پر ملازمت شروع کر دی۔ اور پھر محکمہ آبکاری کی ملازمت چھوڑ کر ریڈیو پشاور سے بطور اسکرپٹ رائٹر وابستہ ہو گئے، اس دوران رسالہ پھول اور تہذیب نسواں نامی رسالے کی ادارت کرنے کے علاوہ ادب لطیف کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ۱۹۴۸ء میں ریڈیو پاکستان کی ملازمت چھوڑ کر لاہور آ گئے جہاں آپ نے ہاجرہ مسرور کے ساتھ مل کر ایک نئے ادبی رسالے ''نقوش'' کی بنیاد رکھی۔ یہ ایک کامیاب رسالہ ثابت ہوا۔

احمد ندیم قاسمی نے شاعری کی ابتداء زمانہ طالب علمی میں ہی کر دی تھی۔ ۱۹۳۱ء میں ان کی پہلی نظم مولانا محمد علی جوہر کی وفات کے موقع پر روزنامہ سیاست لاہور کے سرورق پر شائع ہوئی تھی۔ اس نظم کی اشاعت کو احمد ندیم قاسمی بہت بڑا اعزاز سمجھتے تھے۔ اس نظم کی اشاعت کے بعد تسلسل سے ان کی نظمیں شائع ہوتی رہیں۔ ان کی متعدد نظمیں روزنامہ انقلاب لاہور اور روزنامہ زمیندار کے سرورق پر شائع ہوتی رہیں۔

سہ ماہی اردو ادب جنوری تا مارچ ۲۰۰۹ء کے شمارہ میں رسالہ کے ایڈیٹر اسلم پرویز صاحب احمد ندیم قاسمی کے متعلق لکھتے ہیں:

''احمد ندیم قاسمی بیسویں صدی کی ادبی تاریخ کا ایک روشن باب تھے۔ وہ ایک روشن دل اور روشن خیال ادیب تھے۔ وہ اردو کے ان گنے چنے ادیبوں میں تھے جو نہ صرف اپنے عہد کی ادبی تاریخ کو منور کرتے ہوئے چلتے ہیں بلکہ اپنے سے اگلی نسل کی حوصلہ افزائی اور تربیت سے بھی سروکار رکھتے ہیں۔ اس اعتبار سے وہ خود اپنے آپ میں ایک ادبی تحریک بھی تھے۔ وہ ایک بالیدہ سماجی اور سیاسی شعور رکھتے تھے۔ ان کا ترقی پسند نقطہ نظر انسانی حقوق کی پاسداری، مساوات اور سماج کے ناآسودہ طبقے کی حمایت سے عبارت تھا۔ اس اعتبار سے دنیا کے ہر حصے کے مظلوموں کے حق میں صدائے احتجاج بلند کرنا ان کا موقف تھا۔ احتجاج ان کی وضع بھی تھا اور ان کا طرز زندگی بھی۔ چنانچہ اس سلسلے میں انہوں نے دو بار قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں۔ ایک بار ۱۹۵۱ء میں اور دوسری

Sheet: 48 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

بار ۵۹۔۱۹۵۸ء میں۔"

احمد ندیم قاسمی کی ادبی خدمات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔آپ نے پہلا شعر دس گیارہ برس کی عمر میں کہا تھا اور ان کا پہلا شعری مجموعہ دھڑکنیں ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا۔جبکہ ۱۹۳۹ء میں ان کا پہلا افسانوی مجموعہ چوپال کے نام سے شائع ہو چکا تھا۔احمد ندیم قاسمی کے ۱۷ افسانوی مجموعے، آٹھ شاعری کے مجموعے، آٹھ کتابوں کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔تحقیق و تنقید سے متعلق تین کتب شائع ہو چکی ہیں۔آپ نے بچوں کے لیے تین کہانیوں کی کتابیں بھی لکھی تھیں۔احمد ندیم قاسمی کی طلسماتی شخصیت اور ان کے ادبی کارناموں پر بھی کئی کتابیں اور رسالوں نے خصوصی نمبر شائع کر کے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔احمد ندیم قاسمی کے ادبی کارناموں کے تراجم انگریزی، روسی، چینی، جاپانی اور فارسی کے علاوہ دنیا کی متعدد زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔

احمد ندیم قاسمی کو اعزازات اور انعامات سے بھی مختلف مواقع پر نوازا گیا۔ان کی تین شاعری کی کتابوں دشتِ وفا، محیط اور دوام کو آدم جی ادبی انعام سے نوازا گیا۔حکومت پاکستان نے انہیں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی اور ستارہ امتیاز جیسے اعلیٰ ترین سول اعزازات سے نوازا۔

مقدر کو سنوارنے کی مہم
کب مقدر کے اختیار میں ہے
یہ زمیں یہ خلا کی رقاصہ
آدمِ نو کے انتظار میں ہے

احمد ندیم قاسمی تقریباً نوے برس کی عمر میں مختصر علالت کے بعد پیر دس جولائی ۲۰۰۶ء کی صبح حرکت قلب بند ہو جانے سے خالق حقیقی سے جا ملے۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔آمین

عمر بھر سنگ زنی کرتے رہے اہلِ وطن
یہ الگ بات ہے کہ دفنائیں گے اعزاز کے ساتھ

نمونہ کلام احمد ندیم قاسمی۔انتخاب پیشوا انٹرنیشنل ڈیسک

عجب سرور ملا ہے مجھے دُعا کر کے
کہ مسکرایا خُدا بھی ستارہ وا کر کے
یہ چارہ گر ہیں کہ اک اجتماع بد ذوقاں
وہ مجھ کو دیکھیں تری ذات سے جُدا کر کے
اتنا مانوس ہوں سناٹے سے
کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے
جنّت ملی جھوٹوں کو اگر جھوٹ کے بدلے
سچوں کو سزا میں ہے جہنم بھی گوارا
مجھ کو دشمن کے ارادوں پہ بھی پیار آتا ہے
تری الفت نے محبت مری عادت کر دی
سانس لینا بھی سزا لگتا ہے
اب تو مرنا بھی روا لگتا ہے
تُو جو بدلا تو زمانہ بھی بدل جائے گا
گھر جو سلگا تو بھرا شہر بھی جل جائے گا
جی چاہتا ہے فلک پہ جاؤں
سورج کو غروب سے بچاؤں
تیری محفل بھی مداوا نہیں تنہائی کا
کتنا چرچا تھا تری انجمن آرائی کا
مَیں کسی شخص سے بیزار نہیں ہو سکتا
ایک ذرّہ بھی تو بیکار نہیں ہو سکتا
گو میرے دل کے زخم ذاتی ہیں
ان کی ٹیسیں تو کائناتی ہیں
ریت سے بت نہ بنا اے مرے اچھے فنکار
ایک لمحے کو ٹھہر مَیں تجھے پتھر لادوں
ان کی جنّت بھی کوئی دشت بلا ہی ہو گی
زندہ رہنے کو جو لذّت نہیں بننے دیتے
کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤں گا
مَیں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤں گا
اے خُدا اب ترے فردوس پہ میرا حق ہے
تُو نے اس دَور کے دوزخ میں جلایا ہے مجھے

Sheet: 49 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

’’چلو اب گھر چلیں دن جا رہا ہے‘‘

ترے آنے کا دھوکا سا رہا ہے دیا سا رات بھر جلتا رہا ہے
عجب ہے رات سے آنکھوں کا عالم یہ دریا رات بھر چڑھتا رہا ہے
سنا ہے رات بھر برسا ہے بادل مگر وہ شہر جو پیاسا رہا ہے
وہ کوئی دوست تھا اچھے دنوں کا جو پچھلی رات سے یاد آ رہا ہے
کسے ڈھونڈو گے ان گلیوں میں ناصرؔ چلو اب گھر چلیں دن جا رہا ہے

ناصرؔ کاظمی

’’ہم نے تو ایک بات کی اس نے کمال کر دیا‘‘

پروین شاکر

چلنے کا حوصلہ نہیں رکنا محال کر دیا عشق کے اس سفر نے تو مجھ کو نڈھال کر دیا
اے مری گل زمیں تجھے چاہ تھی اک کتاب کی اہل کتاب نے مگر کیا ترا حال کر دیا
ملتے ہوئے دلوں کے بیچ اور تھا فیصلہ کوئی اس نے مگر بچھڑتے وقت اور سوال کر دیا
اب کے ہوا کے ساتھ ہے دامن یار منتظر بانوئے شب کے ہاتھ میں رکھنا سنبھال کر دیا
ممکنہ فیصلوں میں ایک ہجر کا فیصلہ بھی تھا ہم نے تو ایک بات کی اس نے کمال کر دیا
میرے لبوں پہ مہر تھی پر میرے شیشہ رو نے تو شہر کے شہر کو مرا واقف حال کر دیا
چہرہ و نام ایک ساتھ آج نہ یاد آ سکے وقت نے کس شبیہ کو خواب و خیال کر دیا
مدتوں بعد اس نے آج مجھ سے کوئی گلہ کیا منصب دلبری پہ کیا مجھ کو بحال کر دیا

’’اے اہل زمانہ قدر کرو نایاب نہ ہوں کم یاب ہیں ہم‘‘

شادؔ عظیم آبادی

ڈھونڈو گے اگر ملکوں ملکوں ملنے کے نہیں نایاب ہیں ہم جو یاد نہ آئے بھول کے پھر اے ہم نفسو وہ خواب ہیں ہم

Sheet: 50 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

مَیں حیرت و حسرت کا مارا خاموش کھڑا ہوں ساحل پر
دریائے محبت کہتا ہے آ کچھ بھی نہیں پایاب ہیں ہم

ہو جائے بکھیڑا پاک کہیں پاس اپنے بلا لیں بہتر ہے
اب درد جدائی سے ان کی اے آہ بہت بیتاب ہیں ہم

اے شوق برا اس وہم کا ہو مکتوب تمام اپنا نہ ہوا
واں چہرہ پہ ان کے خط نکلا یاں بھولے ہوئے القاب ہیں ہم

کس طرح تڑپتے جی بھر کریاں ضعف نے مشکیں کس دیں
ہو بند اور آتش پر ہو چڑھا سیماب بھی وہ سیماب ہیں ہم

اے شوق پتا کچھ تُو ہی بتا اب تک یہ کرشمہ کچھ نہ کھلا
ہم میں ہے دل بیتاب نہاں یا آپ دل بیتاب ہیں ہم

لاکھوں ہی مسافر چلتے ہیں منزل پہ پہنچتے ہیں دو ایک
اے اہل زمانہ قدر کرو نایاب نہ ہوں کم یاب ہیں ہم

مرغان قفس کو پھولوں نے اے شاؔد یہ کہلا بھیجا ہے
آ جاؤ جو تم کو آنا ہو ایسے میں ابھی شاداب ہیں ہم

”غم کی دیمک اس کو لگ جائے تو ڈھ جاتا ہے دل“

امتہ الباری ناصر صاحبہ

غم جو بھاری ہوں پہاڑوں سے وہ سہہ جاتا ہے دل
ایک وقت آتا ہے پھر آنکھوں سے بہہ جاتا ہے دل

یاد جب بچھڑے ہوئے آتے ہیں اور ہوک اٹھتی ہے
پھر جو اشکوں کی جھڑی لگتی ہے تو ڈھ جاتا ہے دل

اپنی عادت ہے جہاں بھی ذات کا آئے سوال
آگے بڑھتا ہی نہیں پیچھے ہی رہ جاتا ہے دل

راز کب رہتا ہے کوشش سے بھی یہ عشق و جنوں
ہونٹ سی لیں بھی تو سب نظروں سے کہہ جاتا ہے دل

دل میں رکھتی ہوں چھپا کے پردے میں روداد غم
رات کو سجدوں میں سب کچھ کھل کے کہہ جاتا ہے دل

چاٹ کر اس جان کو کرتی ہے ڈھیر اک راکھ کا
غم کی دیمک اس کو لگ جائے تو ڈھ جاتا ہے دل

اب تو جینے کی دعائیں سن کے میں ہنس دیتی ہوں
ایک بسمل کی طرح پہلو میں رہ جاتا ہے دل

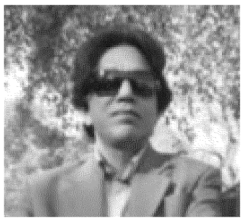

”معصومیت سے اپنا سفر ہے گناہ تک“

جمشیؔد اعظم چشتی۔ لاہور پاکستان

مکتب سے لے کے ایک بڑی درس گاہ تک
معصومیت سے اپنا سفر ہے گناہ تک

یہ حُسنِ انتخاب ہے میرا ، کہ آ گیا
مَیں روشنی کی کھوج میں چشمِ سیاہ تک

بارش ہوئی تو مَیں ہی نہیں ناچنے لگا
اس سر خوشی میں جھوم اُٹھی گردِ راہ تک

پھر یوں ہوا ، کہ سہمے پرندوں کے ساتھ ساتھ
طوفان بھی پہنچ گیا جائے جاہ پناہ تک

جمشیؔد مَیں نے مُڑ کے جو دیکھا تو چونک پڑا
پھیلی ہوئی تھی روشنی حدِ نگاہ تک

Sheet: 51 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

کیا آپ جانتے ہیں؟

گوبر کی جنگ

بھارت کے ایک علاقے کائرو پلا میں ہر سال لوگ ایک دوسرے پر گائے کا خشک گوبر پھینکتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ اس سے صحت اور خوشحالی آتی ہے۔ گوبر سے لڑائی سے قبل گوبر سے بنی ہزاروں گیندوں کو خشک کر کے ایک جگہ جمع کر دیا جاتا ہے اور لوگ دو حصوں میں بٹ جاتے ہیں۔ ایک ویر بھادرا سوامی کا گروپ ہوتا ہے جبکہ دوسرا بدر کھالی کی ترجمانی کرتا ہے۔ دونوں گروپ درختوں، میدانوں اور گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر ایک دوسرے پر گوبر پھینکتے ہیں، آدھے گھنٹے تک جاری رہنے والی اس گوبر جنگ میں زخمی ہونے والے بعض لوگوں کا علاج ایک مندر میں کیا جاتا ہے جہاں زخموں پر گوبر کی ہی راکھ لگائی جاتی ہے۔

ضیاء الحق کی نماز مولانا مفتی محمود کی نظر میں

مولانا مفتی محمود نے کہا تھا کہ ''جنرل فضل حق میرے ملنے والے ہیں۔ کہنے لگے کہ جنرل صاحب (ضیاء الحق) آپ کے گھر آنا چاہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا میں جنرل ضیاء الحق سے نہیں ملنا چاہتا۔ انھوں نے مجھ سے ہی نہیں پوری قوم سے وعدہ خلافی کی ہے۔ فضل حق کہنے لگے کہ دیکھیے مولانا صاحب، جنرل صاحب اسلام اور اسلامی نظام کی بات تو کرتے ہیں۔ وہ پانچ وقت کے نمازی ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں۔ جبکہ پہلے حکمران اسلام کا ذکر بھی نہیں کرتے تھے۔ میں نے کہا ہاں یہ درست ہے کہ جنرل ضیاء الحق نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن صورت حال یہ ہے کہ ساری قوم کو گٹر میں پھینک دیا ہے اور ڈھکنا بند کر کے اس پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر نماز کی نیت باندھ لی ہے۔ آپ درست کہتے ہیں کہ جنرل ضیاء الحق نماز پڑھتے ہیں لیکن یہ ہے جنرل ضیاء الحق کی نماز کہ اس نے قوم کو دھوکا دیا ہے۔''

(بحوالہ۔ درویش سیاست دان از سعید انور قدوائی صفحہ ۴۰)

''گناہ ٹیکس''

سعودی حکومت نے سگریٹ اور مشروبات کے علاوہ دیگر مضر صحت اشیاء پر ''گناہ ٹیکس'' عائد کر دیا ہے جس سے سگریٹ اور کچھ دوسری اشیاء کی قیمت ڈبل ہوگئی ہے۔ گناہ ٹیکس کی مدد سے سعودی حکومت تیل کی گرتی قیمتوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی مالی مشکلات پر قابو پانا چاہتی ہے۔　(روزنامہ قدرت ۱۳ جون ۲۰۱۷ء)

سعودی شہزادہ کی کرتوت

دنیا بھر میں جوئے اور منشیات کا رسیا سعودی شہزادہ ماجد بن عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود، رمضان کے مقدس مہینہ میں مصر کے معروف سنائی گرینڈ کسینو میں چھ گھنٹوں میں نا صرف ۳۵۰ ملین ڈالر (۳۵ کروڑ ڈالر) ہار گیا بلکہ اپنی ۹ بیویوں میں سے ۵ بیویاں بھی ہار گیا۔ شہزاہ نے ۵ بیویوں کے بدلے اڑھائی کروڑ ڈالر لیے تھے جنہیں وہ ایک ہی بازی میں ہار گیا۔ اور بازی ہارتے ہی اپنی خوبرو بیگمات کو ملے بغیر ہی شہزادہ کسینو سے چلا گیا۔ کہا جا رہا ہے کہ اگر کسینو کو رقم واپس نہ ملی تو ان پانچ خواتین کو یمن اور قطر میں بولی لگا کر بیچ دیا جائے گا۔ کسینو کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا جب کسی سعودی شہزادہ نے اونٹوں یا گھوڑوں کی بجائے اپنی پانچ خوبصورت بیویاں گروی رکھیں اور پلٹ کر ان کی خبر بھی نہیں لی۔

مسلمان مرد برقع میں

۵ جولائی ۲۰۱۷ء کو روزنامہ جنگ میں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق بھارت میں مسلمان مرد ہندو انتہا پسندوں کی طرف سے دی گئی دھمکیوں کے بعد برقع پہننے پر مجبور کر دیے گئے ہیں۔ ہندوستان میں بھی انتہا پسندوں کا زور تیزی سے بڑھ رہا ہے۔

Sheet: 52 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

باتبصرہ خبریں

صدیوں یادرہنے والا منحوس فیصلہ

صدیوں یادرہنے والا منحوس فیصلہ آگیا ہے۔ججوں نے پھر ثابت کردیا کہ منقسم قوم کے جج بھی آپس میں پھٹے ہوئے ہیں اس لیے ان کے فیصلے کٹے پھٹے اور بدبودار شیطانی ہوتے ہیں۔ماریو پوزو کے گاڈ فادر کی کامیابی کی وجہ بھی بکنے والے جج اور بے ایمان ادارے ہی تھے۔ناول کے پہلے ہی باب میں ایک معصوم لڑکی جس کی عصمت دری کرنے والے مجرموں کو عدالت نے سزا نہ دی تو لڑکی کے باپ نے گاڈ فادر سے رابطہ کیا اور ججوں نے گاڈ فادر کے حکم پر مجرموں کو سزا دی۔اور اس کے بدلے میں ایک موقع پر لڑکی کے باپ کو گاڈ فادر کے کہنے پر جرم کی دنیا میں آنا بھی پڑا تھا۔اگر عدالت مبنی برانصاف صحیح وقت پر صحیح فیصلہ کرتی تو لڑکی کے باپ کو نہ گاڈ فادر کی ضرورت تھی اور نہ اس کے بدلے میں جرم کرنے کی۔جج صاحب نے کہا ہے کہ اتفاق سے نواز شریف خاندان کی کہانی گاڈ فادر سے ملتی جلتی ہے۔اور ہمارے خیال میں ہماری عدالتیں بھی گاڈ فادر کے اشاروں پر ناچتی ہیں۔کہتے ہیں کہ قطری خط بوگس تھا۔کیا جعل سازی کرنے والا صادق اور امین ہوسکتا ہے؟ نام نہاد مقدس عدالت کا کٹا پھٹا فیصلہ صدیوں یاد رکھا جائے گا اور اسے جب بھی یاد کیا جائے گا نفرین سے یاد کیا جائے گا۔عدالت نے اپنی طاقت ثابت کرنے کا موقع گنوا دیا ہے۔اب جو کرے گا گاڈ فادر کریگا۔اس گاڈ فادر کی موت کا باعث بھی ناول والے گاڈ فادر کی طرح اس کی مختلف الخیال اولاد ہی بنے گی، کوئی جج نہیں۔اس فیصلہ سے گاڈ فادر نواز شریف کی فتح اور انصاف کا خون ہوگیا ہے۔عدالتوں کا رہا سہا وقار بھی خاک میں مل گیا ہے۔جس عوام کو انصاف نہ ملے وہ اپنی جائز ضروریات کے لیے گاڈ فادرز کا منہ دیکھتے ہیں اور اس کی قیمت اپنی عزت لٹا کر چکاتے ہیں۔جج ہی گاڈ فادرز کو جنم دیتے ہیں۔

اب ایک اور فیصلہ متوقع ہے۔یہ فیصلہ بھی اگر ہوا تو سابقہ فیصلوں کی طرح کٹا پھٹا ہوگا اور انتشار کا باعث بنے گا۔اصل بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے حکمران ہوں یا ملک کے حکمران یا پھر مذہبی یا فوجی حکمران ہوں سبھی خلاؤں میں بھٹکنے والے ان پتھروں کی مانند ہو چکے ہیں جو ستاروں کی موت کے بعد اپنی توانائی، رنگ و روشنی کھو کر اس وقت تک کے لیے بے منزل و بے وقعت ہو جاتے ہیں جب تک کسی نئے ستارے کا حصہ نہ بن جائیں۔

حکمران ہو گئے کمینے لوگ
خاک میں مل گئے نگینے لوگ

مشال کی شہادت

مشعال کا مردان میں توہین مذہب کے الزام میں وحشی ہجوم کے ہاتھوں شہید ہونا پاکستانی آئین، حکومت، فوج، مذہبی لیڈروں اور پاکستانی قوم کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے۔اللہ شہید کے درجات بلند کرے، لواحقین اور حقیقی مظلوموں کو صبر جمیل عطا کرے۔آمین۔

پتے تاش کے

آج کل کے مولوی ہیں پتے تاش کے
اور کیا کہوں یہ ہیں چھلکے ماش کے
قتل کرتے ہیں شیطان کے چیلے اور پھر
تشدد کرتے ہیں اتار کے کپڑے لاش کے
نا صرف یہ کہ جنازہ نہیں پڑھاتا مولوی
نیکی دیکھ کر بھڑکتے ہیں جذبے بدمعاش کے
سچ سے ہے اسے نفرت اور جھوٹ سے پیار
سمجھ لے اے قوم! یہ سب ہیں دھندے معاش کے
حق و سچ کا تاج تمہارے ہی سر ہو گا
شہیدانِ وطن تمہاری قربانی لائق ہے شاباش کے
سبھی مسیحا کافر و مرتد ہیں وطن عزیز میں
اب مسلمان مسیحا لاؤں کہاں سے تلاش کے

Sheet: 53 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

ڈان لیکس کون جیتا کون ہارا؟

آخر کار فوج اور نواز شریف پارٹی نے مک مکا کر لیا۔ڈان لیکس کے معاملے پر ابتدا میں فوج نے جس طرح کی باتیں کیں ان سے لگتا تھا کہ فوج حکومت کو ڈبو دے گی یا خود ڈوب جائے گی۔تین کمزور ترین بندوں کی قربانی کے باوجود فوج مطمئن نہ تھی۔جس کا اظہار آئی ایس پی آر نے ایک ٹوئٹ میں کیا تھا۔اور چند دن بعد جنرل قمر باجوہ وزیر اعظم کے پاس آئے اور نا صرف مک مکا کر لیا بلکہ اپنا تھوکا بھی چاٹ لیا۔فوج نے عوام کو نہ یہ بتایا کہ اس نے نواز شریف حکومت کو کیا کہا تھا اور نہ بتایا کہ اب حکومت نے کیا کیا ہے۔ایک کے بعد ایک ''کیانی'' جنرل آ رہا ہے ۔اللہ خیر کرے۔جہاں پاناما لیکس نے عدالتوں کا تقدس پامال کر دیا ہے وہاں ڈان لیکس نے فوج کی آبرو خاک میں ملا دی ہے۔جہاں گاڈ فادرز حکمران ہوں وہاں عوام اور تمام اداروں کے نصیب میں ذلت و رسوائی ہی آتی ہے۔اور گاڈ فادر تب بنتے ہیں جب عوام اور ادارے بے ایمان ہو جائیں۔عوام ہزاروں لاکھوں میں بکتی ہے اور ادارے جتنے بڑے ہوں اتنی بڑی ان کی قیمت ہوتی ہے۔جہاں ضمیر بکتے ہیں وہاں گاڈ فادر حکومت کرتے ہیں۔

ہم پر الزام کیا ہے؟

وزیر اعظم نواز شریف کی ہونہار بیٹی مریم نواز صاحبہ جے آئی ٹی کے سامنے پیش ہو گئیں۔ان سے دو گھنٹے تک پوچھ کچھ کی گئی۔مریم نواز نے پیشی کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں نے جے آئی ٹی سے پوچھا :''الزام کیا ہے؟'' مریم نواز صاحبہ کہتی ہیں کہ اس سوال کا جواب انہیں نہیں ملا۔شاید استاد شاعر میر تقی میر نے کسی ایسے ہی موقع پر کہا ہوگا

''جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے''

موجودہ حالات کے تناظر میں پہلا مصرع کچھ تصرف کے ساتھ مریم نواز صاحبہ پر الزام کی حقیقت خوب بیان کرتا ہے

''پتّا پتّا بوٹا بوٹا حال ''تمہارا'' جانے ہے''

ساری دنیا نے پارلیمنٹ اور پبلک اجتماعات سے بلند ہونے والے ان نعروں کی گونج بار بار سنی ہے۔''گلی گلی میں شور ہے،نواز شریف چور ہے'' سپریم کورٹ کے دو جج صاحبان بھی کہہ چکے ہیں کہ نواز شریف چوری کی وجہ سے نا اہل قرار پاتے ہیں۔اب محترمہ کو کون سمجھائے کہ یہ کاروائی جسے نواز شریف پارٹی ،تلاشی دینا کہتی ہے یہ تلاشی چوروں کے خلاف ہو رہی ہے۔یہ الگ بات ہے کہ کوئی یہ کہتا پھرے چور، چوروں کی تلاشی لے رہے ہیں۔دلاور فگار نے شریف چوروں کے متعلق کہا ہے

شریف چور مزاجاً بُرے نہیں ہوتے
کہ ان کے ہاتھ میں چاقو چُھرے نہیں ہوتے

امجد علی راجہ نے چور وزیروں کے متعلق کیا خوب کہا ہے

چھوڑ دوں مَیں ابھی وزارت کیوں
اک تجوری فقط بھری ہے ابھی
جاگ جائے گی قوم بھی اک دن
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

لوکاں پانیں یورپ دے وچ
پر تُسی نہ ایتھے آئیو پائیو
گل وچ طوق ازیل دا پا کے
چارا لِکھیں چلیا کوئی ناں
ڈیا ساں نیویں پا کے سوچن
ہُج وجّی چا پِچھوں مینوں
ڈبّا کھول کے ویناں واں میں
کی کھاواں کی سُٹّاں

نوٹ درختیں جھڑ دے نیں
تُسی اوکھے ویلے تکنے نیں
پھریا ٹھاٹھے باٹھے
چَند سال گوائے کاٹے
پتا نئیں گَیڑے ویلے نوں
پھڑ راشن دے ڈبّے نوں
رنگ برنگے کھانیاں نوں
کی پیجاں پِچھے نیانیاں نوں

مجاہد جاوید۔لندن

Sheet: 54 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]
Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

Sheet: 55 Front - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk

Mixam.uk THE BETTER WAY TO PRINT
mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418

Sheet: 56 Back - File: merged.pdf [210.0mm X 297.0mm]

Welcome to

ZheGerman

Not Just Different But Better

Meal Deals

Doner Kebab Meal

Doner Kebab with Fries
£7.99

Buy One Get One Free

11 inch Hamburg
£10.99

Lunch Meal Deal

Any 7inch Pizza with Drink
£3.99

Doner Kebab
£.5.99

Party Pizza
£.19.99

Sides - Fries
£.1.00

Our Menu Dishes

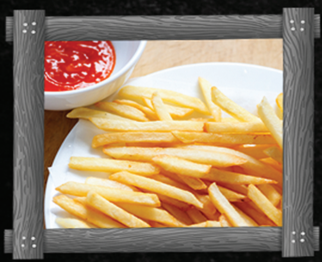

Delivery Starts Only After 5PM

http://zhegerman.co.uk

About Us

Order food online in Morden! It's so easy to use, fast and convenient. Try our new, online website which contains our entire takeaway menu. The Zhe German is located in Morden, London Borough Of Merton. You can now order online, all your favourite dishes and many more delicious options, and have them delivered straight to your door in no time at all.

Here at Zhe German we are constantly striving to improve our service and quality in order to give our customers the very best experience. As a result, we are finally proud to unveil and introduce our latest improvement, our new online ordering website! You can now relax at home and order your favourite, freshly prepared meals from Zhe German, online. You can even pay online!

Zhe German in Morden will always be offering great food at affordable prices. Please feel free to browse our new website and place your order online. Remember to check our new online ordering site to get up to date prices and exclusive special offers, limited to our online customers only! Thank you for visiting Zhe German in Morden, London Borough Of Merton. We hope you enjoy our online ordering website and your food.

Open 7 Days A Week
12.00 PM - 03.00 AM
Free Delivery
Minimu Order £10

Zhe German
63 St Helier Avenue,
Morden London
Borough Of Merton,
SM4 6HY

mixam - Assets Server on 2017-07-10, 14:57 order: 118418